بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی سید المرسلین وعلی آله الطاهرین وازواجه المطهرات
امهات المومنین وخلفاء الراشدین المهدیین وسائر الصحابة الائمة الذین کلهم اجمعین بعد حمد اور صلوٰة
کی فقیر عصیان آگین **محمد نور الدین** ولد **محمد اشرف** غفر الله له ولوالدیه متوطن اسلام آباد
عرف چاٹگام کا حضرات دین کی خدمت مین عرض کرتا ہی کہ یہہ عاصی پر معاصی علوم تحصیل کرنی کی
قصد سی اول عمر مین حسب تقدیر ملک ہندوستان مین گیا تہا پہر ایک مدت طویل کی بعد طرف وطن
مالوف آبائی کی رجوع کرتی وقت سنہ ۱۲۶۲ ہجری قدسی مین جب دار الامارۃ کلکتی کی اندر آ پہنچا تب
بعض احباب وطنی نی فرمایش کی کہ رسالہ معتبرہ مالابد منہ تصنیف عالم حقانی مقبول حضرت سبحانی
جامع علوم معقول ومنقول قدوة العلماء زبدة الفقهاء مفسر کلام الله حضرت **قاضی ثناء الله پانی پتی**
قدس سرہ کا اردو زبان مین ترجمہ کری تا عوام کو نفع عام پہنچی پس اس عاجز گنہگار نی نسخہ متبرکہ کا ترجمہ
کرنا وسیلہ نجات کا سمجہ کر ارشاد احباب مخلص کا بجا لایا اور جو مقام دقت طلب تہا اسکو خوب سا واضح
کر دیا اور فوائد زائدہ بہی جابجا لکہہ دئی کیونکہ غرض ترجمہ کرنی سی سمجہنا عوام کا ہی نہ خواص کا اور
نام اس ترجمی کا **کشف الحاجت** رکہا اب معلوم کرنا چاہیی کہ رسالہ مذکورہ لو کتاب اور

کتاب الایمان بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد الحمد والصلوٰۃ وباللہ التوفیق اور بدعت کی بیان مین
ایمان کی بیان مین **حمد اور تعریف** خاص اس خدا کی لیے ہی کہ آپ اپنی پاک ذات کی ساتہہ موجود
ہی اور تمام شی اسکی پیدا کرنی کی سبب سی موجود اور وجود اور بقا مین اسکی محتاج ہین اور وہ کسی چیز کا محتاج
نہین اور وہ اکیلا ہی ذات اور صفات مین اور کاروبار مین بہی اور کسی شخص کو اسکی ساتہہ کسی کام مین
ساجہا نہین اور نہ وجود اسکا مانند وجود اشیا کی اور نہ حیات اسکی مانند حیات اشیا کی اور نہ علم اسکا
مثل علم مخلوق کی اور نہ سننا اور دیکہنا اور ارادہ اور قدرت اور کلام اسکا مانند سننی اور دیکہنی اور
قدرت اور ارادی اور کلام مخلوقات کی ہان حق تعالی کی ان صفات کی ساتہہ مخلوقات کی ان صفا
کو شرکت اسمی ہی نہ حقیقی اور شرکت اسمی کی یہہ معنی ہین جسطرح حق تعالی کو عالم کہتی ہین اسطرح مثلاً
زید کو بہی عالم کہتی ہین لاکن اس عالم حقیقی کی علم کی کمال کی ساتہہ کیا نسبت ہی اس مشت خاک کی علم کو وقس
علیہ صفات البواقی اور تمام صفتین اور سب کاروبار حق تعالی کی بی مانند اور بی مثل ہین یعنی جو اسکی ذات
مین ہین وہ دوسری کی ذات مین نہین مثلا اسکی صفاتون مین سی ایک صفت علم کی دیکہو کہ یہہ صفت خاص
اسکی ذات کی لیے قدیم ہی اور اکیلا ہی بسیط یعنی وہ اکیلا ہی شامل ہی سبکو کہ ساری معلومات ازلی اور ابدی
کو ان کی مناسب احوال اور مخالف احوال کی سمیت ایک شامل ایک ان مین جان لیا اور خاص خاص
وقتون مین جو احوال ہر ایک کی گذرتی جاتی ہین وہ بہی ایک آن مین معلوم کر لیا کہ زید مثلا فلانی وقت
مین زندہ ہی اور فلانی وقت مین مردہ اور اسیطرح عمرو اور خالد اور بشر وغیرہم کو بہی جانا اور جسطرح
سی اسکی علم کی صفت شامل ہی سب کو اسیطرح اسکا کلام بہی شامل ہی ساری کلام کو کہ تمام کتابین
اتاری ہوئی تفصیل اس کلام کی ہین اور پیدا کرنا اور وجود مین لانا یہہ صفت بہی خاص اس باری تعالی کی
ذات کی لیے ہی اور کسی ممکن کو طاقت نہین کہ ایک ممکن دوسری ممکن کو پیدا کر سکی پس ساری ممکن خواہ
جوہر ہون خواہ عرض خواہ بندی کی کاروبار اختیاری سب کی سب مخلوق اس خالق کی ہین بندی
خالق نہین نہ اپنی کام کا نہ کسی اور چیز کا لاکن اس خالق نی ظاہری اسباب اور وسیلی کو پردہ کر رکہا
اپنی کام کا **ف** یعنی ظاہر مین کہتی ہین کہ مثلاً زید نی یہہ کام کیا اور حقیقت مین کرنیوالا اسکا حق تعالی
ہی نہ زید پر زید کو بیچ مین پردہ ڈالا بلکہ ظاہری اسباب کو دلیل کر دیا اپنی کام کی ثابت کرنی پر چنانچہ
بہتری لوگ انہی سی ساری عقل مند ہلانی والی کی طرف عقل دوڑاتی ہین اور جانتی ہین کہ بہتری کی ذات مین

یافت اس حرکت کی نہین ہی بلکہ اُسکی لئی حرکت دینی والا کوئی اور ہی اور اسیطرح دو شخص کہ جنکی آنکہین شہر سبت کی
سہہ سی روشن ہوئی ہین وہ جانتی ہین کہ بندی کی افعال اختیاریہ کا خالق حق تعالی ہی بندہ نہین
اس لئی کہ بندہ ممکن ہی اور ایک ممکن اپنی مانند دوسرا ممکن پیدا نہین کر سکتا ہی خواہ وہ دوسرا ممکن
کوئی فعل ہو افعال مین سی خواہ عرض ہو اعراض مین سی ہان بندی کی اختیاری کامون کی
درمیان اور پتہر کی حرکت کی درمیان اسقدر فرق ثابت ہی کہ حق تعالی نی بندیکو صورت قدرت
اور صورت ارادی کی بخشی ہی نہ عین قدرت اور عین ارادہ پس جب بندہ ارادہ اور قصد کسی کام کا
کرتا ہی تو حق تعالی اُس کام کو پیدا کر دیتا ہی اور ظاہر مین لاتا ہی اس لئی کہ عادت حق تعالی کی یون
جاری ہی کہ جسوقت بندہ کام کا ارادہ کری آپ اُسکو پیدا کر دیوی پس بسبب اس صورت ارادہ اور
صورت قدرت کی بندیکو کاسب کہتی ہین اور تعریف اور برائی اور ثواب اور عذاب یہہ سب اسپر ثابت
ہوتی ہین اور پتہر کو حق تعالی نی اسقدر صورت ارادہ اور صورت قدرت کی نہین دی ہی اس لئی اُسکو
کاسب بہی نہین کہتی ہین اور نہ وہ مستحق ثواب اور عذاب کا ہوتا ہی بلکہ وہ مجبور محض ہی پس پتہر اور حیوان
کی حرکت کی فرق پر ایمان لانا واجب ہی اور انکار کرنا اُس فرق کا کفر ہی اور خلاف شرع اور خلاف
ظاہر عقل کی اور خدا کی سوا کسیکو خالق اشیا کا جاننا بہی کفر ہی اسیواسطی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا کہ ہماری امت کی اندر فرقہ قدریہ مجوس ہین **ف** فرقہ قدریہ ایک فرقہ ہماری پیغمبر علیہ السلام کی
امت مین سی ہی وہ کہتی ہین کہ بندی اپنی فعل کی قادر مطلق ہین یعنی خالق ہین اپنی افعال کی اور حق تعالی
کسی چیز مین حلول نہین کرتا ہی اور نہ کوئی چیز اُسکی وجود مین حلول کرتی ہی **ف** حلول کہتی ہین ایک چیز
کی ہر ہر جز مین دوسری چیز کی ہر ہر جز کا داخل ہونا اور اللہ تعالی نی گہیر لیا ہی ساری اشیا کو احاطہ ذاتی
کی ساتہہ یعنی جو احاطہ مناسب اُسکی ذات کو ہی لاکن گہیرنا اُسکا اس طرح پر نہین ہی کہ ہماری ناقص سمجہہ
کی لائق ہووی اور اللہ تعالی قرب اور معیت اشیا کی ساتہہ رکہتا ہی اور اُسکا قرب بہی اس طور پر
نہین کہ ہم لوگ سمجہین کسواسطی کہ جو چیز ہماری دریافت کی لائق ہی وہ چیز حق تعالی کی پاک جناب کی
شایان سی نہین ہی اور جو چیز کشف اور شہود سی صاحبان کشف معلوم کرتی ہین حق تعالی کی ذات
اُس سی بہی پاک ہی پس ایمان غیب پر لانا چاہیئی اور جو چیز صاحبان کشف کو کشف سی ظاہر اور واضح ہوتی
ہی وہ شبہ اور مثال ہی نہ ذات پس اُسکو نیچی کلمہ لا اِلٰہ کی چاہیئی داخل کرنا اور دین کی بزرگون

نی اس طرح فرمایا کہ ایمان لاتی ہین ہم کہ حق تعالی گھیرنیوالا ساری اشیا کا ہی اور قریب سبکی لاکن معنی احاطہ او
قرب اور معیت کی ہم نہین جانتی ہین کہ کیا ہی **ف** تفصیل اس اجمال کی یون ہی کہ جو چیز کشف اور شہود
سی صاحبان کشف معلوم کرتی ہین اور اس شی معلوم کو ذات باری کی سمجھتی ہین فی الحقیقت مین وہ ذات
اسکی نہین ذات اسکی اس شی معلوم سی منزہ ہی بلکہ ذات پاک حق تعالی کی نورون کی پردون کی پرے ہی کسیکی رسائی
وہان تک نہین اور جو چیز کشف سی ظاہر ہوتی ہی وہ محض شبہ ہی نہ ذات پس اس شبہ کو نفی کلمہ لا الہ کی
چاہیئی داخل کرنا ہرگز اس شبہ کو ذات نہ چاہیئی سمجھنا کیونکہ دین کی بزرگون نی فرمایا ہی کہ ذات باری
نی بیشک سبکو گھیر لیا ہی اور سبکی ساتھہ قریب ہی لاکن معنی قرب اور احاطہ کی ہم نہین جانتی ہین کہ کیا ہی یعنی
اسکی حقیقت ہم کسیطرح دریافت نہین کر سکتی ہین نہ کشف سی اور نہ عقل سی اور جسطرح معنی قرب اور احاطہ کی
معلوم نہین اسیطرح معانی ان لفظون کی بہی معلوم نہین کہ حدیثون اور آیتون مین وے الفاظ وارد ہین
یعنی سیدہا ہونا اسکا عرش پر اور سمانا اسکا مومن کی دل مین اور اوترنا اسکا آخر شب مین دنیا کی آسمان پر اور
اسیطرح لفظ ید اور وجہ کہ آیات قرآن کی ان پر ناطق ہین ان کی معنی بہی نہین معلوم لاکن ایمان ان پر
چاہیئی لانا اور انکو ظاہری معنی پر حمل نہ چاہیئی کرنا اور ان الفاظ کی تاویل مین نہ چاہیئی آنا بلکہ انکی تاویل علم
الہی پر سپرد چاہیئی کرنا ایسا نہو کہ ناحق کو حق جانی تو کیونکہ خدا کی صفتون اور کاروبارون مین بشر کو بلکہ فرشتون
کو بہی حیرانی اور نادانی سوا اور کچہہ نصیب نہین پس بسبب نہ سمجہنے کی انکار کرنا آیتون کا کفر ہی اور تاویل
کرنی اسکی جہل مرکب ہی **ف** یعنی انکار کر بیٹہنا اسطرح پر کہ خدا کی لیئی نہ ید ہی اور نہ وجہ اور نہ استوا اور نہ احاطہ
بلکہ مراد ید سی قدرت ہی اور مراد وجہ سی ذات اور مراد استوا سی استیلا اور مراد احاطہ سی احاطہ علم ہی
نہ احاطہ ذاتی پس اسطرحکا انکار کرنا کفر ہی اور اسطرح پر تاویل کرکی مراد اپنی طرف سی مقرر کر لینا بری
نادانی **بیت** دور بینان بارگاہ الست ٭ غیر ازین پی نبردہ اند کہ ہست ٭ اور ایک قسم دوسری قرب
اور معیت حق تعالی کو ہی کہ پہلی قسم کی ساتہہ شرکت اسمی سوا اور کچہہ ساجہا نہین اور یہہ دوسری قسم
خاص بندونکو نصیب ہی یعنی فرشتی اور انبیا اور اولیا کو اور عوام مومن بہی اس قسم قرب سی بے نصیب
نہین اور یہہ قرب مرتبہ بی نہایت رکہتا ہی اسکی بڑہنی کی کوئی حد مقرر نہین چنانچہ حضرت مولوی روم
فرماتی ہین **بیت** ای برادر بی نہایت درگہیست ٭ ہرچہ بروی میرسی بروی مایست ٭ خواہ بہلائی
خواہ برائی جو ظاہر مین آوی خواہ کفر خواہ ایمان خواہ تابعداری خواہ نافرمانی جو بندی سی ظاہر ہووے

سب حق تعالی کی ارادہ کی ساتھہ ہی پر حق تعالی کفر اور نافرمانی سی راضی نہین بلکہ اون پر عذاب مقرر رکہا اور تابعداری اور ایمان لانی پر ثواب دینی کا وعدہ فرمایا کوئی نہ سمجھی کہ خدا کا ارادہ اور رضامندی ایک چیز ہی بلکہ ارادہ اور چیز ہی اور رضامندی اور چیز

نعت رسول علیہ السلام

اور ہزارون ہزار درود بی شمار تصدق اوپر انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کی کہ اگر دی لوگ نہ بہیجی جاتی تو کوئی شخص راہ ہدایت کی نہ دیکہتا اور دین کی علمون مین نہ پہنچتا ساری انبیا برحق ہین اول انکی **آدم** علیہ السلام ہین اور آخر انکی اور بہتر انسی **محمد** صلی اللہ علیہ وسلم اور معراج پیغمبر علیہ السلام کی اور انکا تشریف لیجانا رات کو مکہ شریف سی بیت المقدس کی مسجد مین اور وہان سی ساتوین آسمان پر اور سدرۃ المنتہی مین جانا حق ہی اور کتابین آسمانی جو نبیون پر اتری ہین توارت حضرت موسیٰ پر اور انجیل حضرت عیسیٰ پر اور زبور حضرت داؤد پر اور قرآن حضرت محمد مصطفی پر اور صحائف حضرت ابراہیم اور انکی غیرون پر علیہم الصلوۃ والسلام تمام حق ہین ساری انبیا اور خدا کی ساری کتابون پر ایمان چاہئی لانا لاکن ایمان لانی مین نبیون اور کتابون کی گنتی کا لحاظ نہ چاہئی رکہنا کسو اسطی کہ گنتی انبیا اور کتابونکی دلیل قطعی سی ثابت نہین ہوئی اور تمام انبیا صغیرہ اور کبیرہ گناہون سی پاک ہین اور جو امور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی دلیل قطعی کی ساتھہ ثابت ہوئی ان پر ایمان چاہئی لانا اور چاہئی ایمان لانا اس بات پر کہ بیشک فرشتی بندی خدا کی ہین اور پاک ہین گناہون سی اور نہ مرد ہین اور نہ عورت اور نہ محتاج طرف کہانی اور پینی کی نگاہ رکہنی والی وحی کی ہین اور اوٹہانی والی عرش کی اور جس کام پر حکم کیے گئی اسی پر قائم ہین اور انبیا اور فرشتی باوجود اسکی کہ ساری مخلوق سی بہتر ہین اور مقرب درگاہ الٰہی کی لاکن وہ سب خود اپنی ذات سی کچہہ علم اور قدرت نہین رکہتی ہین بلکہ اس بات مین جیسی اور مخلوق ہین ویسی ہین ہان مگر جسقدر علم اور قدرت خدا نی انکو دیا اسقدر جانتی ہین اور اسقدر کا اختیار رکہتی ہین اور وہ لوگ خدا کی ذات اور صفات پر ایمان رکہتی ہین مانند ساری مسلمانونکی اور خدا کی کنہ معلوم کرنی کی باب مین عاجزی اور قصوری کی قائل ہین اور بندگی کی حقوق بجا لانی مین بقدر طاقت کی کوشش کرتی ہین اور خدا نی اس بندگی پر انکو جو توفیق دی اسکی شکرگزار ہین خدا کی خاص بندونکو خدا کی صفتون مین شریک ٹہیرانا یا انکو اسکی بندگی مین شریک جاننا کفر ہی

جسطرح اور کفار نبیون کی انکار سی کافر ہوی اسیطرح نصارا حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہکر کافر ہوی اور عرب کی
مشرکون نی فرشتونکو خدا کی بیٹیان کہا اور علم غیب کا جاننا ان پر مسلم رکہا وہ بہی کافر ہوی اور فرشتونکو خدا کی
صفتون مین شریک چاہیئی کرنا اور غیر انبیا کو یعنی مثل ولی وغیرہ کو انبیا کی صفات مین شریک نہ چاہیئی
کرنا اور عصمت انبیا اور فرشتون کی سوا اورون کی لئی ثابت نہ چاہیئی کرنا خواہ وہ صحابہ ہوویں
خواہ اہل بیت خواہ اولیا اور تابعداری نبیون کی قول اور فعل کی چاہیئی کرنی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نی جس چیز کی خبر دی اسپر ایمان چاہیئی لانا اور جو فرمایا اسپر عمل چاہیئی کرنا اور جس چیز سی منع کیا اسی
باز رہنا چاہیئی اور جس شخص کی بات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قول اور فعل سی سر کی بال برابر خلاف
ہو اسکو ترک چاہیئی کرنا اور پیغمبر خدا نی خبر دی کہ منکر اور نکیر کا سوال کرنا قبر مین حق ہی اور عذاب قبر
حق ہی خاص کر کافرونکو اور بعض مسلمان گناہگارونکو بہی ہوتا ہی اور بعد موت کی قیامت کی دن
اٹہنا حق ہی اور صور کا پہونکنا مارنی اور جلانی کی لئی حق ہی اور اول صور مین پہٹ جانا آسمانونکا
اور گر پڑنا ستارون کا اور اوڑنا پہاڑون کا اور فنا ہونا زمین کا اور دوسری صور مین نکل آنا مردونکا
قبرون سی اور پہر پیدا ہونا عالم کا بعد فنا کی حق ہی اور حساب دن قیامت کا اور گواہی دینی اعضا
کی اور تولنا عملونکا ترازو مین اور رکہنا پل صراط کا دوزخ کی پیٹہہ پر تلوار سی تیز زیادہ اور بال سی
باریک زیادہ ہی صحیح ہی اور اس پل صراط پر بعض مانند بجلی اور بعض مانند گہوڑی تیز رو کی اور بعض آہستہ
چلی جائینگی اور بعض کٹ کر دوزخمین گرینگی اور شفاعت انبیا اور اولیا اور نیک آدمیونکی حق ہی اور
حوض کوثر حق ہی پانی اوسکا سفید زیادہ دودہ سی اور میٹہا زیادہ شہد سی ہی اور اسکی پاس کوزی
ہوونگی مانند ستارون کی جو شخص اسسی ایکبار پیویگا اسکی بعد پیاسا نہوگا اور حق تعالی مختار ہی اگر
چاہی گناہ کبیرہ کو بغیر توبہ کی بخش دیوی اور اگر چاہی صغیرہ پر عذاب کری اور جو شخص صدق دل سی
توبہ کرتا ہی گناہ اسکا حق تعالی بموافق وعدہ کی بیشک بخش دیتا ہی اور کفار ہمیشہ دوزخ کی عذاب مین
رہینگی اور گناہگار مسلمان سب اگر دوزخمین پڑینگی تو آخرکار خواہ جلدی خواہ دیر سی بیشک نکلینگی
اور بہشت مین داخل ہووینگی اور بعد اسکی بہشت مین ہمیشہ رہینگی اور مسلمان گناہ کبیرہ کرنی سی
کافر نہین ہوتا ہی اور نہ ایمان سی باہر ہوتا ہی اور جو اقسام عذاب دوزخ کی ہین یعنی سانپ و بچہو
اور زنجیرین اور طوق اور آگ اور گرم پانی اور کانٹی اور پیپ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی ان عذابونکا

ذکر فرمایا اور قرآن اُن پر ناطق ہی سب حق ہین اور جو اقسام بہشت کی نعمتون کی ہین یعنی کہانا پینا اور
حور اور مکانات مصفا اور غیر انکی یہہ بہی حق ہین اور بہشت کی نعمتون مین سب سی عمدہ نعمت خدا کا دیدار
ہی کہ ساری مسلمان حق تعالی کو بہشت مین بغیر حجاب کی دیکہینگی لاکن نہ کوئی کیفیت اور نہ کوئی مثال ہوگی
ف تحقیق اسکی یون ہی کہ دنیا مین جب ہم کوئی چیز دیکہتی ہین تو اسکی ساتہہ دوسری چیز بہی دکہائی دیتا
ہی اس سبب کی مقابلہ اور طرف اور دوسری خصوصیات عقل کی نظر مین یہہ ساری لحاظ ہوتی ہین اور اللہ
تعالی کی دیکہنی مین سب چیزین محو ہو جائینگی اور حق تعالی کی ساتہہ دوسری کوئی چیز اصلا دکہائی نہ دیگی
اس سبب سی لحاظ جہت اور مقابلہ اور دوسری خصوصیات کا عقل کی نظر سی ساقط ہوگا یہہ خلاصہ ہی
تقریر تفسیر عزیزیہ کا **بیان ایمان** اور ایمان عبارت ہی تصدیق کرنا دل سی رغبت کی ساتہہ اور اقرار زبانی
کی ساتہہ لاکن اقرار زبانی ضرورت کی وقت ساقط ہوتا ہی **ف** تفصیل اس اجمال کی یون ہی کہ دل کی
سچی اعتقاد سی رسول اور احکام شرع کو حق جاننا اور ان احکام پر رغبت کرنا او زبان سی بہی اقرار کرنا اسکا
نام ایمان ہی اور جو فقط اقرار زبانی ہوا اور تصدیق قلبی نہو تو اسکو ایمان نہین کہتی ہین اور جو دلمین یقین ہو
اور زبانی اقرار موقوف ہو ضرورت کی لئی تو اسکو ایمان کہتی ہین مثلا کسی شخص کو کافر زبردستی کلمہ کفر
کا کہلا دی اور وہ نہ کہی تو یقینا مارا جای تو اس صورت لاچاری مین اگر اقرار زبانی موقوف ہو جای تو
بہی ایمان باقی رہیگا اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب عادل تہی کوئی فاسق نہ تہا اگر کسی
سی کبہی کوئی گناہ ظاہر ہوا بہی وہ تائب ہوا اور بخشا گیا اور بہت آیتین قرآن کی اور بہت حدیثین
صحابیون کی تعریف سی پر ہین اور قرآن مین یہہ بہی ہی کہ وہ سب آپسمین پیار اور ملاپ رکہتی تہی اور
کافرون کی مقابلہ اور انکی سزا دینی پر بڑی سخت تہی جو شخص عقیدہ رکہتا ہی کہ صحابہ آپسمین بغض اور
دشمنی رکہتی تہی وہ شخص قرآن کا منکر ہی اور جو شخص انکی ساتہہ بغض اور خفگی رکہتا ہی قرآن مین اسکو
کافر کہا آیا ہی چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نی لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ تا کہ غصی مین آوین انکی سبب سی کافرونکو صحابہ
یاد رکہنی والی قرآن کی اور روایت کرنی والی فرقان کی تہی پس جو شخص منکر صحابہ کا ہوگا اسکو قرآن
پر اور قرآن کی سوا ایمان کی اور متواترات چیزون پر ایمان لانا ممکن نہوگا **ف** وجہ ممکن نہونیکی یہہ
ہی کہ قرآن اور قرآن کی سوا جو چیزین ایمان کی ہین یہہ ساری ہم لوگونکو صحابیون کی وسیلی سے
پہنچین پس اگر انہی صحابہ رضی اللہ عنہم کو معاذ اللہ فاسق یا کافر کہا تو روایات انکی انکی نزدیک [illegible]

قوی سند کی نہو مین کی حسب روایات انکی قابل سند کی نہو مین تو قرآن کا اترنا رسول علیہ السلام پر اور اسکا
برحق ہونا کس طرح پر ثابت ہوگا اور اجماع صحابہ اور آیتون سی ثابت ہوا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سارے
اصحاب سی افضل ہین بعد انکی عمر رضی اللہ عنہ اور ساری صحابہ نی ابوبکر کو افضل جانکی انکی خلافت پر
بیعت کی اور ابوبکر کی حکم سی عمر کی خلافت پر بیعت کی اور ابوبکر کی بعد عمر کی افضلیت پر اجماع ہوا اور عمر کی
بعد تین دن صحابہ نی آپس مین مشورہ کیا پہر عثمان رضی اللہ عنہ کو افضل جانکر انکی خلافت پر اجماع کیا
اور بیعت کی اور عثمان کی پیچہی تمام صحابہ مہاجرین اور انصار کی جو مدینی مین تہی سب نی علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ کی ساتہہ بیعت کی جن نی علی کرم اللہ وجہہ کی ساتہہ قصہ کیا وہ خطا پر تہا لاکن بدگمانی کسی
صحابہ پر نہ چاہیی کرنی اور انکی آپس کی لڑائی اور قصہ کو نیک محل پر قیاس چاہیی کرنا اور ہر ایک
صحابہ کی ساتہہ اعتقاد اور محبت چاہیی یہی ہی عقیدہ اہل حق کا ہی یعنی سنت وجماعت کا

فصل در اہتمام نماز نماز کی کوشش کرنی کی بیان مین اول عقیدہ درست کرنا چاہیی اور عقیدہ درست
کرنی کی بعد بدنی عبادتون مین سب سی عمدہ عبادت نماز ہی صحیح مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سی روایت
ہی کہ فرمایا رسول علیہ السلام نی کہ پیوند درمیان بندہ مومن اور درمیان کفر کی ترک نماز ہی یعنی ترک
نماز کفر مین پہنچاتا ہی اور احمد اور ترمذی اور نسائی نی روایت کی بریدہ رضی اللہ عنہ سی اور بریدہ
نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ عہد درمیان ہماری اور درمیان آدمی کی نماز ہی جو شخص نماز
ترک کریگا کافر ہوگا اور ابن ماجہ نی ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سی روایت کی کہ کہا ابی الدرداء
نی کہ وصیت کی مجہکو میری دوست پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شرک خدا کی ساتہہ نکر تو اگرچہ مارا جاوی
یا جلایا جاوی اور نافرمانی ماباپ کی مت کر تو اگرچہ حکم کرین تجہکو کہ الگ ہوجا اپنی عورت اور
اور مال سی اور نماز فرض قصدا ترک مت کر کہ جو شخص نماز فرض قصدا ترک کرتا ہی ذمہ خدا کا اسکی
چہوٹ جاتا ہی ف یعنی کسی حال پر حق تعالی اسکی حمایت نہین کرتا ہی اور احمد اور دارمی اور
بیہقی نی روایت کی عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سی اور عمرو نی آن سرور علیہ السلام سی کہ جو شخص
نماز پر محافظت کریگا اسکو نور اور حجت اور خلاصی ہوگی دن قیامت کو اور جو شخص محافظت نکریگا
اسکو نور نہ دلیل نہ خلاصی ہوگی اور ہوویگا وہ شخص فرعون اور ہامان اور قارون اور ابی بن
خلف کی ساتہہ اور ترمذی نی عبد اللہ بن شقیق سی روایت کی کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی کوئی ایسی چیز کو نہین جانتی تہی کہ اسکا چہوڑنا سبب کفر کا ہوئی مگر نماز کو یعنی نماز چہوڑنی سی جانتی تہی کہ
ترک کرنیوالا اسکا کافر ہوا سبب ان حدیثون کی امام احمد حنبل رحمہ اللہ ایک نماز ترک کرنیوالی کو کافر جانتی
ہین اور امام شافعی اسکو حکم قتل کا کرتی ہین نہ حکم کفر کا اور نزدیک امام اعظم کی اس شخص کو ہمیشہ قید رکہنا
واجب ہی جب تک توبہ نکری واللہ اعلم پس چاہیی جانا کہ نماز کی لیی شرائط اور ارکان ہین چنانچہ عنقریب
ذکر کیی جاوینگی اور نماز کی شرائط مین سی ہی پاک کرنا بدن کا نجاست حقیقی اور حکمی سی اور پاک کرنا
اور کپڑی کا پس چاہیی کہ پہلی مسائل طہارت کی سیکہین **کتاب الطہارۃ** اس مین دس فصلین ہین
فصل پہلی وضو کی بیان مین جان تو کہ وضو مین چار چیزین فرض ہین **پہلی** دہونا منہہ کا ماتہی کی
بالون سی ٹہوڑی کی نیچی تک اور دونو کان تک **دوسری** دہونا دونو ہاتہہ کا دونو کہنی سمیت
تیسری مسح کرنا چوتہائی حصہ سر کا **چوتہی** دہونا دونو پاؤن کا ٹخنون سمیت اگر داڑہی گہنی ہو
تو پہنچانا پانی کا داڑہی کی بالون کی نیچی ضرور نہین اگر ان چار اعضا سی ناخن کی برابر بہی سوکہا
رہ جاوی تو وضو درست نہوگا اور نزدیک امام مالک اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ کی نیت اور ترتیب
بہی وضو مین فرض ہی اور نزدیک امام مالک کی ایک عضو سوکہنی کی قبل دوسری کا دہونا بہی فرض
ہی اور نزدیک احمد رحمہ اللہ کی بسم اللہ کہنی اور پانی منہہ اور ناک مین ڈالنا بہی فرض ہی اور
احمد اور مالک کی نزدیک تمام سر کا مسح کرنا بہی فرض ہی پس احتیاط وہ ہی یہہ سب افعال
ادا کیی جاوین اور یہہ سب افعال نزدیک امام اعظم کی سنت ہین **مسئلہ** سنت وضو مین وہ ہی کہ پہلی
دونو ہاتہہ پہنچون تک تین بار دہووی اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہی اور تین بار پانی منہہ مین ڈالی
اور مسواک کری اور تین بار پانی ناک مین ڈالی اور ناک جہاڑی اور تین بار تمام منہہ دہووی اور
تین تین بار دونو ہاتہہ کہنیون سمیت دہووی اور مسح تمام سر کا ایک مرتبہ کری اور دونو کانون کو
بہی سر کی ساتہہ مسح کری اسکی لیی نیا پانی لینا شرط نہین اور اگر پاؤن مین موزہ ہووی اور پوری
وضو کی بعد موزہ پہنا گیا ہی تو مقیم کو چاہیی کہ حدث کی وقت سی ایک رات اور ایک دن تک موزہ
پاؤن سی نہ نکالی اس موزی پر مسح کرتا رہی اور مسافر کو چاہیی کہ حدث کی وقت سی تین رات
اور تین دن تک موزہ پاؤن سی نہ نکالی اور مسح موزی پر کرتا رہی **ف** حدث کی وقت سی
مسح کی مدت مقرر کرنی کی مثال یون ہی کہ ایک مقیم نی مثلاً فجر کی وقت وضو کر کی موزہ پہنا اور

اُسکا وضو اس دن کی مغرب تک یا جب مغرب کی نماز پڑہ چکا تب وضو ٹوٹا تو اس مقیم کی مسح کی مدت
اس مغرب سی لیکر دوسری دن کی مغرب تک شمار ہی اور جو مسح کا وضو کر کی موزہ پہنا تہا اور اُ
س وضو سی اُس دن کی مغرب پڑہی تہی تو اُسکا حساب نہوگا اور اگر موزہ پہٹا ہوا اسقدر کہ چلنی مین
تین انگلی کی برابر پاؤن ظاہر ہوتا ہی تو مسح کرنا اُس موزی پر درست نہوگا اگر ایک شخص با وضو نی
اُسنی ایک موزیکو پاؤن سی اُس حد تک نکالا کہ اکثر حصہ قدم کا اپنی جگہہ سی موزی کی پنڈلی مین
آیا یا موزی کی مسح کی مدت تمام ہوئی تو ان دونو صورت مین دونو موزی نکال کر دونو پاؤن کو
دہوی اور دہرانا تمام وضو کا ضرور نہین مگر نزدیک امام مالک رحمہ اللہ کی اعادہ وضو کا ضروری ہی اور ہاتہ
کی تین انگلی کی برابر موزی کا مسح کرنا فرض ہی پاؤن کی پیٹہہ پر اور سنت مسح مین یہ ہی کہ پانچون
انگلیان ہاتہہ کی پاؤن کی انگلیون کی سرون سی پنڈلی تک کہینچی اور بہ نزدیک امام احمد کی فرض
ہی اور اسمین احتیاط ہی اور پوری وضو کی بعد یہہ دعا پڑہی أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ
الْمُتَطَهِّرِينَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ
إِلَيْكَ گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ کسیکی بندگی نہین سوا اللہ کی کہ وہ ایک ہی اُسکا شریک
کوئی نہین اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی اُسکی ہین اور رسول اُسکی یا رخدایا کر
تو مجکو توبہ کرنیوالون مین اور کر دی تو مجکو پاک لوگون مین پاکی بولتا ہون تیری ای اللہ اور مشغول
ہون تیری تعریف مین گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ نہین کوئی معبود مگر تو اور بخشش مانگتا
ہون تجہسی اور توبہ کرتا ہون تیری طرف اور دو رکعت نماز پڑہی تحیۃ الوضو کی **فصل دوسری**
وضو توڑنیوالی چیزون کی بیان مین جو چیز آگی یا پیچہی کی راہ سی نکل آوی وہ چیز وضو توڑنیوالی
ہی اور نجاست سائلہ مثل لہو یا پیپ کہ بدن سی نکلی اگر اُس مکان تک بہی کہ جسکا دہونا غسل اور
وضو مین لازم ہوتا ہی تو وضو ٹوٹ جاویگا **ف** جانو کہ نجاست بدن کی اندر سی نکلی کی بعد
اُسکی بہنا بہی شرط ہی اس لئی کہ اگر نجاست بدن سی نکلی اور نہ بہی تو اس صورت مین وہ نجاست
وضو نہ توڑیگی مثلاً لہو کہ زخم کی سری پر آگیا اور نہ بہا تو یہہ لہو وضو نہ توڑیگا اور دوسری شرط
اس مین یہہ ہی کہ بہنا اس نجاست کا ایسی مکان پر ہووی کہ جسکا دہونا فرض ہوتا ہی خواہ

غسل کی حالت مین خواہ وضو کی حالت مین تب وضو توڑنیوالی ہوگی اور اگر نجاست بدن سی نکل کر ایسی جگہ
اُس مکان پر نہ پہنچی کہ جسکا دہونا فرض ہوتا ہی غسل یا وضو مین بلکہ اُس مکان پر پہنچی کہ جسکا دہونا فرض
نہین ہوتا ہی تو اُس صورت مین بہی وہ نجاست باہر آنیوالی وضو نہ توڑیگی مثلاً آنکہہ مین خون نکل آیا اور
آنکہہ کی باہر نہ بہا تو اس خون کی نکلنی سی وضو نہ ٹوٹیگا اس لئی کہ اندر آنکہہ کی دہونا غسل مین فرض ہی
اور نہ وضو مین اور قی منہہ بہر کر نکلنی سی وضو ٹوٹتا ہی خواہ قی کہانا ہو خواہ پت خواہ لہو خواہ پانی سوا بلغم کی
اور نزدیک ابی یوسف رح کی اگر بلغم پیٹ سی منہہ بہر کر نکلی تو وضو ٹوٹ جاتی اور اگر لہو تہوک سمیت
نکل آوی اور تہوک کا رنگ سرخ کر دیوی تو وہ لہو وضو توڑیگا اور اگر تہوک کا رنگ زرد کر دی تو نہ توڑیگا
اور اگر تہوڑی تہوڑی قی کئی بار کی پس اگر ایک متلی کی سبب سی کی ہی تو ابی یوسف کی نزدیک یہہ
ہی کہ وہ قی جمع کی جاوی **ف** اگر جمع کرنی کی بعد منہہ بہر ہی تو اُس سی وضو ٹوٹیگا اور اگر اسقدر
نہین تو نہ ٹوٹیگا اور نزدیک امام محمد کی یہہ ہی کہ اگر مجلس متحد ہی یعنی ایک مجلس ہی تو وہ قی جمع کی جاوے
ف یعنی نزدیک امام محمد کی اتحاد مجلس کا معتبر ہی نہ اتحاد سبب کا پس اگر ایک مجلس مین چند بار
قی کی ہی تو اُسکو بعد جمع کرنی کی دیکہا چاہئی اگر وہ منہہ بہر ہی تو وضو ٹوٹ جائیگا اور اگر اسقدر نہین
تو نہ ٹوٹیگا اور نیند خواہ چت سو جاوی خواہ کروٹ پر خواہ تکیہ لگا کر کسی چیز مین اسطرح کہ اگر تکیہ نکالا جاوے
تو گر پڑی اور سو جانا کہڑی یا بیٹہی بغیر تکئی کی رکوع یا سجدہ مین ناقض وضو کا نہین لیکن رکوع اور سجدہ
سنت کی طور پر ہونا شرط ہی **ف** یعنی اُسمین پیٹ ران سی دور رہی اور دونو بازو زمین سی دور
رہین اور اگر ایسا نہووی بلکہ اُسکی برعکس ہووی تو اس رکوع اور سجدی مین سونی سی وضو ٹوٹ
جاتا ہی اور بالغ نمازی کی قہقہی کی ہنسی وضو توڑتی ہی رکوع اور سجدی والی نماز مین اور دیوانگی اور
مستی اور بیہوشی سی ہر حال مین وضو ٹوٹتا ہی یعنی حالت نماز مین بہی اور اُسکی غیر مین بہی اور
مباشرت فاحشہ وضو توڑتی ہی **ف** مباشرت فاحشہ اُسکو کہتی ہین کہ مرد اور عورت دونو ننگی
ہووین اور ایک کا بدن دوسری کی بدن سی لگ جاوی پر دخول نہووی اور اپنی عضو مخصوص
یا کسی عورت کو ہاتہہ لگانی سی نزدیک امام اعظم کی وضو نہین ٹوٹتا اور نزدیک دوسری اماموں
کی ٹوٹتا ہی اور اونٹ کی گوشت کہانی سی نزدیک امام احمد کی وضو ٹوٹتا ہی اور بچنا ان سب
سی بہت بہتر ہی **فصل تیسری** غسل کی بیان مین فرض غسل مین تین ہین ایک تو تمام بدنکا

دہونا اور دوسرا غرغرہ کرنا تیسرا ناک مین پانی ڈالنا اور سنت غسل مین وہی کہ اول ہاتھہ دہووی
بعد اسکی وضو کری لاکن اگر پانی جنبی کی جگہہ مین نہادی تو پاؤن بعد نہانی کی دہو لیوی اور تین بار
ساری بدن کو دہووی اور عورت پر فرض ہی پانی پہنچانا گندہی ہوئی بالون کی جڑ مین اور کہولنا
بالونکا ضرور نہین اور اگر مرد کی سر پر بال ہووین تو کہولنا اُن کا اور سر کی جڑ تک دہونا اُن کا فرض ہی

فصل چوتھی غسل واجب کرنیوالی چیزون کی بیان مین تین چیزین غسل واجب کرنیوالی ہین
ایک اُن مین سی وطی ہی واجب کرتی ہی غسل کو فاعل اور مفعول پر خواہ قبل مین ہووی خواہ دبر مین اگرچہ منی
نہ نکلی دوسری ان مین سی نکلنا منی کا کود کر شہوت کی ساتھہ جاگنی مین وہ نکلی خواہ نیند مین اور خواب
دیکہنی سی غسل واجب نہین ہوتا ہی بغیر انزال کی اور اگر منی شہوت کی ساتھہ کود کر خارج ہووی
تو غسل واجب ہوگا لاکن منی جسوقت اپنی مکان سی جدا ہووی اُسوقت شہوت ہونا شرط ہی
پس اگر منی اپنی مکان سی شہوت کی ساتھہ جدا ہوئی اور اسنی سر ذکر کا پکڑ لیا شہوت رک گئی بعد
چہوڑنی کی منی نکل پڑی تو اس صورت مین بہی غسل واجب ہوگا اور اگر بدون شہوت کی منی اپنی
مکان سی جدا ہووی اور نکل پڑی تو امام اعظم کی نزدیک غسل واجب نہوگا تیسری ان مین سی
حیض اور نفاس ہی جب موقوف ہوئین یہہ دو تو تب غسل واجب ہووی **مسئلہ** کمتر مدت حیض
کی تین دن ہی اور اکثر مدت اُس کی دس دن اِس مدت کی اندر جس رنگ کا لہو ہو خالص سپید کی
سوا وہ لہو حیض کا ہی اور اکثر مدت نفاس کی چالیس روز ہی اور اس سی کمتر کی مدت نہین پس ان
چالیس روز کی درمیان جس رنگ کا لہو ہوگا سوا خالص سفیدکی وہ لہو نفاس مین شمار ہوگا اور حیض کی
دنون مین جو خون تین دن سی کم ہو یا دس دن سی زیادہ وہ خون حیض کا نہین بلکہ بیماری ہی نماز
اور روزی کا مانع نہین ہوتا اور اسطرح حالت نفاس مین جو خون چالیس دن سی بڑہ جاوی وہی
اُن دونوکو مانع نہین ہوینگا اور اگر کسی عورتکو حیض اپنی عادت سی زیادہ ہو جاوی تو دس روز تک
مرض کہا جائیگا اور اگر دس دن سی زیادہ ہو تو جتنی دن زیادہ عادت سی بڑہین گی سو وہی دن
مرض کی ہین اور جو عادت تہی سو قائم رہی گی **ف** مثلاً کسی عورت کو عادت حیض کی چہہ روز
کی تہی اُسنی خلاف عادت کی دس دن تک لہو دیکہا اِس صورت مین عادت سی بڑہ کر جو چار
دن لہو دیکہا وہ بہی گنتی مین حیض کی ہووی اور اگر مثلاً تیرہ دن لہو دیکہا تو اِس صورت مین

عادت کے بعد جو سات دن ہین وہ استحاضہ مین شمار ہونگی نہ حیض مین اور عادت جو اسکی تہی سو قائم رہیگی
اور اول حیض والی کو جو لہو دس دن سی سوا ہو وہ بیماری کہلاویگی **ف** مثلا ایک نو برس کی
عورت نی پہلی بار چودہ روز تک لہو دیکہا پس دس دن حیض کی ٹہری اور چار دن استحاضہ کی اگر
طہر کی مدت پندرہ دن سی کم نہین ہوتی اور جو طہر اس سی کم ہوا اور وہ طہر حیض کی اندر پایا جا
تو وہ بہی حیض مین گنا جائیگا نہ طہر مین **ف** مثلا کسی عورت کو ہر چاند مین حیض کی عادت دس
دن کی تہی جب اسکی عادت آپہنچی تب اسنی ایکدن خون دیکہا بعد اسکی آٹہہ دن تک پاک رہی
پہر دسوین دن لہو دیکہا اس صورت مین جو بیچ مین آٹہہ دن پاک رہی وہ بہی حیض مین شمار ہونگی
اس لیی کہ یہہ طہر متخلل کم ہی پندرہ دن سی اور دوسری صورت یہہ ہی کہ اگر اس عورت نی ایکدن
خون دیکہا بعد اس کی چودہ روز پاک رہی پہر پندرہوین دن خون دیکہا تو اس صورت مین اول کی
دس دن حیض مین شمار ہون گی اور اخیر کی چہہ روز پاکی مین یہہ دونو صورتین موافق مذہب امام ابی یوسف رح
کی ہین اور اکثر علما کا فتوی اسی پر ہی حیض اور نفاس سی نماز معاف ہو جاتی ہی اور روزی کو بہی
وہ دونو مانع ہوتی ہین پر اسکا قضا کرنا ہوتا ہی اور وطی حیض اور نفاس مین حرام ہی نہ استحاضہ
مین اور حیض اگر دس دن سی آگی موقوف ہو جائی تو عورت کی نہائی بدون وطی درست نہوگی مگر
اس صورت مین درست ہوگی کہ بعد موقوف ہونی حیض کی وقت ایک نماز کا گذر جاوی اور دس
دن گذرنی کی بعد جب موقوف ہو تو بغیر غسل کی بہی وطی درست ہی اور اکثر اماموں کی نزدیک اس
صورت مین بہی بغیر غسل کی وطی درست نہین **مسئلہ** بی وضو کو قرآن چہونا درست نہین
اور بغیر ہاتہہ لگائی پڑہنا درست ہی اور ناپاک اور حیض اور نفاس والی کو نہ چہونا درست ہی نہ پڑہنا
اور انکو مسجد مین جانا اور کعبہ کا طواف کرنا بہی درست نہین

فصل پانچوین نجاسات کی بیان

مین پیشاب جانور ماکول اللحم اور گہوڑی کا اور بیٹ چڑیی غیر ماکول اللحم کا نجاست خفیفہ ہی جو پانی
کپڑی سی کم مین پہر جاوی تو معاف ہی نماز اوس کپڑی پر جائز ہوگی لاکن اگر تہوڑی پانی مین گری
گی تو پانی پلید کر دیگی اور بیخال چڑیی ماکول اللحم کا پاک ہی سوای بیخال مرغ اور بطک **ف**
ماکول اللحم کہتی ہین ان جانورونکو کہ جنکا گوشت حلال ہی اور غیر ماکول اللحم انکو کہتی ہین کہ جنکا گوشت
حرام ہے آدمی کا پیشاب اگرچہ طفل ہو اور گدہی اور تمام حیوان غیر ماکول کا پیشاب اور گو آدمی

نکلا اور گوبر اور لید وغیرہ چارپایونکا نجاست غلیظہ ہی اور حرام جانورونکا بیٹ والا ہو بہی نجاست
غلیظہ ہی اور شراب اور منی بہی اور نجاست غلیظہ دو قسم ہی ایک تہلی دوسری گاڑہی تہلی مین
روپیہ کی مقدار یعنی ہتیلی کی غار برابر اور گاڑہی مین ساڑہی چار ماشہ کی اندازہ معاف ہی اگر
تہوڑی پانی کو استدر بہی ناپاک کرتی ہی اور جوٹہا آدمی اور گہوڑی اور جانور ناکہول کا اور
پسینا ان سب کا اور پسینا گدہی اور خچر کا پاک ہی اور جوٹہا بلی اور چوہا اور گہر مین رہنی والی جانور
اور پنجہ گیر چڑیونکا مکروہ ہی اور جوٹہا کتی اور سور اور پہاڑنیوالی چوپائی اور سوائی اسکی حرام گوشت
والی جانورونکا نجس ہی اور پیشاب کی چہینٹین اگر سوئی کی سر کی مانند پڑ جاوین تو معاف ہین
فصل چہٹی نجاست حکمی سی پاکی حاصل کرنیکی بیان مین جاننا چاہیئی کہ نجاست حکمی سی پاکی حاصل
نہین ہوتی ہی مگر پانی سی خواہ وہ پانی مینہہ سی اترا ہو یا زمین سی نکلا مانند پانی دریا اور کوئین
اور چشمی کی مطلب یہہ ہی کہ درخت یا پہل کی پانی سی جیسی پانی تربوز یا کیلی کا اس سی پاکی
حاصل نہین ہوتی اور اگر پانی مین کوئی پاک چیز گر جاوی مانند مٹی اور صابون اور زعفران کی
تو وضو اوس سی درست ہی مگر جب اس پانی کو گاڑہا کر دی یا اجزا اسکا پانی کی برابر یا پانی سی
زیادہ ہو جاوی چنانچہ آدہ سیر گلاب آدہ سیر پانی مین مل گیا یا پانی کا نام پانی نہ رہا مثلا نام اوسکا
شوربا یا سرکہ یا گلاب وغیرہ ہوگیا تو ان صورتون مین وضو اور غسل اس پانی سی بالاتفاق جائز نہو
اور نجس کپڑی وغیرہ کا اس سی دہونا جائز ہی امام اعظم کی نزدیک اور نزدیک امام شافعی اور محمد
اور غیر ان دونون کی جائز نہین **فصل ساتوین** نجاست حقیقی سی پاکی حاصل کرنیکی بیان
مین جو منی گاڑہی خشک کپڑی پر لگ جاوی تو کہرچنی سی کپڑا پاک ہوتا ہی اور تلوار وغیرہ مسح کرنی
سی پاک ہوتی ہین اور زمین اگر خشک ہو جاوی اور اثر نجاست کا اس سی اٹھ جاوی تو نماز
اسپر درست ہو جاویگی نہ تیمم اور یہہ حکم اینٹ کی فرش اور درخت اور دیوار اور گہاس جمی ہوئی کا
ف یعنی یہہ چیزین بہی پاک ہو جاتی ہین جب نجاست خشک ہوکر اثر جاتا رہی اور کٹی
ہوئی گہاس بغیر دہونی کی پاک نہین ہوتی ہی اور جن چیزون مین نجاست نظر آنیوالی ہو اس نجاست
کا جسم دور ہو جانی سی وہ چیز نزدیک امام اعظم کی پاک ہو جاتی ہی اور نزدیک بعض کی نجس کی جسم
دور ہونی کی بعد اس چیز کو تین دفعہ چاہیئی دہونا اور ہر بار نچوڑنا اگر ہو سکی اور اگر نہ ہو سکی

تو چاہیی خشک کرنا قطرہ ٹپکنی تک اور نجاست غیرہ کہ پانی ریتی ڈالی کر تین بار تین ساتھ بار تک
چاہیی دہونا اور ہر بار چاہیی نچوڑنا اور اگر پگہلکر راکہہ ہو تو نزدیک امام محمد کی پاک ہو جاتا ہی
نہ نزدیک ابی یوسف کی اور گدہا اگر نمک کی کہان مین گر کر نمک ہو جاوی تو نزدیک امام محمد کی پاک ہوتا
اور کہال مردار کی سنوارنی سی پاک ہوتی ہی **فصل آٹھوین پانی جاری اور پانی کثیر کی بیان مین**
ان دونون پانیمین نجاست پڑنی سی پانی ناپاک نہین ہوتا ہی اور نہ وہ پانی نجاست غیرمرئی پڑنی سی
ناپاک ہوتا ہی مگر جسوقت نجاست کا رنگ یا مزہ یا بو اوسمین ظاہر ہو تو نجس ہوگا اور اگر کتا جاری
پانی کی نہر مین بیٹہ جاوی یا کوئی مردار اوسمین گر جاوی یا قریب پرنالی کی نجاست پڑی ہو اور مینہہ کا پانی
اوس چہت کی پرنالی سی بہہ رہا ہو اس صورت مین اگر اکثر پانی کتی اور نجاست کو ملا ہوا بہہ رہا تو نجس
ہوگا اور اگر ایسا نہین تو پاک ہی اور تہوڑا سا پانی تہوڑی نجاست گرنی سی پلید ہوتا ہی اور پانی
قلتین کا کہ پانچ مشک پانی ہوتا ہی اور ہر مشک بمقدار سو رطل کی ہی نزدیک اکثر امام کی آب کثیر ہی
ف وزن ایک رطل کا بہتیس روپئے برابر ہوتا ہی دلی کی سکی سی چنانچہ صدقۂ فطر کی فصل مین بیان
اوسکا اویگا پس اس ایک رطل پر حساب کر لینا چاہیی اور رطلونکا اور نزدیک امام اعظم کی آب کثیر اوسکو
کہتی ہین کہ ایک طرفکی پانی ہلانی سی دوسری طرف کا پانی نہ ہلی اور پچہلی علمائی اسطور پر اندازہ
کیا کہ جس پانی کا چارون طرف دس دس گز ہوی وہ آب کثیر ہی **فصل نوین کوئین کی بیان مین**
اگر کوئی جانور کوئین مین گر کر مر جاوی پس اگر پہول گیا یا ریزہ ریزہ ہوا تو تمام پانی اوسکوئین کا
نکالنا ضروری اور اگر نہ پہولا اور نہ ریزہ ریزہ ہوا پس اسصورت مین اگر جانور بڑا ہی مثل بلی کی یا
اوسی ہی بڑا تو بہی سارا پانی نکالنا چاہیی اور اگر تین جانور اوسط مرتبی کی گر جاوین جب بہی یہی
حکم ہی اور اگر جانور چہوٹا ہی مانند چوہی اور گوریہ کی تو بیس ڈول کہینچنا چاہیی تیس تک اور کبوتر
اور اوسکی مانند کی مرنی سی چالیس ڈول نکالنا واجب ہی ساٹہہ تک مستحب اور تین گوریہ کا ایک
کبوتر کا حکم ہی واللہ اعلم **فصل دسوین تیمم کی بیان مین** اگر مصلی پانی پر قادر نہووی اس سبب سے
کہ پانی ایک کوس کی فرق پر ہی اور ہر کوس چار ہزار قدم کا یا اوسکی پاس پانی موجود ہی لیکن
بیماری پیدا ہونی کی یا صحت مین دیر لگنی کی یا مرض کی زیادتی کا خوف کرتا ہی یا پانی کی کہات
پہ دشمن یا پہاڑ کہانیوالا جانور بیٹہا ہی یا پاس پانی ہی پر ڈرتا ہی کہ اگر اوس پانی سی وضو

کری تو آپ پیاسا رہجاوی یا کوان پاس ہی پر ڈول و رستی میسر نہین ان سب صورتون مین اوسکو
جایز ہی کہ وضو اور غسل کی عوض تیمم کر لی زمین کی جنس پر خواہ مٹی ہو خواہ بالو خواہ چونہ خواہ گچ خواہ
پتھر سرخ خواہ کالا خواہ مرمر بشرطیکہ یہ چیزین پاک ہون اول نیت تیمم کی کر لی پھر دونو ہاتھ زمین
پر مار کی ایک مرتبہ تمام منہ پر ملی اور پھر زمین پر مار کی دونون ہاتھون کو کہنیون سمیت ملی تین
چیزین تیمم مین فرض ہین اگر ناخن کی برابر بھی ہاتھ یا منہ سی کوئی عضو باقی رہیگا تو تیمم درست
نہوگا پس اگر ہاتھ مین انگوٹھی ہو تو اوسی ہلا دی اور خلال اونگلیون مین کری اور وقت سے
قبل تیمم کر لینا درست ہی اور ایک تیمم سی کئی نمازین فرض اور نفل پڑھنی بھی جایز ہین اور جب
پانی پر قادر ہوگا تب تیمم اوسکا باطل ہوگا اور نماز کی اندر اگر قادر ہوا تو نماز اوسکی ٹوٹ گئی
اور اگر کوئی نمازی کہ سارا بدن اور کپڑا اوسکا ناپاک ہی اور وہ بیچارہ پانی کی استعمال پر
قدرت نہین رکہتا ہی تو اوسکو اوس ناپاکی کی سمیت نماز پڑہنی جایز ہی بشرطیکہ ستر ڈہانکنے
کی قدر کپڑا پاک اوسی میسر نہو **مسئلہ** اگر وضو کی اعضا مین سی ایک عضو مین مرض ہو
کہ پانی پہنچانی مین اوس عضو پر ضرر ہوتا ہی یا مرض بڑہتا ہی تو اوسکو جایز ہی کہ اوس عضو پر
مسح کری اور دوسری اعضا کو دہو دی اور اگر وضو کی اعضا مین سی اکثر اعضا مین زخم
یا مرض ہو کہ دہونا ان اعضا کا ضرر کرتا ہے تو اس صورت مین تیمم کر لے

کتاب الصلوٰۃ

اسمین چند فصلین ہین **فصل پہلی** نماز کی وقتون کی بیان مین وقت آنے سی نماز فرض ہوتی ہی مسلمان
عاقل بالغ پر اور جو عورت حیض اور نفاس سے پاک ہوا وسپر **مسئلہ** نماز کا وقت اگر تحریمہ کی قدر باقی
رہ جاوی اور اوسوقت مین کوئی کافر مسلمان ہو جاوے یا لڑکا بلوغ مین پہنچی یا دیوانہ ہوش مین آوی
تو اوسپر نماز اوسوقت کی فرض ہوگی **ف** دوسری وقت اوس نماز کی قضا اوسپر لازم ہوگی اور
اگر نماز کی اخیر وقت مین عورت کا حیض یا نفاس موقوف ہو تو اوس صورت مین اگر اسقدر وقت باقی
ہی کہ اوسمین نہانا اور تحریمہ کرنا ہو سکتا ہی تو اوسوقت کی نماز اوسپر فرض ہوگی اور اگر وقت
مین اسقدر وسعت نہین ہی تو نماز اوسوقت کی اوسپر فرض نہوگی فجر کی نماز کا وقت صبح صادق
کی نکلنی سی شروع ہوتا ہی آفتاب کا کنارا نظر آنی تک باقی رہتا ہی اور ظہر کا وقت بعد دوپہر

دوپہر کی شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جب تک سایہ ہر چیز کا برابر ان چیزون کی ہوتا ہی سایہ
اصلی کی سوا یعنی اوس بار ہونی مین سایہ اصلی کو حساب مین نہین شمار کرتی ہین یہ قول
امام ابی یوسف اور امام محمد اور بعض علما کا ہی اور امام اعظم کی ایک روایت بھی اس قول کی موافق ہی
اور دوسری روایت مفتی بہا امام اعظم سی یہ ہی کہ جب تک سایہ ہر چیز کا دوچند اوسکی ہووی سوا سایہ
اصلی کی تب تک ظہر کا وقت نمازی کی ہاتھ سے نہ جائیگا اور سایہ اصلی ڈیڑہ قدم کا ہوتا ساون مین
اور اوسکی قبل اور بعد ایک ایک بڑہتا جاتا ہی چار تک بعد اوسکی دو دو اور قدم ساتوان حصہ ہوتا ہے
ہر چیز کا اور جب وقت ظہر کا تمام ہوتا ہی خواہ اول قول کی موافق خواہ ثانی قول کی موافق تب وقت عصر کا شروع
ہوتا ہے اور آفتاب کے زردی نہ آنے تک کامل وقت رہتا ہی اور بعد اوسکی وقت کراہت کا ہی سورج ڈوبنے تک اور
اوس وقت مکروہ مین اوس دن کا عصر ساتھ کراہیت تحریمی کی جائز ہی اور دوسری نماز فرض اور نفل
جائز نہین اور بعد غروب سورج کی مغرب کا وقت آجاتا ہی سرخی ڈوبنے تک وقت اوسکا رہتا ہی
نزدیک اکثر علما کی اور نزدیک امام اعظم رح کی دو قول مین ایک قول موافق انہی اکثر کی ہی اور دوسرا
قول انکا یہ ہی کہ سپیدی ڈوبنے تک وقت مغرب کا رہتا ہی اور ستارے ظاہر ہونی کی پیچھی نماز مغرب
کی پڑہنی مکروہ تنزیہی ہی اور مغرب کے وقت تمام ہونی کی بعد وقت عشا کا شروع ہوتا ہے خواہ اول قول کے
بعد ہو خواہ ثانی قول کی بعد اور آدہی رات تک باقی رہتا ہی نزدیک جمہور کی اور نزدیک امام اعظم کی صبح صادق کے
نکلنی تک رہتا ہے کراہیت تحریمی کی ساتھ اور وقت وتر کا عشا کی بعد ہی صبح صادق نکلنی تک رہتا ہے اور دیر
کرنی نماز ظہر کی گرمی مین اور دیر کرنی نماز عشا کی تہائی رات تک مستحب ہے اور اجالا کرنا فجر کو وقت کو اوس حد تک
کہ قرات مسنون کی ساتھ نماز اوسمین ادا کر سکی اور بعد ادا کرنی کی اگر فساد ظاہر ہووے خواہ وضو خواہ نماز مین
ساتھ قرات مسنون کی یعنی ساتھ چالیس آیت کے نماز ادا کر سکی یہ مستحب ہے اور دوسری نمازون مین نزدیک فقیر کی
جلدی کرنی بہت بہتر ہے مگر جس حال مین منتظر جماعت کی لیے ہووے تو جلدی نکری اور سورج نکلتی وقت اور
دوپہر کو اور سورج ڈوبتی وقت مطلق نماز منع ہی اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جنازہ کی بھی بہت منع ہے لیکن نماز عصر
اوس دن کی آفتاب ڈوبتی وقت جائز ہی بشرطیکہ غروب شروع ہونی کی قبل نیت باندہ لیا ہو اور جب فجر کا
وقت شروع ہو تو اوس وقت مین فجر کی سنت اور نماز قضا کی سوا اور نفلین پڑھنے مکروہ ہین اور بعد عصر
اور قبل مغرب کے بھی یہی حکم ہی مسئلہ ۱۰ اور قضا نمازی کی واسطے اذان اور تکبیر کہنی سنت ہے اذ جمعت اذان کے

مشہور ہی ف یعنی اذان کہنی کی وقت منہ طرف قبلہ کی کری اور اپنی دونون انگلیان شہادت کی
دونو کانو مین رکہی اور جب حی علی الصلوۃ کہی تب منہ داہنی طرف پہیری اور جب حی علی الفلاح
کہی تب بائین طرف اور فجر کی وقت حی علی الفلاح کی بعد الصلوۃ خیر من النوم دو مرتبہ کہی اور
اذان کی لفظ ٹہر ٹہر کی کہی اور مسافر کو اذان ترک کرنی مکروہ ہی اور جو شخص گہر مین نماز پڑہتا ہے
اذان شہر کی اوسکو کفایت ہی **فصل دوسری** نماز کی شرطون کی بیان مین شرطین نماز کی
چہہ مین پہلی شرط پاک ہونا بدن نمازی کا نجاست حقیقی اور حکمی سی چنانچہ اوپر گذر چکا بیان ان
دونکا دوسری شرط پاک ہونا کپڑی کا تیسری شرط پاک ہونا جای نماز کا چوتہی شرط منہ کرنا
قبلی کی طرف پانچوین شرط ستر ڈہانکنا مرد اور لونڈی کو ناف سی لیکر گہٹنی کی نیچی تک اور لونڈی کو پیٹ اور پیٹھ
کا ڈہانکنا زیادہ ہی مرد سی اور آزاد عورت کو سارا بدن ڈہانکنا فرض ہی سوا منہ اور دونون ہاتہہ اور پاؤن کی
ہتیلی کی سوا **مسئلہ** جو اعضا کہ ڈہانکنا اُن کا فرض ہی خواہ مرد خواہ عورت کو چوتہائی حصہ اگر ان مین
سی کہل جای تو نماز فاسد ہوتی ہی اور جو بال عورت کی سر پر سی لٹکتی رہتی ہین وہ علاحدہ اعضا مین
شمار ہین اُن کی بہی چوتہائی کہلنی سی نماز ٹوٹ جاتی ہی **مسئلہ** کتاب نوازل مین لکہا ہے کہ عورت
کی آواز بہی ستر مین داخل ہی ابن ہمام نی کہا کہ اسی تقدیر پر اگر عورت قرآن آواز سی پڑہی گی تو نماز
اوسکی فاسد ہوگی **مسئلہ** جسکو ستر ڈہانکنی کی لئی کپڑا میسر نہو تو اوسکو بغیر کپڑی کی بہی نماز پڑہنی
جائز ہی **مسئلہ** اگر نمازی کو جہت کعبہ کی معلوم نہو تو جسطرف اوسکا دل گواہی دی اوسی طرف
سوچ کر نماز پڑہ لیوی اور بغیر سوچ کی اوسکی نماز درست نہوگی **مسئلہ** جو شخص قبلی کی طرف
منہ نہ کر سکی خواہ دشمن کی ڈر سی خواہ مرض کی سبب سے تو اوسکو درست ہی کہ جدہر اوسی طاقت
ہو اودہر نماز پڑہی **مسئلہ** نفل نماز شہر کی باہر سواری پر درست ہی سواری جسطرف جاوی اودہر
جاوی مضایقہ نہین **مسئلہ** چہٹی شرط نیت ان شرطون مین سی نیت کرنی نماز کی اور نفل اور سنت اور
تراویح کی لیی مطلق نیت درست ہی ف مثلاً دل مین یون قصد کرلی کہ نماز خدا کی واسطی ادا کرتا ہون
اور نام نفل سنت یا نفل کا تو بہی درست ہوگی اور فرض اور وتر کی واسطی تحریمہ کی وقت نیت کا
تعین کرنا اور سمجہنا چاہی مین کہ ظہر کی نماز پڑہتا ہون یا عصر کی یعنی فرض ہی اور مقتدی پر فرض ہے
اقتدا کی نیت کرنی امام کی پیچہی اور رکعتون کی شمار کی نیت فرض نہین ہی ف یہہ جو

فرض نماز سی خارج ہونی کسواسطی کہ طہارت بدن وغیرہ اور چیزین ہین اور نماز اور چیز ایک دوسری مین
داخل نہین ہان یہہ چیزین نماز کی شرط ہین کہ بدون ان کی نماز صحیح نہین ہوتی ہی اور جو چیز شرط
ہوتی ہی وہ باہر ہوتی ہی شرط سی **فصل دوسری** نماز کی ارکان کی بیان مین **ف** یعنی اون فرضون کے
بیان مین جو نماز مین داخل ہین سات فرض ہین اندر نماز کی ایک ان مین سی تحریمہ باندہنا اللہ اکبر
تحریمہ کی لیی پاکی بدن اور ستر عورت اور منہ طرف قبلی کی ہونا شرط ہی جسطرح باقی ارکان مین شرط ہی **ف**
باقی ارکان سی مراد قیام اور قرارت اور رکوع اور سجدہ اور قعدۂ اخیرہ اور دوسرا فرض
ان مین سی قعدہ اخیرہ کرنا فجر مین دو رکعت کی بعد اور ظہر اور عصر اور عشا مین چار چار کی
بعد اور مغرب اور وتر مین تین تین کی بعد اور نفل مین دو کی بعد اور تیسرا فرض نزدیک امام اعظم رح
کی نماز سی خارج ہونا کسی کام کی ساتہہ اس کی فرضیت امام اعظم کی سوا اورون کی نزدیک نہین اور چوتہا
فرض کہڑا ہونا ہر رکعت مین پانچوان فرض رکوع کرنا چہٹا فرض سجدہ کرنا ساتوان فرض
قرارت پڑہنی لاکن قرارت نزدیک امام شافعی اور احمد کی فرض اور نفل کی ہر رکعتون مین فرض
ہی اور نزدیک امام اعظم کی پانچون وقتون مین دو رکعت کی اندر فرض ہی اور وتر کی تینون رکعت
مین اور نفل کی ہر رکعت مین اور قومہ اور جلسہ اور قرار پکڑنا رکوع اور سجدی مین یہہ سب فرض
ہین نزدیک ابی یوسف کی اور اکثر علما کی نزدیک فرض نہین **ف** رکوع کی بعد سیدہے کہڑی
ہونی کا نام قومہ ہی اور دونو سجدی کی بیچ مین بیٹہنی کا نام جلسہ اور امام اعظم کی نزدیک قرارت
ایک آیت کی فرض ہی اور ابی یوسف اور محمد کی نزدیک تین آیت چہوٹی یا ایک آیت بڑی کہ
تین آیت کے برابر ہو اور نزدیک امام شافعی اور احمد کی سورۂ فاتحہ پڑہنی فرض ہی اور بسم اللہ بہی
اوسمین شامل ہی اس لیی کہ بسم اللہ فاتحہ کی آیتون مین سی ایک آیت ہی ان دونو کی نزدیک
اور سجدی مین پیشانی اور ناک رکہنی فرض ہی اور ضرورت مین ان دونو سی ایک پر اکتفا
کرنا بہی جائز ہی اور شافعی اور احمد کی نزدیک سجدی مین ماتہا اور ناک اور ہتیلی دونو ہاتہہ
کی اور دونو گہٹنی اور انگلیان دونون پاؤن کی رکہنی فرض ہی اور نماز کی ارکان مین ترتیب
نگاہ رکہنی فرض ہی **ف** یعنی جو رکن ہر رکعت مین مکرر نہین آتا ہی مثلا رکوع اس مین ترتیب
نگاہ رکہنی فرض ہی پس اگر کوئی شخص فراموشی سی پہلی رکوع مین گیا پہر جب یاد آیا رکوع

سی سیدھا ہو کر سورت پڑہی اب اوسپر فرض ہوا کہ پہر رکوع کرلی اور اگر رکوع نہ کیا تو نماز
اوسکی فاسد ہوئی کسواسطی کہ ترتیب فوت ہوئی رکن غیر مکرر مین اور اگر کسی نی ایک رکعت
مین ایک سجدہ کیا اور دوسرا سجدہ بہول گیا پہر دوسری رکعت مین اوس سجدہ کو قضا کیا اور
سجدہ سہو کرلیا تو اس صورت مین نماز فاسد نہوگی ف اس صورت مین وجہ فوت نہونی کی یہ ہی کہ
سجدہ رکن غیر مکرر مین سی نہین بلکہ رکن مکرر مین سی ہی کسواسطی کہ سجدہ ہر رکعت مین مکرر آتا ہی اور جو رکن مکرر
آتا ہی اوسمین ترتیب فرض نہین بلکہ واجب ہی اور واجب کی ترک ہونی سی نماز فاسد نہین ہوتی ہان سجدہ
سہو کا واجب ہوتا ہی پس ترتیب خلاف کرنی کی بعد جب سجدہ سہو کا وہ بجالایا اب اوسکی نماز کامل
ہوگئی اور اگر سجدہ سہو کا کرنا بہول گیا نماز جائز ہوجاویگی نقصان کی ساتہہ اور ابن ہمام نی حاکم کی
کتاب کافی سی نقل کی ہی کہ کسی شخص نی نماز شروع کی اور قرارت اور رکوع دونو کرلئی اور سجدہ
نکیا پہر کہڑی ہو کر قرارت پڑہی اور سجدہ کیا رکوع نکیا تو یہہ تمام ایک رکعت ہوئی ف ان دونو
صورت مین ایک رکعت ہونی کی وجہ یہہ ہی کہ پہلی صورت مین سجدہ ترک کیا اور دوسری صورت مین
رکوع پس پہلی صورت کا رکوع اور پچہلی صورت کا سجدہ ملکر ایک رکعت پوری ہوئی اور اسیطرح پر اگر
اول رکوع کیا پہر کہڑی ہو کر قرارت پڑہی اور رکوع اور سجدہ کئی تو بہی ایک رکعت ہوئی اور اسیطرح
پر اگر پہلا سجدہ کیا پہر کہڑی ہو کر قرارت پڑہی اور رکوع کیا اور سجدہ نکیا بعد اوسکی کہڑی ہو کر
قرارت پڑہی اور سجدہ کیا اور رکوع نکیا یہ سب ایک رکعت ہوئی اور اسیطرح پر اگر پہلی مین رکوع کیا اور
سجدہ نکیا اور دوسری مین بہی رکوع کیا اور سجدہ نکیا اور تیسری مین سجدہ کیا اور رکوع نکیا یہ سب ملکر ایک رکعت
ہوئی ف وجہ ان ساری صورتون کی قیاس کرلینا چاہیئی پہلی دو صورت کی وجہ مذکور پر اور
قعدہ اولی کرنا اور اوسمین اور آخری قعدہ مین التحیات پڑہنی فرض ہی نزدیک امام احمد کی
نہ ان کی غیر کی نزدیک مگر نزدیک امام اعظم کی یہہ دونو واجب ہین اور آخری قعدہ مین التحیات کی
بعد درود پڑہنی فرض ہی نزدیک امام شافعی اور احمد کی اور سلام پہیرنا فرض ہی نزدیک مالک
اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ کی نہ نزدیک امام اعظم کی بلکہ ان کی نزدیک واجب ہی اور رکوع اور
سجدہ مین سر جہکانی کی وقت اور ان دونو سی اوٹہانی کی وقت تکبیرین کہنی اور رکوع مین سبحان ربی العظیم
ایک مرتبہ کہنا اور سجدہ مین سبحان ربی الاعلی ایک بار کہنا اور رکوع سی سیدہا ہوتی وقت سمع

اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ تو کہنا اور دونون سجدون کی بیچ بیٹہکر رَبِّ اغْفِرْ لِی کہنا یہ ساری امور فرض ہین
امام احمد کی نزدیک اور انکی غیر کی نزدیک سنت لیکن اگر بہول سے یہ سارے امور یا ان مین سے کوئی امر ترک کریگا تو نماز فاسد ہوگی
امام احمد کی نزدیک ہے اور قرارت پڑہنے مقتدی پر فرض ہے نزدیک امام شافعی کی نہ انکی غیر کی نزدیک بلکہ نزدیک
امام اعظم کی سنت پر حرام مکروہ تحریمی ہے ف سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پاک ہی پروردگار میرا بڑا سُبْحَانَ رَبِّیَ
الْاَعْلٰی پاک ہی پروردگار میرا بلند سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ قبول کیا اللہ تعالی واسطی اوسکی جسنی تعریف کی اوسکی
رَبِّ اغْفِرْ لِی ای رب میری بخش مجکو **فصل چوتہی** نماز کی واجبون کی بیان مین امام اعظم کی
نزدیک پندرہ چیزین واجب ہین پہلی الحمد پڑہنی **دوسری** الحمد کی ساتہہ پوری سورت یا ایک
آیت بڑی یا تین آیت چہوٹی نفل اور وتر کی ہر رکعت مین اور فرض کی دو رکعت مین ملانی **تیسری** اگر
چار رکعت فرض ہو تو پہلی دو رکعت مین قرارت مقرر کرنی **چوتہی** قیام اور رکوع اور سجدے مین
ترتیب کے نظر رکہنی **ف** یعنی ہر فرض اور واجب کو اوسکی مقام پر ادا کرنا **پانچوین** رکوع
اور سجدے مین ایک تسبیح کی قدر قرار پکڑنا **چہٹی** سیدہا کہڑا ہونا رکوع کی بعد **ساتوین** سیدہا
بیٹہنا دونون سجدے کی بیچ فتاوی قاضی خان مین لکہا ہی کہ اگر نمازی رکوع سی سجدے مین گیا
بدون قومہ کرنی کی تو نماز اوسکی ابو حنیفہ اور محمد کی نزدیک جایز ہوگی پر سجدہ سہو کا اوسپر
واجب ہوگا **آٹہوین** قعدہ اولی **نوین** التحیات پڑہنی اوسمین **دسوین** پی درپی ارکان
ادا کرنی پس اگر ایک رکعت مین دو رکوع کئی یا تین سجدے کئی یا پہلی التحیات کی بعد درود پڑہا
اور تیسری رکعت کی قیام مین دیر لگی تو ان تینون صورتون مین سجدہ سہو لازم آویگا **ف** وجہ سجدہ
سہو لازم آنی کی یہہ ہی کہ پہلی صورت مین دوسری رکوع کی سبب سجدہ کرنی مین دیر لگی اور دوسری صورت مین
تیسری سجدے کی سبب کہڑی ہونی مین دیر لگی اور تیسری صورت مین درود پڑہنے کی باعث تیسری رکعت کے قیام
مین دیر لگی پس ان صورتون مین ارکان کی پی درپی ادا ہونے مین خلل واقع ہوا اسلئے سجدہ سہو لازم آیا
گیارہوین التحیات پڑہنی آخر قعدے مین **بارہوین** قرارت پکار کی پڑہنی امام کو دو رکعت مین فجر اور
مغرب اور عشا اور جمعہ اور دونون عید کی اور آہستہ پڑہنی ظہر اور عصر اور دن کی نفلون مین **تیرہوین**
باہر ہونا نماز سی لفظ سلام کہہ کر **چودہوین** دعا قنوت پڑہنی وتر مین **پندرہوین**
دونون عید کی نماز مین چہہ چہہ تکبیرین کہنی اور امام اعظم کی نزدیک فرض اور چیز ہی اور واجب

اور جس فرض ترک کرنی سی نماز باطل ہوتی ہی اور واجب ترک کرنی سی بہول کر سجدہ سہو واجب ہوتا ہی
پس اگر کسی نی بہول کر واجب ترک کیا پہر اوسنی سجدہ سہو کر لیا تو نماز درست ہوئی اور اگر
سجدہ سہو نہ کیا تو واجب ہی کہ نماز پہر پڑہی اور اگر واجب قصداً ترک کیا تو اس صورت میں
اعادہ نماز کا واجب ہی **ف** اور جو پہر کی نماز نہ پڑہی فرض ادا ہو گیا پر واجب کی ترک سی گناہ
سر پر رہا اور اماموں کی نزدیک فرض اور واجب ایک چیز ہی **ف** یعنی وہ لوگ ایسی فرض
کو فرض بہی کہتی ہیں اور واجب بہی پس جن چیزوں کو امام اعظم واجب کہتی ہیں اُن کی نزدیک
بعضی اون میں سی فرض ہی اور بعضی سنت مکروہ لوگ فرماتی ہیں کہ سجدہ سہو بعضی فرضوں کی ترک
سی بہی لازم آتا ہی اور بعضی سنت کی ترک سی بہی **ف** مراد ان فرضوں اور سنتوں سی وہ فرض
اور سنتیں ہیں کہ جنکو امام اعظم واجب کہتی ہیں اور وہ لوگ اُن میں سی بعض کو فرض ٹہراتی ہیں
اور بعض کو سنت واللہ اعلم بالصواب **فصل پانچوین** سجدہ سہو کی بیان میں **مسئلہ**
سجدہ سہو کا طریق یوں ہی کہ آخری قعدہ میں التحیات کی بعد داہنی طرف سلام پہیر کی دو
سجدی کری بعد اوسکی پہر التحیات اور درود اور دعا پڑہ کر دونو طرف سلام پہیری اور اگر سلام
پہیرنی کی قبل سجدہ سہو کر لیا تو بہی درست ہی اور اگر ایک نماز میں کئی واجب بہول کر
چہوڑ دی تو ایکبار سجدہ سہو کر لینا کفایت کرتا ہی اور اگر امام سجدہ سہو کری تو مسبوق کو
چاہیی کہ اوسمیں امام کی تابعداری بجا لاوی اگرچہ جسوقت امام نی سہو کیا تہا اسوقت وہ اوسمیں
شریک نہ تہا اور اگر مسبوق نی امام کی سلام پہیرنی کی بعد اپنی باقی نماز پڑہنی میں سہو کیا تو پہر
سجدہ کر لیوی **ف** مسبوق اوسکو کہتی ہیں کہ جسکی کچہہ نماز ہاتہہ سی گئی ہو یعنی امام جب ایک رکعت
یا دو رکعت پڑہ چکی تب وہ آکر مل جائی **مسئلہ** پانچوں وقت کی نمازوں میں جماعت
فرض ہی نزدیک امام احمد رح کی لیکن نماز منفرد کی بہی درست رکہتی ہیں اور داؤد رحمہ اللہ کی
نزدیک نماز منفرد کی اصلا درست نہیں اور شافعی رحمہ اللہ کی نزدیک جماعت فرض کفایہ ہی
ف یعنی محلی کی مسجد میں اگر بعضی لوگ جماعت قایم کر لیں تو اوروں کی ذمی سی جماعت کی فرضیت
ساقط ہو جاتی ہی نہ فرضیت فرض کی اور ابو حنیفہ اور مالک رحمہما اللہ کی نزدیک جماعت سنت موکدہ
قریب واجب کی اور اگر جماعت تمام ہو جانیکا احتمال ہو تو فجر کی سنت باوجود اسکی کہ سب سنتوں سی تاکید

اوسکی زیادہ ہی اوسکو بھی چھوڑ دیوی اور شہر کی لوگ اگر ترک جماعت کی عادت کرین تو ان سی لڑائی
جائی کرنی جب تک کہ جماعت قایم نکرین **مسئلہ** صرف عورتون کی جماعت ابو حنیفہ کی نزدیک
مکروہ ہی اور اماموں کی نزدیک درست ہی **مسئلہ** امامت کی لیئی سب سی بہتر وہ شخص ہی کہ جو
اچھی قرات جانتا ہو اور وہ ایسا ہو کہ نماز کی فرائض اور واجبات اور سنتین اور مکروہات اور
مفسدات اور مستحبات سی واقف ہو بعد قاری کی عالم بہتر ہی اور وہ عالم ایسا ہو کہ نماز صحیح
ہونی کی قدر قرآن پڑھ جانتا ہو اور اکثر علما کی نزدیک قاری سی عالم بہتر ہی ف یعنی نری قاری سی
البتہ عالم بہتر ہی اور جو قاری واقف ہو نماز کی احکام سی تو ویسا قاری بیشک اور بی شبہ نری عالم
سی بہتر ہی اور امامت فاسق کی مکروہ ہی پر اوسکی پیچھی نماز جائز ہوگی اور پڑہی ہوئی بالغ مرد کو لڑکی
اور عورت اور امی کی پیچھی اقتدا کرنا درست نہین اور فرض پڑہنی والی کی اقتدا نفل پڑہنی والی
کی پیچھی بھی درست نہین اور کسی امی نی ایک قاری اور ایک امی کی امامت کی تو نماز تینونکی
باطل ہوئی اور بیوضو کی پیچھی نماز درست نہین اور امام کی نماز فاسد ہونی سی مقتدی کی نماز بھی فاسد
ہوتی ہی اور کہڑی ہوئی والی کی نماز بیٹھنی والی کی پیچھی اور وضو کرنیوالی کی نماز تیمم کرنی والی کی پیچھی
درست ہی اور رکوع اور سجدہ کرنی والی کی نماز اشارہ سی پڑہنی والی کی پیچھی درست نہین **مسئلہ**
اگر ایک مقتدی ہو تو امام کی برابر داہنی طرف کہڑا ہو جائی اور اگر دو مقتدی یا زیادہ دو سی ہین تو امام
کی پیچھی کہڑی ہو دین اور اگر کسی نی صف کی پیچھی اکیلی نماز پڑہی تو نماز اوسکی مکروہ ہوگی اور نزدیک
احمد کی نماز اوسکی درست نہوگی اور اگر مقتدی امام سی آگی بڑہ جائیگا تو نماز اوسکی باطل ہوگی اور ابن ماجہ
نی انس رضی اللہ عنہ سی روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ نماز مرد کی اپنی گہر مین
پڑہنی سی ثواب ایک نماز کا رکہتی ہی اور نماز مرد کی محلی کی مسجد مین ثواب پچیس نماز کا اور نماز مرد کی جمعہ
مسجد مین ثواب پانسو نماز کا اور نماز مرد کی میری مسجد مین یعنی مدینہ کی مسجد مین ثواب پچاس ہزار نماز کا اور
نماز مرد کی خانہ کعبی مین ثواب لاکہہ نماز کا رکہتی ہی **فصل چہٹی** سنت کی طریق پر نماز پڑہنی کی بیان مین
طریق سنت کا وہ ہی کہ فرضون مین اذان اور تکبیر کہی جای اور نزدیک حی علی الصلوۃ کی امام کہڑا ہووی
اور نزدیک قد قامت کی تکبیر تحریمہ کی کرکی نیت کری اور دونو ہاتہہ کان کی لو لک تک اوٹہاوی اور
مقتدی امام کی تکبیر کی بعد تکبیر کہی اور داہنا ہاتہہ بائین ہاتہہ پر ناف کی نیچی رکہی نزدیک ابی حنیفہ کی

اور عورت دونوں ہاتھ کندھی تک اٹھا کر سینہ پر داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھی بعد اوسکی امام اور مقتدی اور
اکیلا پڑھنی والا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھے
یعنی پاک ہی تو یا اللہ و پاکی بیان کرتا ہوں ساتھ تعریف تیری کی و بابرکت ہی نام تیرا اور بلند
بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیری بعد اوسکی امام اور اکیلا نمازی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھے یعنی پناہ مانگتا ہوں مین ساتھ اللہ کی شیطان راندی ہوئی سے
شروع کرتا ہوں مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالی مہربان کی اور مسبوق کو جسقدر امام کی ساتھ نماز
نہین ملی اوسکی ادا کرنی کی شروع مین اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنی چاہئی نہ مقتدی کو ف یعنی مقتدی
امام کی پیچھی اعوذ باللہ اور بسم اللہ نہ پڑھی اسواسطی کہ اعوذ باللہ و بسم اللہ تابع قرارت کی ہین اور قرارت
پڑھنی مقتدی کو نہین ہی بلکہ فقط امام کو ہی اور مسبوق کو قرارت پڑھنی ہوتی ہی اسقدر مین کہ امام
کی ساتھ اوسکو نہین ملی بعد اوسکی امام اور اکیلا نمازی الحمد پڑھی پھر امام اور مقتدی اور اکیلا نمازی
آمین کہی آہستہ پس امام اور اکیلا پڑھنی والا سورہ ملاوین اور سنت وہ ہی کہ مقیم ہونی کی حالت مین فجر اور
ظہر کی نماز مین طوال المفصل پڑھی یعنی سورہ حجرات سی سورہ بروج تک اور عصر اور عشا مین اوساط مفصل
پڑھی بروج سی لم یکن تک اور مغرب مین قصار مفصل لم یکن سی آخر قرآن تک ف سورہ حجرات سے بروج
تک کی سورتونکو طوال المفصل کہتی ہین اور بروج سے لم یکن تک کی سورتونکو اوساط مفصل اور لم یکن سی آخر
قرآن تک کی سورتونکو قصار مفصل لاکن ہمیشہ ان سورتوں پر لازم پکڑنا سنت نہین کہ کبھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فجر
کی نماز مین قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑہی اور کبہی مغرب کی نماز مین
سورہ طور اور سورہ نجم اور سورہ والمرسلات پڑہی اور اگر سب مقتدی بیکار ہووین اور
لمبی قرارت کی خواہش رکھتی ہوں تو امام کو جایز ہے کہ قرارت دراز پڑہی ابوبکر رضی اللہ عنہ نی فجر کی ایک رکعت
مین سورہ بقر پڑہی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی مغرب کے دو رکعت مین سورہ اعراف پڑہا اور عثمان رضی اللہ
عنہ نے فجر کی نماز مین اکثر سورہ یوسف پڑہتے تھی لاکن امام کو مقتدیونکی احوال پر نظر رکھنی ضروری ہی معاذ بن
جبل رضی اللہ عنہ نی ایکبار عشا کی نماز مین سورہ بقر پڑہی ایک مقتدی نی پیغمبر علیہ السلام کی دربار مین
شکایت کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای معاذ مگر تو فتنہ اور بلا اور گناہ مین ڈالتا ہی ف یعنی قرارت
اسقدر دراز پڑہتا ہو کہ لوگ نماز چھوڑ بیٹھتے ہین اور گناہ کار ہوتے ہین مثل سبح اسم اور والشمس اور واللیل مانند پڑہا کر غرض یہ ہے

کہ مقتدیون کی احوال پر نظر کرنی بہت ہی ضرور ہی آور جمعہ کی دن صبح کی نماز مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نی سورۂ الم تنزیل سجدہ اور سورۂ دہر پڑہا اور مقتدی چپ ہوکر امام کی قرارت کی طرف متوجہ رہی آور نفل نمازون
مین رغبت اور خوف کی آیات مین دعا مانگنی اور معاف چاہنا اور دوزخ سی پناہ مانگنا اور بہشت
کا سوال کرنا سنت ہی جب قرارت سی فراغت ہو تو اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع مین جاوی اور رکوع مین جانی کی
اور رکوع سی سر اوٹہانی کی وقت دونو ہاتہہ اوٹہانا نزدیک ابوحنیفہ کی سنت نہین لیکن اکثر فقہا اور محدثین
اوسکو سنت ثابت کرتی ہین اور رکوع مین دونو گہٹنی کو دونو ہاتہہ سی مضبوط پکڑی اور انگلیون کو کہلی رکہی
اور سر اور پیٹہ کو چوتڑ کی ساتہہ برابر کری اور جسقدر قرارت مین دیر کی اوسکی مناسب رکوع
مین بہی دیر کری اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم تین یا پانچ یا سات بار کہی یعنی رعایت طاق
کی رکہی اور ادنی مرتبہ تین بار ہی اور مقتدی امام کی بعد رکوع اور سجدی مین جاوی اور مقتدی
کو امام کی آگی رکوع اور سجدی مین جانا حرام ہی پہلی امام سر اوٹہاوی بعد اوسکی مقتدی اور
سر اوٹہاتی وقت نزدیک امام اعظم کی امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہی اور مقتدی رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد
اور اکیلا پڑہنی والا دونو کہی آور نزدیک امام ابی یوسف اور امام محمد کی امام بہی دونو کہی بعد
اوسکی تکبیر کہتی ہوی سب سجدی مین جاوین پہلی دونو گہٹنی رکہین بعد اوسکی دونو ہاتہہ پہر
ناک اور ماتہا دونو ہاتہہ کی بیچ مین رکہین اور انگلیان دونو ہاتہہ کی ملا کر قبلی کی طرف رکہین
اور بازو کو بغل سی اور پیٹ کو ران سے اور پنڈلی اور پاہونکو زمین سی دور رکہین
اور عورتین ان سب کو ملا رکہین قیام اور رکوع کی مناسب سجدی مین دیر کری اور سُبْحَانَ رَبِّیَ
الْاَعْلٰی تین یا پانچ یا سات بار پڑہی اور بہتر یہہ ہی کہ تین بار پڑہی آہستہ اور اطمینان کی ساتہہ
بعد اوسکی اللہ اکبر کہکر سر اوٹہاوی اور قرار کی ساتہہ بیٹہکر دعا پڑہی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ
وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور راہ دکہا مجکو
اور روزی دی مجکو اور بلند کر رتبہ میرا اور غنی کر مجکو روایت کی اسکو ترمذی نی ابن عباس
رضی اللہ عنہما سی بعد اوسکی اللہ اکبر کہکر پہر سجدہ کری مانند پہلی کی اور اسی طرح سُبْحَانَ رَبِّیَ
الْاَعْلٰی کہی پیچہی تکبیر کہتا ہوا اٹہی اول منہ بعد اوسکی دونو ہاتہہ اوسکی بعد دونو گہٹنی اٹہا کر کہڑا
ہوی اور دوسری رکعت پہلی کی طرح پڑہی لاکن اس مین ثنا اور اعوذ نہ پڑہی اور جب

دوسری رکعت تمام کری تب بائیان پاؤن بچھاوی اور اوسپر بیٹھی اور دہنا کھڑا رکھی اور انگلیان
دونون پاؤن کی قبلہ کی طرف رکھی اور دونون ہاتھہ کو دونون زانون پر رکھی اور داہنا ہاتھ
کی خنصر اور بنصر کو بند کری اور بیچ کی اونگلی اور ابہام کو ملا کر حلقہ کری اور شہادت کی انگلی کہلی
رکہی اور التحیات پڑہی اور اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
پڑہنی کیوقت اشارہ کری اشارہ کرنا چارون امام کی روایتون سی ثابت ہے لاکن مشہور مذہب امام اعظم کا
وہی کہ اشارہ نکری ف مختار یہ ہے کہ اشارہ کری اس لیے کہ بہت فقہا اور محدثون سی ثابت ہوا اور انگلیان
دونون ہاتھ کی کعبہ کیطرف متوجہ رکھے اور پہلی قعدہ مین تشہد سی زیادہ نہ پڑہی اور جب تشہد کی اللہ اکبر کہتا
ہوا تیسری رکعت کے لیے آٹھی اور اوس اوٹھنی مین دونون ہاتھہ اوٹھانا بہت عالم کی نزدیک
سنت ہے نزدیک ابو حنیفہ اور شافعی کی اور تیسری اور چوتھی رکعت مین فقط الحمد بسم اللہ
سمیت پڑہی آہستہ جب چارون رکعت سی فارغ ہو تب قعدہ اخیر کری جس طرح پر قعدہ
اولی کیا تھا اور اوس مین بعد تشہد کی درود پڑہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ یا اللہ رحمت خاص بہیج حضرت محمد پر اور اوپر تابعدارون حضرت محمد کی
جیسی کہ رحمت بہیجی تو نی اوپر ابراہیم اور اوپر تابعدارون ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا
بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار اوپر محمد کے اور اوپر تابعدارون محمد کے جیسی کہ برکت اتاری تو نے اوپر ابراہیم
اور اوپر تابعدارون ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے بعد درود کے جو دعا مشابہ ساتہہ الفاظ
قرآن کی ہو وہ پڑہے اور جو دعائین حدیث سے نقل کی گئین وہ بہتر ہین خصوصا یہ دعا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ یا اللہ
تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیرے دوزخ کی عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ
تیری عذاب قبر سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری کانی دجال کی فتنی سی اور پناہ مانگتا ہون
ساتہہ تیری زندگانی اور موت کی فتنی سی یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیرے گناہ اور قرض سے

اور عورت دونون جلسی مین بائین چوتڑ پر بیٹھی اور دونون پاؤن داہنی طرف سی نکال
دیوی اور جب دعا پڑھ چکی تب سلام پھیری دونون طرف اکیلا نمازی نیت فرشتون کی کری
ف یعنی دل مین قصد کری کہ مین فرشتون پر سلام علیک کرتا ہون اور امام نیت مقتدیون
اور فرشتون کی کری اور مقتدی نیت امام اور قوم اور فرشتون کی اور چاہیی کہ نماز حضور دل اور
تواضع کی ساتھہ پڑہی اور سجدی کی جگہہ نظر رکھی اور بعد سلام کی آیۃ الکرسی ایک بار اور سبحان اللہ
تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار اور کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک بار پڑہی نہین معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی
شریک اوسکا اوسکی لیی بادشاہت ہی اور اوسکی لیی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی

فصل ساتوین نماز کی حدث کی بیانمین اگر نماز مین حدث لاحق ہووی تو وضو کری اور
اوسی پر نماز بنا کری **ف** یعنی وضو اگر آپ سی ٹوٹ جای تو وضو کری اور اوسی نماز کو پوری کری
جس مقام مین حدث ہوا اوسی مقام سی پڑہی اور اگر نمازی اکیلا ہو تو اوسکو پھر شروع سی
نماز پڑہنی بہتر ہی اور اگر امام ہو تو خلیفہ کری بعد اوسکی وضو کر کی مقتدیون مین داخل ہو جائے
اور اگر مقتدی ہو تو وضو کر کی پھر اوس مکان مین آوی جہان سی گیا تہا اور اس عرصے
مین جو کچھہ امام پڑہ چکا ہو اول اوسکو ادا کری بغیر قرارت کی پھر امام کی ساتھہ شریک ہو جائے
اور اگر امام نماز سی فارغ ہو تو مقتدی مختار ہی اگر چاہی پہلی مکان مین پھر آوی اور اگر چاہی
جس مکان مین وضو کیا اوسی مکان مین نماز پوری کری اور اگر قصداً حدث کریگا تو نماز
فاسد ہوگی بنا کرنی درست نہوگی اور اگر نماز مین باولا ہوا یا احتلام ہوا یا کہل کہلا کی ہنسا
یا نجاست منع کرنی والی نماز کی اوس پر پڑی یا کوئی زخم لہو بہی والا اوسکو پہنچا یا وضو ٹوٹنی
کی گمان پر مسجد سی نکل آیا پیچھی اوسکی ظاہر ہوا کہ وضو نہین ٹوٹا تہا یا مسجد کی سوا کسی اور جگہہ
مین نماز پڑہتا تہا اوس جگہہ وضو ٹوٹنی کی گمان سی صف سی الگ ہوا بعد اوسکی معلوم ہوا
کہ حدث نہین ہوا تہا ان صورتون مین نماز فاسد ہوگی بنا جایز نہوگی اور اگر مسجد یا صف سے
باہر نہین ہوا تو بنا کرلی اور اگر قعدہ اخیر مین التحیات کی بعد حدث لاحق ہوا تو وضو کر لیوی
اور سلام پھیری اور اگر التحیات کی بعد قصداً حدث کیا تو نزدیک امام اعظم کی نماز اوسکی

تمام ہوئی **ف** وجہ تمام ہونیکی یہ ہی کہ نمازی کو کوئی فعل کی ساتھہ نماز سی نکلنا فرض ہی نزدیک
امام اعظم کی پس قصداً حدث کرنا بعد تشہد کی یہ بہی ایک فعل ہی اور اگر التحیات کی بعد تیمم کرنیوالا پانی پر
قادر ہوا یا امی نی کوئی سورت سیکہی یا ننگا کپڑی پر قادر ہوا یا اشاری سی پڑہنی والا رکوع اور سجدے
پر قادر ہوا یا مدت مسح موزی کی تمام ہوئی یا موزہ تہوڑی عمل کی ساتھہ پاؤن سی نکالا یا صاحب
ترتیب کو قضا یاد آئی **ف** آگی کی فصل مین ذکر صاحب ترتیب کا آتا ہی یا قاری نی امی کو خلیفہ
پکڑا یا فجر کی نماز مین آفتاب نکل آیا یا جمعہ کی نماز مین التحیات کی بعد عصر کا وقت داخل ہوا یا
صاحب عذر کو مثل سلسل البول وغیرہ والی کو عذر جاتا رہا یا زخم اچہا ہو کر اوسکی پٹی گر پڑی ان
صورتون مین نزدیک امام اعظم کی نماز باطل ہوئی اس سبب سے کہ مصلی کا باہر ہونا نماز سی فعل
کی ساتھہ فرض تہا اور وہ فعل پایا نہین گیا ان صورتون مین کیونکہ یہ امور مذکورہ اوسکی اختیار کی
نہین پس اگر کوئی امر انہین مین سی التحیات کے بعد حادث ہو جائی تو گویا کہ بیچ نماز مین ہوا اسلیے
نماز اوسکی باطل ہوئی اور نزدیک صاحبین کی باطل نہین ہوئی **ف** اس باعث سے کہ ان کی نزدیک
نماز سی فعل اختیاری کی ساتھہ باہر ہونا فرض نہین ہی پس التحیات کی بعد اگر کوئی امر انہین
مین سی حادث ہو جائیگا تو نماز سی خارج ہونا ثابت ہوگا **مسئلہ** اگر امام کو حدث ہوا اور مسبوق
کو خلیفہ کیا تو مسبوق نماز امام کی پوری کرے پہر مدرک کو خلیفہ کری تا مدرک قوم کی ساتھہ سلام پہیرے
مسبوق بعد اوسکی کہڑا ہو کر اپنی نماز تمام کری **ف** مدرک اوسکو کہتی ہین کہ جسنی تمام نماز امام
کی ساتھہ پڑہی **مسئلہ** اگر رکوع یا سجدہ مین حدث لاحق ہو وضو کی بعد جب بنا کریگا تب اوس
رکوع اور سجدہ کو پہر ادا کری اور اگر رکوع اور سجدہ مین یاد آیا کہ پہلی رکعت مین سے ایک سجدہ یا سجدہ
تلاوت کا فوت ہوا تہا تو اوس سجدہ کو قضا کری لاکن دوہرانا اوس سجدہ کا مستحب ہے واجب
نہین اور اگر امام کو حدث ہوا اور مقتدی ایک مرد ہی تو وہ مرد خلیفہ ہوگا بدون تعین کرنیکی اور
اگر مقتدی ایک عورت ہے تو نماز دونون کی فاسد ہوگی اور اگر مقتدی ایک لڑکا ہی تو اوس
صورت مین بہی یہی حکم ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ نماز امام کی فاسد نہوگی اگر عورت یا لڑکیکو
خلیفہ نکیا ہو **مسئلہ** اگر امام قرأت سے بند ہو جائی تو اوسکو خلیفہ کرنا درست ہے اگرچہ قدر نماز جایز ہونیکی پڑہ چکا
ہو **مسئلہ** اگر کوئی شخص امام کو نماز مین پاوی تو جس رکن مین پایا اوس رکن مین داخل ہو جاے اگر رکوع مین پایا

تو رکعت ملی اور اگر رکوع مین نہ پایا تو رکعت نہ ملی پس جسوقت امام اپنی نماز سی فراغت کری تو
اوسوقت مسبوق جسقدر نماز اوسکی فوت ہوئی ہے اوسکو پڑھ لیوی اور مسبوق کی نماز قراءت کے حق مین اول
نماز کا حکم رکھتی ہی اور بیٹھنی کی حق مین آخر نماز کا حکم **ف** یعنی مثلاً اگر ایک رکعت فجر کی یا دو رکعت
مغرب کی یا تین رکعت عشا کی امام کی ساتہہ ملی تو امام کی سلام پھیرنیکی بعد کھڑا ہو کر ثنا اور اعوذ
باللہ پڑہے جسطرح اول نماز مین پڑہتی ہین بعد اوسکی الحمد اور سورۃ کی ساتہہ ایک رکعت پڑہ کر قعدہ
اخیرہ کر کی سلام پھیری اور اگر مثلاً ایک رکعت مغرب کی ملی تو دوسرے رکعت مین ثنا اور اعوذ باللہ
کی بعد الحمد سورۃ سمیت پڑہ کر قعدہ اولی کری پھر کھڑا ہو کر ایک رکعت اور الحمد سورۃ سمیت پڑہ کے
قعدہ اخیرہ کری اور سلام پھیری **مسئلہ** مسبوق کی پیچھی نماز پڑہنی درست نہین نزدیک ابو حنیفہ کی اور
شافعی اوسکو جائز رکھتی ہین **ف** یعنی امام کی سلام پھیرنیکی بعد مسبوق جب اپنی فوتی نماز کو قضا پڑہتا
ہو تو اوسوقت اگر کسی نے اوسکی پیچھی اقتدا کیا تو اوس مقتدی کی نماز درست نہوگی نزدیک ابو حنیفہ
رحمہ اللہ کے اور نزدیک شافعی رحمہ اللہ کے جائز ہوگی **مسئلہ** اگر نمازی دو رکعت کی بعد بہولکر تیسری
رکعت کی لیئی اوٹہا اور قعدہ اولی نہ کیا تو جب تک بیٹہنی کی قریب ہے تو بیٹہ جاوی اس صورت مین
سجدہ سہو واجب نہوگا اور اگر کھڑی ہونے کے قریب ہو گیا تو کھڑا ہو جاوی نہ بیٹھی اگر بیٹھیگا تو نماز فاسد ہوگی اور
بعض کی نزدیک فاسد نہین ہوتی ہی پر سجدہ سہو کرنا ہوگا اور اگر چار رکعت کی بعد کھڑا ہو گیا تو
جب تک پانچوین رکعت کیواسطی سجدہ نہین کیا تو بیٹہ جاوی اور قعدہ اخیر کر کی سلام پھیری اور
سجدہ سہو کری اور اگر پانچوین رکعت کی لیئی سجدہ کیا تو نماز اوسکی باطل ہوئی اب اگر
چاہی چھٹی رکعت پڑہ کر سلام پھیری اور سجدہ سہو کری اور چاہی چھٹی رکعت نہ پڑہی اوس جگہہ
قعدہ اخیرہ کری اور سلام پھیری اس صورت مین چار رکعت نفل ہوگئے اور ایک رکعت باطل ہوگی

فصل اٹھوین وقتیہ نماز کی قضا پڑہنی کی بیان مین اگر نماز کا وقت فوت ہو جاوی تو قضا
پڑہی اذان اور تکبیر کی ساتہہ مانند ادا کی پس اگر قضا جماعت کی ساتہہ پڑہی جاوی تو مغرب
اور عشا اور فجر کی نماز مین قراءت پکار کی پڑہنی واجب ہے اور اگر اکیلا پڑہتا ہو تو آہستہ پڑہے **مسئلہ** قضا
اور وقتیہ نماز مین ترتیب فرض ہی اور فرض اور وتر مین بہی نزدیک امام اعظم کی پس باوجود قضا یاد ہونیکی اگر نماز وقتیہ
پڑہیگا تو نماز وقتیہ فاسد ہوگی پھر اگر فائتہ کی نماز پڑہ لی دوسرے وقتیہ کی ادا کرنیکی آگی تو پہلی وقتیہ کے

فرضیت باطل ہو گئی اور اگر فایتہ کی قضا پڑہنی کی آگی پانچ نماز وقتیہ ادا کی تو یہہ سب وقتیہ صحیح
ہوئین نزدیک امام اعظم کی نہ نزدیک صاحبین کی **ف** تفصیل اس اجمال کی یون ہی کہ جو
شخص صاحب ترتیب ہووی اوسکو قضا اور وقتیہ مین نماز ترتیب کی ساتہہ پڑہنی فرض
ہی صاحب ترتیب اوسکو کہتی ہین کہ جس شخص کی نماز چہہ سی کم قضا ہو خواہ ایک ہو خواہ دو
خواہ تین خواہ چار خواہ پانچ اور جو پوری چہہ ہوئین تو وہ صاحب ترتیب نرہا پس جب تک
صاحب ترتیب ہی تب تک اوسپر فرض ہی کہ اول قضا نماز پڑہ لیوی اوسکی بعد وقتیہ پڑہے
اور اگر قضا یاد رکہہ کی وقتیہ پڑہیگا تو وقتیہ فاسد ہو گی مثلاً ایک نماز فوت ہوی اوسی اوسکو
یاد رکہہ کر ایک وقتیہ پڑہی تو یہہ وقتیہ فاسد ہو گئی لاکن فساد اسکا موقوفی ہی یعنی اگر اس وقتیہ
کی پیچہی ایک نحت اور پانچ وقتیہ پڑہتا گیا اور اوس فوتی کو انکی بیچ مین نپڑہی تو
یہہ سب وقتیہ صحیح ہوئین اور فساد وقتیہ اولی کا بہی اوٹہہ گیا اور اگر اوس نی ایسا نکیا بلکہ فوتی
کو یاد رکہہ کر ایک وقتیہ پڑہی پہر دوسری وقت مین وقتیہ سی پہلی اوس فوتی کو پڑہی تو
اسصورتمین پہلی وقتیہ کی فرضیت باطل ہوی یعنی فرض نرہی نفل ہو گئی **مسئلہ** اگر عشا بہول
کر بی وضو پڑہ لی اور سنت اور وتر کو وضو کی ساتہہ پڑہی تو عشا کی ساتہہ سنت پہر پڑہی
اور وتر نپڑہی نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک صاحبین کی وتر بہی پڑہی **مسئلہ** ترتیب
ساقط ہوتی ہی تین چیز کی سبب ایک تو وقتیہ نماز کی وقت تنگ ہونی کی سبب دوسرے
بہولنی کی سبب تیسری جس وقت اوسکی ذمہ چہہ یا زیادہ چہہ سی نماز فایتہ ہوئین خواہ نئے
ہوئین خواہ پرانی اوسکی سبب **ف** مثلاً کسی نی چہہ نمازین قضا کین اب ساتوین نماز
ان چہہ کی یاد رکہی پر اوسنی پڑہ لی تو بہی درست ہی پس جسوقت فوتی نمازین ادا کریگا
تو ترتیب پہر عود کریگی اور اگر چہہ یا زیادہ چہہ سی فوت ہوئین اور کئی نمازین ان مین سے
قضا پڑہی یہان تک کہ کم چہہ سی باقی رہین تو نزدیک بعض کی اس صورتمین ترتیب رجوع
کریگی اور فتوی اوس قول پر ہی کہ ترتیب رجوع نکریگی جب تک تمام ادا نہوگی **فصل**
شروع مین نماز فساد کرنی والی اور مکروہ کرنی والی چیزون کی بیان مین کلام اگرچہ بہول کر
ہو یا نیند مین نماز فاسد کرتا ہی اور اسی طرح سوال کرنا اوس چیز کا کہ جو چیز اوسنے دیکہی ہو

بہی مانگنا ہو سکی **ف** مثلاً کہنا یا اللہ فلانی عورت کی ساتہہ میرا نکاح کر دی اور نالہ کرنا اور
درد سی آہ اور پریشانی سی اف کہنا اور ساتہہ آواز کی رونا درد یا مصیبت سی نہ بہشت اور
دوزخکی ذکر سی **ف** یعنی بہشت اور دوزخکا ذکر سنکر رونی سی نماز فاسد نہین ہوتی ہی
اور کہنکارنا بی عذر اور چہینک نی والی کو یرحمک اللہ کہنا اور خوش خبری کا جواب الحمد للہ کی
ساتہہ دینا اور بری خبر کا جواب انا للہ وانا الیہ راجعون کی ساتہہ اور خبر تعجب کا جواب
سبحان اللہ یا لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی ساتہہ دینا یہہ امور نماز کو فاسد کرتی ہین اور اگر
اپنی امام کے سوا اور کو بتا دی تو نماز فاسد ہوتی ہی اور اپنی امام کو بتانی سی فاسد
نہین ہوتی ہی اور سلام کرنا قصداً اور جواب دینا سلام کا خواہ قصداً ہو خواہ سہواً یہہ دونون
نماز کو فاسد کرتی ہین نہ سلام سہواً اور قرآن دیکہہ کر پڑہنا اور کہانا اور پینا اور عمل کثیر یہہ سب
نماز کو فاسد کرتی ہین اور عمل کثیر وہ ہی کہ اوس کام مین دونون ہاتہہ لگانی کی حاجت ہو
اور نزدیک بعض کی عمل کثیر وہ ہی کہ اوس کام کی کرنی والی کو دیکہنی والا جانی کہ یہہ شخص نماز مین
نہین اور بعض نی کہا کہ جس کام کو نمازی آپ کثیر سمجہی وہ عمل کثیر ہی اور اگر نجاست پہ سجدہ کیا
تو نماز فاسد ہوگی اور اگر ایک شخص نماز پڑہ رہا تہا اوسکی تمام ہونی کی قبل دوسری نماز شروع کی
نئی تحریمہ سی تو پہلی نماز باطل ہوگی اور اگر اوس پہلی نماز کو پہر نئی تحریمہ کی ساتہہ شروع کی تو باطل
نہوگی اور جو کہانا کہ دانت مین لگا تہا اگر اوسکو زبان سی نکال کر کہا لیا پس اگر وہ چنی سی
کم ہی تو نماز فاسد نہوگی اور اگر چنی کی برابر ہی تو فاسد ہوگی اور اگر کسی مکتوب پر نظر کی اور معنی
اوسکی دریافت کئی تو نماز فاسد نہوگی اور اگر زمین یا دوکان پر نماز پڑہتا ہی اور اوسکی سامنی سی
کوئی چلا گیا تو نماز فاسد نہوگی اگرچہ جانی والا عورت ہو یا گدہا یا کتا لیکن اگر عقلمند چلا گیا
تو جانی والا گناہ گار ہوگا مگر جس وقت کہ دوکان بلند ہو اس طور پہ کہ جانی والی کا سر نمازی
کی پاؤن کی برابر نہو تو گناہ گار نہوگا اور سنت وہ ہی کہ نمازی میدان یا سر راہ مین ایک
لکڑی کہڑی کری ایک ہاتہہ کی لنبی اور ایک انگلی برابر موٹی اور اپنی قریب داہنی یا بائین
ابرو کی برابر کہڑی کری اور سترہ سامنی رکہہ دینا یا زمین پر خط کہینچنا فایدہ نہین رکہتا ہی اور امام
کا سترہ قوم کو کفایت کرتا ہی اور اگر سترہ نہو تو نمازی گذرنی والی کو اشاری سی یا تسبیح کہہ کر

کہ زمین سی دفع کری نہ دونون سی **ف** یعنی یون نکری کہ اشارہ بھی کری اور تسبیح بھی کہے
مسئلہ اگر وہ تہ والی کپڑی پر نماز پڑہی اور اوسکی استر کی تہ نجس تہی اس صورتمین اگر وہ دونون
سی ہوئی نہین ہین تو نماز صحیح ہوگی اور اگر سی ہوئی ہین تو صحیح نہوگی اور اگر بچہی ہوئی کپڑی پر نماز
پڑہی اور ایک طرف اوسکا نجس ہے تو نماز جایز ہوگی پاک کی جانب ہلانی سی ناپاک کی جانب
ہلی یا نہ ہلی اور اگر کپڑا لنبا ہی کہ ایک طرف اوسکا پہن کر نماز پڑہتا ہی اور دوسری طرف نجس ہی اور وہ زمین
پر پڑا ہی اس صورتمین اگر مصلی کی ہلنی سی نجس کی جانب ہلتا ہی تو نماز درست نہوگی اور اگر
نہین ہلتا ہی تو درست ہوگی **مسئلہ** مکروہ ہی کپڑی یا بدن کی ساتہہ نماز مین کہیلنا اگر یہہ عمل
قلیل ہی اور اگر کثیر ہی تو نماز کو فاسد کریگا اور مکروہ ہی کنکریان سجدی کی جگہہ سی ہٹانا مگر جس
صورتمین کہ سجدہ کرنا ممکن نہو تو ایک بار یا دو بار ہٹا دی **ف** اگر تین بار ہٹاویگا تو نماز
فاسد ہوگی اور مکروہ ہی انگلیون کو مل کر اور کہینچکر چٹخانا اور ہاتہہ کمر پر رکہنا اور داہنی یا بائین
طرف منہہ لانا بدون سینہ پہیرنی کعبی کی طرف سی اور اگر سینہ پہر جائیگا تو نماز فاسد ہوگی اور
مکروہ ہی اقعا یعنی دونو زانو کہڑا کر کی اور دونو ہاتہہ زمین مین رکہہ کی چوتڑ پر کتی کی بیٹہک
بیٹہنا اور مردون کو ہاتہون کو سجدی مین زمین پر بچہانا اور سلام کا جواب ہاتہہ سی دینا اگر
فرض مین بی عذر چار زانو بیٹہنا اور کپڑی کو مٹی لگنی کی احتیاط سی سمیٹنا اور سدل
ثوب یعنی کپڑی کو سر اور کندہی پر ڈال کر دونو کنارے کو بدون ملانی کی لٹکا دینا اور جمہائی
لینی چاہیئی کہ جمہائی کو دفع کری اور کہانسی کو جہان تک ہوسکی دفع کری اور انگڑانا یعنی
بدن کو سستی دفع کرنی کی لیئی کہینچنا اور آنکہین بند رکہنی بلکہ چاہئی کہ نظر سجدی کی جگہہ پر رکہی
اور سر کی بالون کو سر پر لپیٹ کی گرہ دیکر نماز پڑہنی بلکہ سنت یہہ ہی کہ اگر سر پر بال ہوویں تو
بالونکو چہوڑ دیوی تا کہ بال بہی سجدہ کرین اور نماز ننگی سر پڑہنی مگر عاجزی اور انکساری کی لیئی مضایقہ نہین
اور آیتون اور تسبیحون کو ہاتہہ سی شمار کرنا لیکن نزدیک صاحبین کی یہہ مکروہ نہین ہے اور امام
اکیلا مسجد کی طاق مین ہو اور سارے لوگ باہر ہوویں یا امام تنہا اونچی پر ہو اور سارے لوگ نیچی اور
صف کی پیچہی اکیلا کہڑا ہونا ساتہہ اوسکی کہ صف مین جگہہ ہی اور اگر صف مین جگہہ نہو تو ایک آدمی کو
صف سے کہینچ کر اپنی ساتہہ صف کر لیوی اور پہننا اوس کپڑی کا کہ جسمین تصویر آدمی یا جانور کی

ہووی یا تصویر سر پر یا سامنے کی یا داہنی یا بائین ہاتھ کیطرف ہو اور اگر پچھی قدم تلی یا پیچھی ہووی تو
مضایقہ نہین اور تصویر درخت اور اوسکی مانند کی اور اسطرح تصویر سر کٹی ہووی کا مضایقہ نہین اور نماز کا شمار
اور تسبیحوں کا نماز مین کرنا مکروہ نہین اور مکروہ نہین ہی کہ امام مسجد مین کہڑا ہووی اور سجدہ مسجد کی طاق مین کری اگر کوئی مرد نہ بیٹھا
ہو نماز پڑہتا ہووی اوس مرد بیٹھی کیطرف کہ بات کرر ہا ہی اور کلام اللہ کیطرف یا تلوار ہولی ہو یا شمع یا چراغ کیطرف **فصل**
دسوین بیمار کی نماز کی بیان مین اگر بیمار کہڑا ہونیکی طاقت نہ رکہتا ہو یا مرض بڑہنی کا خوف ہو تو نماز بیٹھ کر پڑہی
اور رکوع اور سجدہ بجالاوی اور اگر رکوع اور سجدہ کرنیکی طاقت نہو اور کہڑی ہونیکی طاقت رکہی
تو نزدیک امام اعظم کی فتوی یہہ ہی کہ بیٹھ کر نماز پڑہی اوسکی لیی بہتر ہی کہڑی ہو کر پڑہنی سی پس
بیٹھ کر نماز پڑہی اور رکوع اور سجدہ سر کی اشاری سی کری اور اشارہ سجدیکا بہت جہک کر
کری رکوع کی اشارہ سی اور اگر کہڑی ہو کر سر کی اشاری سی نماز پڑہی گا تو بہی درست ہی اور نزدیک
فقیر کی یہہ ہی کہ کہڑی ہونی پر طاقت ہوتی ہووی کہڑا ہونا ترک نکری اور اگر کہڑی ہونی پر اور رکوع
اور سجدی پر طاقت نہین رکہتا ہی تو بیٹھ کر اشاری سی پڑہی اور اگر بیٹھنیکی ہی طاقت نرکہی تو چت
لیٹی اور دونون پاون قبلی کیطرف کری یا کروٹ لیٹی اور سینہ قبلی کی جانب کری سر کی اشارہ
سی پڑہی اور اگر رکوع اور سجدہ کرنا سر کی اشاری سی ممکن نہو تو نماز موقوف رکہی جب تک طاقت
اشاری کی حاصل ہووی اور اگر اس عرصی مین مر گیا تو گناہ گار نہوگا اور اگر نماز کی بیچ مین بیمار
ہو جاوی تو موافق اپنی طاقت کی نماز کو تمام کرلی اور اگر بیمار بیٹھ کر رکوع اور سجدی کی ساتھہ
نماز ادا کرتا تہا پہر نماز کی اندر کہڑی ہونی پہ قادر ہوا تو کہڑا ہو جاوی اور اوس نماز کو پوری کری
اور نزدیک امام محمد کی نماز سر سی شروع کری اور اگر بیمار نماز اشاری کی ساتھہ پڑہتا تہا اور نماز کی
بیچ مین رکوع اور سجدی پر قادر ہوا تو اس صورتین بالاتفاق نماز سر سی شروع کری اور جو شخص
بیہوش یا دیوانہ رہا ایک رات ایکدن تک تو نماز اوس ایک رات اور ایکدن کی قضا کرلی اور اگر
ایک رات اور ایک دن سی ایک ساعت بہی زیادہ گذری گی تو قضا واجب نہوگی اور نزدیک
محمد کی جب تک چہٹی نماز کا وقت نہ آویگا تب تک قضا واجب ہوگی **فصل گیارہوین**
مسافر کی نماز کی بیان مین جو کوس چار ہزار قدم کا کہلاتا ہی ویسی پندرہ پندرہ کوسکی تین منزل چلنی کی قصد
سی جو شخص اپنی گہر سی نکل کر شہر کی عمارتونسی باہر ہووی تو اوس شخص کو چاہیی کہ چار رکعت والی

فرض مین دو رکعت پڑھی اور اگر اوسنے چار رکعت پڑھی اس صورت مین اگر دو رکعت کی
بعد بیٹھا تھا تو نماز ادا ہوئی مگر ہان دو رکعت فرض ہوئی اور دو رکعت نفل لیکن فرض اور نفل اکٹھا
کرنے کی سبب گناہگار ہوا اگر بھول کر ایسا کیا تو سجدہ سہو کر لیوے کیونکہ سلام پھیرنے مین دیر لگی
اور اگر دو رکعت کی بعد نہین بیٹھا تو فرض اوسکا باطل ہوا چارون رکعت نفل ہوئین سجدہ سہو
کر لیوے مسافر جب تک اپنے اصلی وطن مین داخل نہوگا یا کسی شہر یا گاؤن مین پندرہ دن یا زیادہ
پندرہ دن کی رہنے کا قصد نکریگا تب تک اوسکو حکم مسافر کا رہیگا اور میدان مین نیت اقامت کی معتبر نہین
اور جو لوگ کہ ہمیشہ میدان مین رہا کرتے ہین اور کسی جگہ اقامت نہین کرتے ہین مگر دس پانچ روز
تو اون لوگون کو حکم ہے کہ ہمیشہ نماز اقامت کی پڑہین قصر نکرین ہان جسوقت ایکبارگی اٹھتالیس
کوس چلنے کا ارادہ کرین تو اوسوقت قصر پڑہین اور اگر وقتیہ مین مسافر نے مقیم کی پیچھے اقتدا کیا تو
چار رکعت والی نماز مین مسافر پر چار رکعت لازم ہوگی اور وقت کی بعد یعنی قضا مین مسافر کو
مقیم کی پیچھے اقتدا کرنا درست نہین اور مقیم کو مسافر کی پیچھے وقتیہ اور قضا دونون مین اقتدا کرنا
درست ہے جب مسافر دو رکعت پڑھکر سلام پھیرے تو مقیم کھڑا ہوکر دو رکعت اور پڑھ لیوے **ف**
مسافر کو قضا پڑھنے مین مقیم کی پیچھے اقتدا کرنا درست نہونے کی وجہہ یہہ ہے کہ نماز وقتیہ مین امام کی تابعد
کی سبب مسافر پر فرض چار رکعت ہو جاتے ہے اور وقت بعد مسافر کا فرض بدلتا
نہین اور مقیم کو مسافر کی پیچھے قضا مین بھی اقتدا درست ہے بشرطیکہ دونونکا فرض ایک ہو
مثلاً عشا دونون کی فوت ہوئی تو اس صورت مین مقیم کی اقتدا مسافر پر درست ہوگی جب
مسافر دو رکعت پڑھکر سلام پھیرے تو مقیم کھڑا ہوکر باقی پڑھ لیوے اور ایک وطن اقامت
دوسرے وطن اقامت اور وطن اصلی اور سفر کی سبب باطل ہوتا ہے **ف** مثلاً ایک مسافر
نے کسی شہر مین اقامت کی تھی پھر چند روز کی بعد وہان سے کسی اور شہر مین جاکر مقیم ہوا یا وطن
اصلی یا اور کہین سفر مین چلا گیا تو جو پہلی اقامت تھی وہ باطل ہوئی جب وہان دوبارا آویگا
تو بدون نیت اقامت کی مقیم نہوگا اور گھر مین جو نماز قضا ہوئی اوسکو سفر مین چار رکعت پڑھے
اور سفر مین جو قضا ہوئی اوسکو گھر مین دو رکعت **مسئلہ** سفر معصیت مین یعنی مثلاً چوری کے
یا قزاقی کیلئے جو سفر کرتے ہین اوسمین تینون امام کی نزدیک قصر نماز مین منع ہے اور نزدیک

امام اعظم کی قصر نماز مین واجب ہی اور افطار روزی مین جایز اور اقامت اور سفر مین نیت متبوع کی
معتبر ہی نہ تابع کی یعنی نیت امیر کی معتبر ہی نہ لشکر کی اور نیت مولی کی معتبر ہی نہ غلام کی اور نیت
خاوند کی معتبر ہی نہ جورو کی **فصل بارہوین** جمعہ کی نماز کی بیان مین جمعہ کی صحت کے واسطی
یہ چھہ چیزین شرط ہین جب وہ چھہ پائی جائین گی تب جمعہ ادا ہوگا اور جمعہ پڑہنی والی کی ذمی سے
ظہر ساقط ہوگی پہلی شرط شہر کا ہونا کہ جسمین حاکم اور قاضی ہووین یا کنارہ شہر کا کہ بنایا گیا
ہے شہر لوگون کی حاجت کی لیئی مثلاً مردی دفنانی یا لشکر جمع کرنی کی لیی پس نزدیک امام اعظم
کی دیہاتون مین جمعہ درست نہین اور نزدیک شافعی اور اکثر امامون کے
دیہاتون مین درست ہی شہر کی کنارے مین درست نہین دوسری شرط حاضر ہونا بادشاہ
یا اوسکی نائب کا تیسری ظہر کا وقت ہونا چوتھی خطبہ پڑہنا لاکن نزدیک امام اعظم کی ایک
تسبیح کی برابر کفایت کرتا ہی اور نزدیک صاحبین کی فرض وہ ہی کہ ذکر دراز ہوا اور دو
خطبہ پڑہنا اسطور پر کہ شامل ہووین حمد اور درود اور تلاوت قرآن اور مسلمانون کی نصیحت
اور اپنی نفس اور مسلمانون کی استغفار پر یہہ سنت ہے اور ترک کرنا اونکا مکروہ ہی پانچوین جماعت
اور وہ جماعت چالیس آدمی کی چاہیی نزدیک شافعی اور احمد رحمہما اللہ کی اور نزدیک ابو حنیفہ
رحمہ اللہ کی تین آدمی سوا امام کی اور نزدیک ابی یوسف کی دو آدمی سوا امام کی اگر نماز
کی درمیان سی جماعت کی لوگ بہاگ جاوین تو امام اور باقی رہنی والون کا جمعہ فوت ہوگا وہ
لوگ ظہر سرے سی شروع کرین **ف** فوت ہونا جمعہ کا اوس صورت مین ہی کہ تمام ہونے ادا امام کی
سجدہ کرنی کی قبل بہاگ جائین اور اگر ساری نہ بہاگین امام کی سوا تین آدمی رہ جائین یا
امام کی سجدی کی بعد سب بہاگین تو ان دونون صورت مین جمعہ فوت نہوگا امام کو چاہیی جمعہ
تمام کری چھٹی اذن عام یعنی کسی کو نہ روکی **مسئلہ** جمعہ لڑکی اور غلام اور عورت اور مسافر
اور بیمار پر واجب نہین اور اسی طرح اندہی پر بہی نزدیک امام اعظم کی اگرچہ اوسکو لیجانی والا میسر
ہووی اور نزدیک امام مالک اور شافعی اور احمد کی اگر لیجانی والا میسر ہے تو اندہی پر جمعہ واجب
ہی اور اگر میسر نہین تو نہین اور نزدیک احمد کی غلام پر جمعہ واجب ہے **مسئلہ** اگر غلام یا عورت یا بیمار
یا مسافر نماز جمعہ کی ادا کرین تو ادا ہوگی اور ظہر اونسی ساقط ہوگی اور جو شخص شہر کی باہر رہتا ہے

اگر اذان جمعہ کی سنتا ہو تو اوسپر آنا لازم ہے جمعہ مین حاضر ہونا غلام اور بیمار اور مسافر کو اگر جمعہ مین امام ہووے
تو درست ہے اگر مسافرون کی جماعت نے شہر کی اندر نماز جمعہ کی پڑھی اور مقیم اوس مین کوئی نتہا تو نزدیک امام اعظم کی
جمعہ اونکا صحیح ہوگا اور نزدیک شافعی اور احمد کی درست نہین جب تک چالیس آدمی مقیم آزاد تندرست
نہ ہوین مسئلہ ایک بے عذر نی اگر جمعہ سے آگے ظہر پڑھ لیا تو اوسکو کراہت تحریمی کی ساتھ پھر اگر وہ جمعہ کی طرف
چلا اور امام اب تک فارغ نہین ہوا تو ظہر باطل ہو گئی پس اگر نماز جمعہ کی ملے تو بہتر اور اگر نملی تو ظہر پھر پڑھے
اور نزدیک صاحبین کی اگر نماز جمعہ ہاتھ نہ لگی تو ظہر باطل نہو گی مسئلہ معذور اور قیدی کو
جمعہ کی دن نماز ظہر کی جماعت کی ساتھ پڑھنی مکروہ ہے مسئلہ جس شخص نے امام کو جمعہ مین
التحیات یا سجدہ سہو کی اندر پایا اور نماز مین داخل ہوا تو وہ شخص بعد سلام امام کی دو رکعت
جمعہ کی تمام کرے اور نزدیک محمد کی اگر دوسری رکعت کا رکوع نہین پایا تو چار رکعت ظہر کی اوسی
تحریمہ پر تمام کرے مسئلہ جب جمعہ کی پہلی اذان کہی جاوے تب جانا اوسکی طرف واجب ہوتا ہے
اور اوس وقت خرید و فروخت حرام ہوتا اور جب امام منبر پر چڑھے خطبہ پڑھنی کو تب بات کرنی اور نماز پڑھنی
منع ہے جب تک خطبے سی فارغ ہووے اور جب امام منبر پر بیٹھے تب اذان دوسری اوسکی روبرو کہی
جاوے اور لوگ امام کیطرف متوجہ رہین اور جب خطبہ تمام ہو چکی تکبیر کہی مسئلہ جمعہ کی نماز مین
سورۂ جمعہ اور منافقون پڑھنی سنت ہے اور ایک روایت مین سبح اسم اور ہل اتاک پڑھنی سنت ہے
مسئلہ ایک شہر مین جمعہ کئی جگہہ درست ہے اور امام اعظم کی ایک روایت مین سوا ایک جگہہ
کی جایز نہین اور امام ابی یوسف سے روایت ہے کہ اگر شہر کی درمیان نہر جاری ہووے تو اوسکے
دو نو طرف جمعہ پڑھنا درست ہے

فصل تیرھوین واجب نمازون کی بیان مین

اکثر امامون
کی نزدیک پانچون وقت کے فرض کی سوا اور کوئی نماز واجب نہین اور نزدیک امام اعظم کی نماز وتر
کی واجب ہے اور عید الفطر اور عید الضحی کی بھی اور ورون کی نزدیک یہہ تینون سنت موکدہ ہین
ف نماز کی واجبات کی فصل مین گذر چکا کہ امام اعظم کی سوا اور امامون کی نزدیک فرض اور
واجب ایک چیز ہے اور وتر تین رکعت ہے نزدیک امام اعظم کی ایک سلام کی ساتھ اور تینون
رکعت مین الحمد اور سورۃ پڑھے اور تیسری رکعت مین قرارت کی بعد رکوع کی قبل قنوت پڑھا کرے تمام
سال اور نزدیک شافعی کی رمضان کی آخری پندرہ دنو مین قنوت پڑھے اور نزدیک اکثر امامون کی

رکوع کی بعد قومی مین پڑہنے سنت ہے اور قنوت فجر کی نماز مین پڑہنے بدعت ہے اور نزدیک شافعی کی سنت ہے اور
مستحب ہی کہ وتر کی پہلی رکعت مین سبح اسم اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون اور تیسری مین قل ہو اللہ
احد پڑہی مسئلہ نماز عید کی شرائط وجوب ادا کی مانند نماز جمعہ کی ہین فقط جن شرطون نماز جمعہ
واجب ہوتی ہی اور ادا ہوتی ہی انہین شرطون سی نماز عید بہی واجب ہوتی اور ادا ہوتی مگر فرق یہ ہی کہ عید
مین خطبہ شرط نہین بلکہ سنت ہے کہ بعد نماز عید دو خطبہ پڑہے مانند جمعی کی اور اون مین مناسب ہے کہ ہر دن کے
احکام صدقہ فطر یا احکام قربانی کی اور تکبیرات ایام تشریق کی بیان کری مسئلہ عید الفطر کی دن سنت ہے
کہ پہلی کچہہ کہاوی اور صدقہ فطر کا دیوی اور مسواک اور غسل کری اور اچہے کپڑی پہنی اور خوشبو لگاوی اور تکبیر
کہتا ہوا عیدگاہ مین جاوے لیکن تکبیر پکار کی نہ کہی اور جب سورج بلند ہوا اسقدر کہ آنکہہ اوسکی دیکہنے مین چندہیاوے
اوسوقت سی دوپہر سی پہلے تک عید کی نماز کا وقت ہے اور جب نماز عید کی پڑہنی لگی تو تحریمہ کی بعد پہلی
رکعت مین تین تکبیر زواید کی کہی اور ہر تکبیر کی ساتہہ دونوں ہاتہہ اوٹہاوی اور تکبیرون کی بعد ثنا
پڑہی اور دوسری رکعت مین قرائت کی پیچہی رکوع سی پہلی تین تکبیر زوائد کی کہی اور ہر تکبیر کی ساتہہ دونوں ہاتہہ
اوٹہاوی بعد اوسکی تکبیر رکوع کی کہی یہہ چہہ تکبیرین اور تکبیر رکوع کی نماز عید مین واجب ہین اگر
یہہ فوت ہوین تو سجدہ سہو لازم آوی اور اگر قصداً ترک کریگا تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور دونو عید
کی نماز اگر کسینے امام کی ساتہہ نہ پائی تو پہر اوسکی قضا نہین اور اگر کوئی عذر کی سبب نماز عید الفطر
کی امام اور قوم سی فوت ہوجائی تو دوسری دن اوسکو ادا کرین نہ بعد اوسکی اور عید الضحی کی نماز
بارہوین تک بہی جایز ہی اور نماز عید الضحی کی مانند نماز عید الفطر کی ہی مگر فرق اتنا ہے کہ
عید الضحی مین مستحب ہی کہ قبل نماز کی کچہہ نہ کہاوی بلکہ بعد نماز کی اپنی قربانی کی گوشت مین سے کہاوی
اور قبل نماز کی کہانا بہی مکروہ نہین اور قربانی کرنی قبل نماز کی درست نہین اور عید الضحی مین تکبیر
عیدگاہ کی راہ مین پکار کی کہتا جاوے مسئلہ ایام تشریق مین تکبیرین کہنی ہر فرض نماز کی بعد جماعت کے
ساتہہ پڑہی جاوے مقیم پر شہر مین واجب ہے اور نویں ذی الحجہ کی صبح سی دسوین کی عصر تک ایام تشریق
کی ہین نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک صاحبین کی تیرہوین کی عصر تک اور فتویٰ صاحبین کی
قول پر ہے اور اگر عورت یا مسافر مقیم کی پیچہی اقتدا کرین تو ان پر بہی تکبیر کہنی واجب ہے تکبیر آواز بلند کی ساتہہ
کہی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

نہین کوئی معبود بندگی کی لایق سوا اللہ کی اور اللہ بہت بڑا ہی اور وہ آٹہہ الف لی بی سات نہین پڑہی
اور اگر امام ترک کری تو بہی مقتدی ترک نکری **فصل چودہوین نفلون کی بیان مین** فجر کی
نماز کی قبل سنت دو رکعت ہی سورۂ کافرون اور قل ہو اللہ احد ان مین پڑہی اور نماز ظہر اور جمعہ کی
قبل چار رکعتین ہین ساتہہ ایک سلام کی اور بعد ظہر کی دو رکعت ہی اور بعد جمعہ کی چار
رکعت اور نزدیک ابی یوسف کی بعد جمعہ کی چہہ رکعتین ہین اور مستحب وہ ہی کہ ظہر کی بعد
چار رکعت پڑہی دو سلام کی ساتہہ اور نماز عصر کی قبل دو رکعت یا چار رکعت پڑہنی مستحب ہی
اور بعد نماز مغرب کی دو رکعت سنت ہی اور بعد اوسکی چہہ رکعتین اور مستحب ہین کہ ان کو
صلوۃ الاوابین کہتی ہین اور ایک روایت مین نماز مغرب کی بعد بیس رکعتین پڑہنی آئی ہین اور
اور قبل عشا کی چار رکعت مستحب ہی اور بعد عشا کی دو رکعت سنت ہی اور چار رکعت اور
مستحب ہی اور بعد وتر کی دو رکعت بیٹہہ کر پڑہنی مستحب ہی پہلی رکعت مین اذا زلزلت الارض
اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون پڑہی نماز تہجد کی سنت موکدہ ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نی کبہی ترک نہین فرمائی اور اگر کبہی فوت ہو جاتی تو بارہ رکعت دن کو قضا پڑہ لیتی تہی
اور نماز تہجد کی حدیث مین چار رکعت سی کم نہین آئی اور بارہ رکعت سی زیادہ بہی ثابت نہین
ہوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز تہجد کی بعد پڑہتی تہی سنت یہ ہی اوس طرح پڑہی جسکو
اپنی نفس پر اعتماد ہو تو وہ وتر تہجد کی بعد آخر رات کو پڑہی کہ یہہ بہتر ہی اور اگر اعتماد نہو تو
سونی کی قبل پڑہ لیوی کہ اسمین احتیاط ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی کبہی وتر سمیت تہجد سات
رکعت پڑہی اور کبہی نو رکعت اور کبہی گیارہ رکعت اور کبہی تیرہ رکعت اور کبہی پندرہ رکعت اور کبہی دو دو
رکعت اور کبہی چار چار رکعت اور کبہی سبکی سب ایک سلام کی ساتہہ اور کبہی دو دو رکعت
کو تازہ وضو اور مسواک کی ساتہہ پڑہی اور بعد ہر دو رکعت کی سو رہتی اور پہر جاگتی اور تہجد
مین قیام بہت دراز فرماتی تہی یہان تک کہ دونون پاؤن مبارک سوج جاتی اور پہٹ
جاتی تہی اور کبہی چار رکعت پڑہی پہلی رکعت مین سورۂ بقر دوسری مین سورۂ آل عمران تیسری مین سورۂ نسا
چوتہی مین سورۂ مایدہ پڑہی اور جسقدر قیام فرمایا اوسی قدر رکوع اور اوسی قدر قومہ اور اوسی قدر سجدہ
اور اوسیقدر جلسا ادا فرمایا اور ایک رکعت مین یہہ چارون سورے جمع فرماتی تہی اور حضرت عثمان

رضی اللہ عنہ نی وتر کی ایک رکعت مین تمام قرآن ختم کیا لیکن مستحب یہ ہی کہ ہر روز اسقدر پڑہی کہ
ہمیشہ پڑہ سکی یا ایک مہینی مین ایک ختم کری یا دو ختم یا تین ختم اور اکثر صحابہ سات رات مین ختم فرماتی
تہی اول تین سورتین پڑہتی سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران اور سورہ نسا اور دوسری رات
پانچ سورہ پہر سات پہر نو پہر گیارہ پہر تیرہ پہر آخر قرآن تک اور اس ختم کو فمی بشوق نام رکہتی
ہین **ف** مراد ف سی سورہ فاتحہ اور میم سی سورہ مایدہ اور یی سی سورہ یونس اور ب سی سورہ
بنی اسرائیل اور شین سی سورہ شعرا اور واو سی سورہ والصافات اور قاف سی سورہ ق اور
چاہیی کہ قرآن ترتیل کی ساتہہ پڑہی **ف** ترتیل کی معنی آہستہ آہستہ اور صاف صاف پڑہنا
حروف اور مد اور تشدید کو بخوبی ادا کرنا اور وعدہ اور وعید کی مقام مین غور کرنا اور مستحب یہ ہی
کہ صبح کی نماز جماعت کی ساتہہ پڑہ کر سورج نکلنی تک ذکر مین مشغول رہی جب سورج نکل چکی
تب دو رکعت نفل پڑہی تو ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کا ملیگا اور اگر چار رکعت پڑہیگا تو حق تعالے
فرماتا ہی کہ اوسدن کی آخر تک اوسکی مرادون کی لینی مین بس ہون یعنی ساری پوری کردونگا اور
اس نماز کو نماز اشراق کی کہتی ہین نماز چاشت کا بیان یون ہی کہ جب سورج گرم ہو جای
تب دوپہر کی قبل چاشت کی نماز آٹہہ رکعت پڑہنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کی گئی
ہی اور دوپہر ڈہلنی کی بعد ظہر کی قبل چار رکعت نفل پڑہنی حدیث سے ثابت ہوئی **ف** وظائف
النبی مین لکہا ہی کہ پیغمبر علیہ السلام ابتدای نبوت سی آخر عمر تک یہہ چار رکعتین ساتہہ ایک
سلام کی پڑہا کیا کرتی تہی اور قرائت اونمین لمبی پڑہا کرتی تہی اور جب تازہ وضو کری تب
دو رکعت تحیۃ الوضو کی پڑہنی سنت ہی اور جسوقت مسجد مین داخل ہوا تو اسوقت دو رکعت
تحیۃ المسجد کی پڑہنی سنت ہی اور عصر کی بعد سورج ڈوبنی تک ذکر الہی مین مشغول رہنا سنت ہے
مسئلہ نفل مین جماعت مکروہ ہی مگر رمضان مین سنت ہی کہ ہر رات عشا کی بعد بیس رکعت
جماعت سی پڑہی دس سلام کی ساتہہ اور ہر رکعت مین دس آیتہ پڑہی کہ تمام رمضان مین قرآن
ختم ہو جای اور قوم کی سستی کی سبب اس سی کم نکری اور اگر قوم کو رغبت زیادہ سننی کا ہو
تمام رمضان مین دو یا تین یا چار ختم کری اور ہر چار رکعت کی بعد چار رکعت کی اندازہ بیٹہی اور
ذکر مین مشغول رہی اس بیٹہنی کا نام تراویح ہی اور بعد تراویح کی وتر جماعت کی ساتہہ پڑہے

اور رمضان کی سوا اور دنون مین وتر جماعت کی ساتھہ پڑھنی مکروہ ہی **نماز استخارہ کا**
بیان یون ہی کہ اگر کوئی کام آگی آوی تو سنت ہی کہ استخارہ کری اس طریق سی کہ پہلی
وضو کری اور دو رکعت نماز نفل پڑہی اور بعد اوسکی حمد اور درود پڑہکر یہہ دعا پڑہی اللھم
انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم
فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم
ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیر لی فی دینی ودنیای ومعاشی و
عاقبة امری فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان
ھذا الامر شر لی فی دینی ودنیای ومعاشی وعاقبة امری فاصرفہ
عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم رضنی بہ یا اللہ تحقیق مین بہلائی
مانگتا ہون تجھہ سی اس کام مین تیری علم کی مدد کی ساتھہ اور قدرت مانگتا ہون تجھہ سی بہلائی
حاصل ہونی پر تیری قدرت کی وسیلی کی ساتھہ اور مانگتا ہون تجھہ سی مراد اپنی تیری بڑی
فضل سی پس بیشک تو قدرت رکھتا ہی ہر چیز پر اور مین نہین قدرت رکھتا ہون کسی چیز پر
اور تو جانتا ہی اور مین نہین جانتا اور تو بہت جاننی والا ہی چھپی ہوئی باتون کو یا اللہ
جو تو جانتا ہی کہ بیشک یہہ کام بہتر ہی میری لیی میری دین اور میری دنیا اور میری زندگانی
اور میری انجام کار مین پس حکم کر اور موجود کر اوسکو میری لیی اور آسان کر اوسکو میری
لیی پہر برکت دی میری لیی اوسمین اور جو تو جانتا ہی کہ بیشک یہہ کام برا ہی میری لیی میری
دین اور میری دنیا اور زندگانی اور میری انجام کار مین پس پہیر اوسکو مجھسی اور پہیر مجھکو
اوسی اور حکم کر اور موجود کر میری لیی نیکی جہان کہین ہووی پہر راضی کر مجھکو ساتھہ اوسکی **نماز**
توبہ کا بیان یون ہی کہ اگر کوئی گناہ ظاہر ہووی تو چاہیی کہ جلد وضو کری اور دو رکعت
نماز پڑہی اور استغفار کری اور گناہ سی توبہ کری اور جو گناہ کر چکا ہی اوس سی پشیمان ہووی
اور دل مین قصد کری کہ آیندہ گناہ پہر اختیار نہین کرینگی ہم **نماز حاجت**
کا بیان یون ہی کہ اگر کسی کو کوئی حاجت آگی آوی تو وضو کری اور دو رکعت نماز پڑہی
اور تعریف خدا کی کری اور درود رسول پر پڑہکر یہہ دعا پڑہی لا الہ الا اللہ الحلیم

الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین اسئلک موجبات
رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والعصمۃ من کل ذنب والسلامۃ
من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ہما الا فرجتہ ولا دینا الا
قضیتہ ولا حاجۃ من حوائج الدنیا والاخرۃ ہی لک رضا الا قضیتہا یا
ارحم الراحمین نہین کوئی معبود مگر اللہ حلم والا بزرگ پاک ہی اللہ مالک عرش بڑیکا
تمام تعریف ہی اللہ کی لئی جو پالنی والا ساری جہان کا مانگتا ہون مین تجہہ سی خصلتین
اچہی لہ واجب کرنی والی ہون تیری رحمت کی اور مانگتا ہون تجہسی کامون کو کہ لازم کرنی
والی ہون تیری بخشش کو اور چاہتا ہون پوری نیکی ہر نیکی سی اور بچاؤ ہر گناہ سی اور سلامتی
ہر گناہ سی نہ چہوڑ میری لئی کوئی گناہ مگر کہ بخشی تو اوسکو اور نہ چہوڑ کوئی غم مگر کہ دور
کری تو اوسکو اور نہ چہوڑ تو کوئی قرض مگر کہ ادا کر دیوی تو اوسکو اور نہ چہوڑ تو کوئی حاجت
دنیا اور آخرت کی حاجتون سی کہ وہ تیری نزدیک اچہی ہووی مگر جاری کر دی تو اوسکو
ای بہت مہربان مہربانون کی صلوۃ التسبیح کا بیان یون ہی کہ صلوۃ التسبیح تمام چہوٹی
بڑی گناہون کی مغفرت کی لئی ہی خواہ وہ گناہ خطاءً ہو خواہ قصداً خواہ پردی مین
خواہ ظاہر مین حدیث مین آیا ہی کہ پیغمبر علیہ السلام نی اپنی چچا عباس رضی اللہ عنہ کو
سکہائی طریقہ اوسکا یون ہی کہ چار رکعت نماز پڑہی ہر رکعت مین بعد قرات کی پندرہ بار
سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑہی اور رکوع مین دس بار
اور قومہ مین دس بار اور سجدہ مین دس بار اور جلسی مین دس بار اور دوسری سجدہ مین دس بار
اور دوسری سجدی کی بعد بیٹہہ کر دس بار پس ہر رکعت مین پچہتر بار کہ چار رکعت مین تین
سو بار ہوتی ہین پڑہی اور اگر ہوسکی تو یہہ نماز ہر روز پڑہا کری نہین تو ہفتہ مین ایک بار یا
مہینی مین ایک بار یا برس مین ایک بار یا تمام عمر مین ایک بار پڑہی اور بہتر یہہ ہی کہ چار رکعت
مین چار سورہ مسبحات مین سی پڑہی اور مسبحات کی سات سورتین ہین سورہ بنی اسرائیل اور سورہ
حدید اور سورہ حشر اور سورہ صف اور سورہ جمعہ اور سورہ تغابن اور سورہ اعلی نماز سورج
گہن کا بیان یون ہی کہ جب سورج گہن لگی تو سنت ہی کہ جمعہ پڑہانیوالا امام دو رکعت نماز جماعت سی

ساتھہ پڑہی اور ہر رکعت مین ایک رکوع کری مثل اور نمازون کی اور قرارت لمبی پڑہی لاکن آہستہ
پڑہی اور نزدیک صاحبین کی پکار کی پڑہی اور نماز کی پیچھی ذکر مین مشغول رہی جب تک آفتاب
صاف ہوجاتی اور اگر جماعت نہو تو اکیلا پڑہی خواہ دو رکعت پڑہی خواہ چار رکعت اور اسی
طرح چاند کی گہن اور تاریکی اور تند ہوا اور زلزلہ اور ان کی مانند مین پڑہی **نماز استسقا کا**
بیان یون ہی کہ پانی کی لیی رسول علیہ السلام نی کبہی فقط دعا مانگی اور کبہی جمعہ کی خطبے
مین دعا کی اور عمر رضی اللہ عنہ پانی مانگنی کی لیی باہر گئی اور فقط استغفار کیا اسی واسطی امام
اعظم کی نزدیک پانی کی طلب مین نماز پڑہنی سنت موکدہ نہین ہی بلکہ کہا ہی کہ مینہہ کی طلب دعا
اور استغفار ہی اور اگر اکیلا نماز پڑہی تو درست ہی لیکن صحیح روایت مین نبی علیہ السلام سے
ثابت ہوا استسقا مین نماز جماعت کی ساتھہ پڑہنی اسی واسطی امام ابو یوسف اور محمد اور باقی
علما نی کہا کہ امام مسلمانون کی جماعت کی ساتھہ عیدگاہ مین جاوی اور کفار ساتھہ نہوین
پس امام جماعت کی ساتھہ دو رکعت نماز پڑہی اور قرائت پکار کی پڑہی اور نماز کی بعد مانند عید
کی دو خطبہ پڑہی اور استغفار کری اور دعا استسقا کی حدیث کی دعاؤن مین سی پڑہی اَللّٰھُمَّ
اَسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْئًا مَرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ رَائِثٍ اَللّٰھُمَّ
اَسْقِ عِبَادَکَ وَبَھَائِمَکَ وَاَنْزِلْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ اور مانند اسکی
یا اللہ برسا ہم پر مینہہ فریاد کو پہنچنی والا بہت ارزانی کرنیوالا نفع دینی والا نہ ضرر کرنی والا جلدی برسنی
والا نہ دیر کرنیوالا یا اللہ پانی دی اپنی بندون کو اور جانورون کو اور اتار رحمت اپنی اور زندہ کر
شہر مردہ اپنی کو اور امام چادر اپنی پہراوی نہ قوم **ف** چادر پہرانی کا طریق یون ہی کہ دایان
سرا بائین طرف ہوجاوی اور بایان سرا داہنی طرف اور اندر کا رخ باہر اور باہر کا رخ اندر
مسئلہ نفل اگر شروع کیا تو واجب ہوا پہر اگر فاسد کیا تو دو رکعت قضا کریوی اور نزدیک
امام ابی یوسف کی اگر چار رکعت کی نیت لی اور پہلی قعدی کی آگی فاسد کیا تو چار رکعت قضا
کری اور اسی طور پر اختلاف ہی اوس صورت مین کہ چار رکعت نفل پڑہی چارون مین قرأت
ترک کی اخیر کی دو مین سی فقط ایک مین پڑہی **ف** پس ان دونون صورتون مین نزدیک امام
اعظم اور محمد کی دو رکعت قضا کری اور نزدیک ابی یوسف کی چار رکعت اور اگر پہلی دو رکعت

ترک کی اخیر کی دو مین سی فقط ایک مین پڑہی ف پس ان دونون صورتون مین یک
امام اعظم اور محمد کی دو رکعت قضا کری آور نزدیک ابی یوسف کے چار رکعت آور اگر پہلی دو
رکعت مین یا آخری دو رکعت مین قرارت کی یا پہلی دو مین سی ایک مین یا پچہلی دو مین سے
ایک مین ترک کی تو ان چارون صورت مین دو رکعت قضا کریگا بالاتفاق آور اگر پہلی
دو رکعت مین سی ایک مین قرارت کی اور تین مین نہ کی یا پہلی دو مین سی ایک مین کی
اور آخری دو مین سی ایک مین کی ان دونون صورت مین نزدیک محمد کی دو رکعت قضا
کریگا آور نزدیک شیخین کی یعنی امام اعظم اور ابی یوسف کی چار رکعت آور قعدہ اولی ترک
کرنی سی نزدیک محمد کی نماز باطل ہوتی ہی آور نزدیک شیخین کی باطل نہین ہوتی ہی لیکن سجدۂ
سہو کر لیوی اگر ایک عورت نی نذر کی کہ کل نماز نفل پڑہون گی مین یا روزہ رکہون گی
پس حائض ہوی تو اوسپر قضا لازم آویگا **مسئلہ** نفل بدون عذر کی بیٹہ کر پڑہنی بہی جائز ہے
کہڑی ہونی کی طاقت ہوتی ساتہہ اور اگر کہڑا ہو کر شروع کیا اور بیٹہہ کی تمام کیا تو بہی درست
ہی مگر مکروہ ہی لاکن عذر مین مکروہ نہین آور عذر کی سبب دیوار مین تکیہ لگا کر نفل پڑہنی جائز ہے
مسئلہ شہر کی باہر سواری پر نفل پڑہنی درست ہی اشاری سی رکوع اور سجدہ کری جس
طرف سواری جاوی اگر سواری پر شروع کیا بعد اوسکی زمین پر اترا تو اوسی نماز کو رکوع اور
سجدی کی ساتہہ پوری کری آور نزدیک ابی یوسف کے سری سی شروع کری آور اگر
زمین پر شروع کیا بعد اوسکی سوار ہوا تو نماز اوسکی فاسد ہوئی اس صورت مین بنا کرے
بالاتفاق **فصل پندرہوین** سجدۂ تلاوت کی بیان مین سجدۂ تلاوت واجب ہوتا ہی
جسنی آیۃ سجدی کی پڑہی اوسپر یا جسنی سُنی اوسپر اگرچہ قصد سُننی کا نہین رکہتا تہا اور امام
کی پڑہنی سی مقتدی پر سجدہ واجب ہوتا ہی اور مقتدی کی پڑہنی سی کسی پر واجب نہین ہوتا ہے
نہ مقتدی پر اور نہ امام پر ہان جو شخص نماز مین داخل نہین اوسنی سنی تو اوسپر واجب ہوتا ہے
مسئلہ اگر نماز کی خارج کسی نی آیۃ سجدہ کی پڑہی اور نمازی نی سنلی تو نمازی
نماز کی بعد سجدہ کر لیوی اگر نماز کی اندر سجدہ کریگا تو درست نہو گا لاکن نماز باطل نہو گے
مسئلہ اگر امام نی آیۃ سجدی کی پڑہی اور ایک شخص نماز مین داخل نہ تہا اوسنی آیۃ

سنی بعد اوسکی اوس امام کی تبہی اوسنی اقتدا کیا پس اگر امام کی سجدہ کرنی کی آگی اقتدا کیا ہے
تو امام کی ساتہہ سجدہ کری اگر امام کی سجدہ کرنیکی بعد اوس رکعت مین داخل ہوا تو ہرگز سجدہ
نکری یعنی نہ نماز کی اندر اور نہ بعد نماز کی اور اگر دوسری رکعت مین داخل ہوا تو بعد نماز کی سجدہ کرلیوی ا
اوس شخص کی کہ جسنے اقتدا نہین کیا ہی اور جو سجدہ تلاوت کا نماز مین واجب ہوا نماز کی بعد
اوسکی قضا نہین **ف** یعنی واجب تہا ادا کرنا اوسکا نماز مین اور اگر ادا نکیا تو بعد نماز کی اوسکو
قضا نکری کیونکہ منع ہی قضا کرنا نماز کی بعد لاکن وہ شخص گناہگار ہوا سو توبہ کی ورجا رہی نہین **مسئلہ**
اگر کسینے آیت سجدہ کی خارج نماز کی پڑہی اور سجدہ نکیا بعد اوسکی نماز مین شروع کیا اور وہی آیت
کو پہر پڑہی تو ایک سجدہ کفایت کریگا اور اگر سجدہ کیا بعد اوسکی نماز مین شروع کیا اور پہر اوسی
آیت کو پڑہی تو پہر سجدہ کری **مسئلہ** اگر ایک شخص نی ایک مجلس مین ایک آیت سجدہ کی کئی بار
پڑہی تو ایک سجدہ کفایت کریگا اور اگر دوسری آیت پڑہی یا مجلس بدل گئی تو دوسرا سجدہ کرے
اور اگر مجلس پڑہنی والی کی واحد ہی اور سننی والی کی متعدد تو پڑہنی والی پر ایک سجدہ آویگا اور
سننی والی پر متعدد اور اگر مجلس سننی والی کی واحد ہی اور پڑہنی والی کی متعدد تو سننی والی پر ایک ہی
ہی اور پڑہنی والی پر متعدد **مسئلہ** کیفیت سجدہ کرنیکی یہہ ہی کہ نماز کی شرطون کی ساتہہ یعنی طہارت
بدن وغیرہ کی ساتہہ اللہ اکبر کہہ کر سجدہ مین جاوی اور تسبیحات پڑہی پہر اللہ اکبر کہہ کر سجدے
سی سر اوٹہاوی اور تحریمہ اور التحیات اور سلام سجدہ تلاوت مین نہین **مسئلہ** مکروہ
ہی کہ تمام سورۃ پڑہی اور آیت سجدہ کی چہوڑ دی اور اگر آیت سجدہ کی پڑہی اور
ساری سورۃ چہوڑ دی تو مکروہ نہین مگر سجدہ کی آیت کی ساتہہ دو ایک آیت اور ملانے
بہتر ہی اور یہہ بہتر ہی کہ آیت سجدہ کی آہستہ پڑہی تاکہ سننے والی پر سجدہ واجب ہو

کتاب الجنائز

جنازہ کی بیان مین موت کو ہمیشہ یاد رکہنا اور جن چیزون مین وصیت کرنی واجب ہی اوس
وصیت نامہ کو ساتہہ رکہنا مستحب ہی بلکہ جس وقت گمان موت کا غالب ہوا اوسوقت
واجب ہی حدیث مین آیا کہ جو شخص ہر روز بیس مرتبہ موت کو یاد کریگا مرتبہ شہادت کا پاویگا
مسئلہ جب مسلمان مرنیکی قریب ہووی تو کلمہ شہادت کا اوسکی پاس پڑہا جاوی **ف**

یعنی پڑہ پڑہ کی اوسکو سنا دین کہ وہ سنی اور ہچکی اوسکو نکہین کہ تو بہی پڑہ اور سورۂ یٰسین
اوسکی سر کی پاس پڑہی جاوی اور جب مرچکی منہ بند کیا جاوی اور آنکہین بہی اور دفنانے
مین جلدی کی جاوی **مسئلہ** جب نہلانا چاہین تب عود جلاکی اول تختی کو تین بار خوشبو
کرین اور میت کا ستر چہپاکر اور ساری بدن سی کپڑی اوتار کی اوس تختی پر لادین اول
نجاست حقیقی بدن سی پاک کی جاوی بعد اوسکی بدون کلی کروانی اور ناک مین پانی ڈالنی
کی وضو کرایا جاوی **ف** در مختار مین لکہا ہی کہ جب ناپاک یا حیض یا نفاس کی حالت
مین مری تب مضمضہ اور استنشاق کروایا جاویگا بالاتفاق اور اون کی سوا اور دن کو ایک
انگل اکپڑا تر کر کی ہونہہ اور مسوڑہ اور حلق پاک کیا جاوی بعد اوسکی اوس پانی سی نہلایا جاوی
کہ جس مین تہوڑی بیری کی پتی یا مانند اوسکی ڈال کی جوش کیا گیا ہوا اور اوسکی ڈاڑہی اور
سر کی بالونکو گل خیرو یا اوسکی مانند کی ساتہہ دہووین اوسکی بعد اول بائین کروٹ لٹاکر
داہنی طرف دہووین پہر داہنی کروٹ لٹاکر بائین طرف دہووین اور تکیہ لگاکی بیٹہاکر اوسکی
پیٹ کو نرم نرم ملین اگر کچہہ نکلی تو اوسکو پاک کرین وہرانا غسل کا ضرور نہین پہر اوسکی
کپڑی سی بدن خشک کر کی خوشبو سر اور ڈاڑہی پر اور کافور سجدی کی جگہہ پر مل
دیوین اور کفن پہنادین مرد کو تین کپڑی سنت ہین بقول ابو حنیفہ کی ایک کفنی کہ آدہی
پنڈلی تک ہووی اور دو چادر سر سی قدم تک اور صحیح حدیث مین آیا ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم کو تین چادرین کفن کی دی گئین پیراہن اوسمین نہ تہا اور دستار باندہنا بدعت
ہی اور اگر تین کپڑی میسر نہ ہون تو دو کفایت ہی اور حمزہ رضی اللہ عنہ ایک چادر مین
دفن کئی گئی جب سر چہپاتی تہی تو پاؤن کہلتی تہی اور جب پاؤن چہپاتی تہی تو سر ننگا ہوتا تہا آخر پیغمبر
علیہ السلام کی فرمانی سی اوس چادر کو سر طرف کہینچا اور پاؤن پر گہاس ڈالی اور عورت کو دو کپڑی زیادہ
پہنائی جاتی ہین ایک دامنی کہ سر کی بال اوس سی لپیٹ کر سینی پر رکہی ہین **ف** وہ دو گز کی لمبی اور ایک بالشت کی چوڑی
ہوتی ہی اور دوسرا سینہ بند کہ بغل سی گہٹنون تک ہوتا ہی **ف** وہ تین گز کا لمبا اور بغل سی زانو تک کا چوڑا
ہوتا ہی اور اگر پانچ کپڑی میسر نہ ہووین تو تین کفن کفایت ہی اور ضرورت کی وقت جو
بہم پہنچی اور مسلمان میت کو غسل دینا اور کفن گور کا کرنا اور جنازہ کی نماز پڑہنی

اور دفنانا فرض کفایہ ہی **ف** کفایہ اوسکو کہتی ہین کہ جو بعض لوگ ادا کرین تو سب آدمی چھوٹ
جائین اور اگر کوئی ادا نکری تو سب گنہگار ہون اور بدون نہلائی اور کفنائی کی نماز جنازی کی
درست نہین **ف** جب کفنانی کا قصد کرین تو پہلی لفافہ بچھا کر اوسپر ازار بچھا دین پہر کفنی بچھا
جلا کی تین بار کفنون کو خوشبو کرین اور عطر لگا دین پس میت کو کفنی پہنا کی ازار اور لفافی
پر لٹا کر منہ اور ڈاڑہی پر اوسکی خوشبو ملکر ازار کو بائین طرف سے لپیٹین پہر داہنی طرف سے اور ایسا ہی
لفافہ کو لپیٹین اور اگر عورت ہووی تو سینہ بند اوسکا لفافہ اور ازار کی بیچ مین رکہین بعد اوسکی
کفنی پہنا دین اوسکی چوٹی داہنی سر پر رکہہ کر بالون کو دو حصہ کرکی داہنی سی لپیٹ کی کندہی
کی دونون طرف سی کفنی پر رکہین بعد اوسکی اول ازار کو لپیٹین تب سینہ بند کر پہر لفافہ
کو ادہر جنازی کی امامت کی لئی بادشاہ اولی ہی بعد اوسکی قاضی پہر محلی کا امام پہر ولی
اقرب یعنی سب اقربا مین سی جو شخص زیادہ قریب ہو جیسا بیٹا پہر پوتا پہر باپ پہر دادا
پہر بہائی پہر بہتیجا و علی ہذا القیاس لاکن میت کا باپ امامت کی لئی بہتر ہی اوسکی بیٹی سی
اور نماز جنازی کی چار تکبیرین ہین پہلی تکبیر کی بعد سبحانک اللہم پڑہی آخر تک اور نزدیک
امام اعظم کی جنازی کی نماز مین الحمد پڑہنی جائز نہین اور اکثر عالم جائز کہتی ہین اور دوسری
تکبیر کی بعد درود پڑہی اور تیسری کی بعد میت اور سب مسلمانون کی واسطی دعا مانگی اللّٰہم
اغفر لحیّنا ومیّتنا وشاہدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللّٰہم
من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفّیتہ منا فتوفّہ علی الایمان
اللّٰہم لا تحرمنا اجرہ ولا تضلنا بعدہ برحمتک یا ارحم الراحمین
یا اللہ بخش تو ہماری زندون اور ہماری مردون کو اور ہماری چہوٹون اور ہماری بڑون کو اور ہماری مردون
اور ہماری عورتون کو اور ہماری حاضرون اور ہماری غائبون کو یا اللہ جسکو زندہ رکہی
تو ہم مین سی پس زندہ رکہہ اوسکو اسلام پر اور جسکو ماری تو ہم مین سی پس مار تو اوسکو
ایمان پر یا اللہ نہ محروم کر تو ہملوگون کو اوسکی ثواب سی اور نہ گمراہ کر ہملوگون کو بعد اوسکی
اور لڑکی کی جنازی پر یہہ دعا پڑہی اللّٰہم اجعلہ لنا فرطا واجعلہ لنا اجرا وذخرا
واجعلہ لنا شافعا ومشفعا یا اللہ کر تو اوسکو ہماری لئی آگی پہنچنی والا منزل مین

اور اسباب تیار کرنیوالا اور کردے تو اوسکو ہمارے لئے اجر اور توشہ آخرت کا اور کردے
تو اوسکو ہمارے لئے شفاعت کرنیوالا اور مقبول ہوجاوے تیری جناب مین شفاعت اوسکی
اور اگر لڑکی ہو تو یون کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا
وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً اور چوتہی تکبیر کے بعد سلام پہیرے اور جو شخص امام کی
تکبیر کے بعد حاضر ہووے پس جسوقت امام دوسری تکبیر کہے اوسوقت امام کے ہمراہ تکبیر کہکر
داخل نماز کے ہوجاوے اور امام کے سلام پہیرنے کے بعد پہلی تکبیر کو قضا کرلیوے اور نزدیک
ابی یوسف کے اوس شخص کو امام کی دوسری تکبیر کی انتظار کرنی ضرور نہین مانند اوس
شخص کے کہ امام کی تحریمہ کے وقت حاضر تہا اور امام کے ساتہہ اوسنے تکبیر تحریمہ کی نہ کہی بلکہ
جب امام تکبیر کہہ چکا تب وہ تکبیر کہہ کر نماز مین داخل ہوا **ف** پس جسطرح اس شخص کو دوسرے
تکبیر کی انتظار کرنی ضرور نہین اسی طرح جو شخص بعد تکبیر کہنے امام کے حاضر ہووے اوسکو
بہی تکبیر کہہ کر داخل ہونا چاہیے انتظار کرنا دوسری تکبیر کا ضرور نہین اور نماز جنازے کی
گہوڑے کی سواری پر پڑہنی درست نہین اور نماز جنازے کی مسجد مین پڑہنی مکروہ ہے
اور نماز جنازے کی میت غائب پر پڑہنی اور جو عضو کہ کم آدہے بدن سے ہووے اوسپر پڑہنے
درست نہین اور لڑکا پیدا ہوکر اگر آواز کرنے کے بعد مرگیا تو اوسپر نماز پڑہی جاوے اور اگر
آواز نہین کی تو نماز نہ پڑہی جاوے ایک لڑکا ناسمجہہ دار الحرب سے پکڑا آیا بدون ماباپ
اوسکے یا اوسکے ماباپ کے ساتہہ پکڑا آیا اور اوسکے ماباپ دونون مین سے ایک مسلمان ہے
یا وہ لڑکا آپ عقلمند اور مسلمان ہے پس اگر وہ دار الاسلام مین مرجاویگا تو اوسپر نماز پڑہی
جاویگی **ف** یعنی اوسکی کئی صورتین ہین ایک صورت تو یہہ ہے کہ ایک لڑکا ناسمجہہ دار الحرب
سے اکیلا دار الاسلام مین پکڑا آیا بعد اوسکے مرگیا تو اوسپر نماز پڑہی جاویگی دوسری صورت
یہہ ہے کہ اگر وہ ماباپ کے ساتہہ پکڑا آیا اور اوسکے ماباپ دونون مین سے ایک مسلمان ہے پہر وہ
لڑکا ناسمجہہ دار الاسلام مین مرگیا تو اس صورت مین بہی اوسپر نماز پڑہی جاویگی تیسری صورت
یہہ ہے کہ اگر ماباپ کے ساتہہ پکڑا آیا اور ماباپ دونو اوسکے کافر ہین لاکن وہ لڑکا آپ عقلمند
ہے اور مسلمان پہر وہ دار الاسلام مین مرگیا تو اوس صورت مین بہی اوسپر نماز پڑہی جاویگی

اور سنت یہہ ہی کہ جنازی کو چار آدمی اوٹہاویں اور چلنے میں جلد چلیں لیکن نہ دوڑیں اور ہمراہ
جنازی کی پیچھی چلیں اور جب تک جنازہ زمین پر رکہا نہ جاوی تب تک نہ بیٹہیں اور سنت
ہی کہ قبر بغلی کہودی جاوی اور میت کو قبلی کی طرف سی قبر میں داخل کیا جاوی اور رکہتے وقت یہ
کہی بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ کہا جاوی اور منہ کعبہ کی طرف کیا جاوی اور قبر عورت کی
وقت دفنانی کی پردہ کی جاوی اور کچی اینٹ یا نس قبر میں رکہہ کر اوسپر مٹی ڈالی جاوی اور
قبر مانند کوہان اونٹ کی کی جاوی اور پکی اینٹ اور لکڑی رکہنی اور چونا اور گچ قبر میں
کرنا مکروہ ہی اور یہہ جو اولیا کی قبروں پر مکانات بلند بنایا کرتی ہیں اور چراغان کرتی
ہیں اور جو کچہہ اس قسم کی کام کیا کرتی ہیں یہہ سب کام حرام ہیں یا مکروہ اور بغیر پڑہی
نماز جنازی کی اگر میت دفن کیا جاوی تو اوسکی قبر پر نماز جنازی کی پڑہی جاوی تین
دن تک اور بعد تین دن کی قبر پر نماز پڑہنی درست نہیں نزدیک امام اعظم کی اور پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی وفات کی قریب سات برس کی بعد احد کی شہیدوں پر نماز
جنازی کی پڑہی شاید کہ یہہ پڑہنا خاص شہیدوں کی لئی تہا اسلیئی کہ بدن انکا ریزہ
ریزہ نہیں ہوتا ہی

فصل پہلی شہید کی بیان میں

جو شخص اہل حرب یا اہل بغی یا قزاق
کی ہاتہہ سی مارا گیا یا لڑائی کی جگہہ میں مرا ہوا ملا اور اوسپر قتل کا نشان موجود ہی یا اوسکو
کسی مسلمان نی ظلم سی مارا اور اوسکی مارنی سی اوس مسلمان پر دیت واجب نہوئی اور وہ
شخص جو مارا گیا وہ نابالغ تہا یا دیوانہ یا ناپاک یا عورت حائض یا نفاس والی نہو وی
اور وہ شخص مرنیکی آگی کہانی یا پینی یا علاج کرنی یا خرید و فروخت یا وصیت کرنی سی فائدہ
حاصل کرنیوالا نہوا ہو اور بعد زخمی ہونیکی ایک نماز کا وقت اوسپر نگذرا ہو تب وہ شخص
شہید کہلاویگا اوسکو غسل نہ چاہیی دینا اور اوسکی بدن کی کپڑی کی ساتہہ اوسکو دفن
چاہیی کرنا لیکن اوسپر نماز چاہیی پڑہنی اور اگر یہہ شرطیں نہ پائی جاویں گو وہ شخص ظلم سی
مارا گیا ہو اگرچہ ثواب شہادت کا پاویگا لیکن شہید نہ کہلاویگا بلکہ غسل اور کفن دیا جاویگا اور
اوسپر نماز پڑہی جاویگی ف تفصیل اس اجمال کی یوں ہی کہ کسی مسلمان نی کسی مسلمان کو
مارا لیکن ظلم سی نہیں مارا بلکہ خطا سی مارا یعنی تیر چہوڑا شکار پر اور وہ تیر لگ گیا کسی مسلمان کو

تو اس صورت مین اوس قاتل پر دیت واجب ہوگی اور وہ مقتول شہید کہلاویگا اور اسیطرح نابالغ یا دیوانہ یا ناپاک یا عورت حائض یا نفاس والی یہہ لوگ اگرچہ اہل حرب یا اہل بغی یا قزاق کی ہاتھہ سی مارے جاوین توبھی شہید نہ کہلاوینگے اگرچہ ثواب شہادت کا دیا جاویگا اور اسیطرح جس شخص کو لڑائی کی جگہہ سی زخمی اوٹھا لائی بعد اوٹھا لانیکی اوسنی کچھہ کہایا پیا یا کچھہ بیچا یا مول لیا یا وصیت کی یا ایک وقت فرض نماز کا اوسپر گذر گیا پس یہہ شخص شہید نہ کہلاویگا اگرچہ ثواب شہید کا اوسکو خدا بخشیگا حد یا قصاص مین جو مارا گیا وہ شہید نہین اوسکو غسل دیوین اوسپر نماز پڑہین اور اگر قزاق یا باغی مارا جاوے تو غسل دیا جاوے نماز اوسپر نہ پڑہین

فصل دوسری ماتم کی بیان مین اگر کسی عورت کا خاوند مرجاوے تو اوس عورت پر واجب ہی سوگ کرنا چار مہینے دس دن تک عدت کی دنون مین مراد سوگ سی یہہ ہی کہ زینت نکری اور کپڑا زرد اور زعفرانی نہ پہنی اور استعمال خوشبو اور تیل اور سرمہ اور مہندے کا نکری مگر کوئی عذر کی سبب ان چیزون کو استعمال کری تو مضایقہ نہین اور خاوند کی گہر سی باہر نہ نکلی مگر دن کو اگر ضرورت کی لیے نکلی تو رات کو اوس گہر مین رہا کری ہان جس صورت مین کوئی بزور گہر سی نکال دیوی یا گہر گرا پڑتا ہی یا خوف کرتی ہی اوس گہر مین اپنی جان یا اپنی مال پر تو ان صورتون مین اوس گہر سی نکل جانا مضایقہ نہین اور خاوند کی سوا اگر دوسرا کوئی عورت کی اقربا مین سی مرجاوی تو اوسکی لیے تین دن تک سوگ کرنا جایز ہی اور زیادہ تین دن سی حرام ہی **مسئلہ** میت پر غم کرنا اور انکہہ سی آنسو بہانا جایز ہی اور رونی مین آواز بلند کرنی اور بیان کرنا اور گریبان پہاڑنا اور سر اور منہہ پر ہاتہہ مارنا حرام ہی اکثر صحیح حدیثین اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ میت کو عذاب کیا جاتا ہی اوسکی اہل کی نوحہ کرنیکی سبب اور اس بات مین عالمونکی اقوال مختلف ہین **ف** بعض قایل ہین اس بات کی کہ میت پر عذاب کیا جاتا ہی اوسکی اہل کی بیان کی سبب اور بعض اس بات کی قایل نہین اور جو حدیثین اس باب مین وارد ہین اون حدیثون کو وہ لوگ تاویل کرتی ہین اور مختار نزدیک فقیر کی یہہ ہے کہ میت اگر اپنی حالت زندگی مین بیان کرنی کی عادت رکہتا تہا یا بیان کرنی پر وصیت کر گیا تہا یا بیان پر راضی تہا یا جانتا تہا کہ میری اہل مجہپر بیان

کرینگی اور اوسکو وہ منع کر گیا تو ان صورتون مین اوسپر عذاب کیا جاویگا اوسکی اہل کی بیان
کرنی کی سبب اور اگر وہ زندگی مین عادت بیان کی نہین رکھتا تھا اور نہ وہ وصیت کر گیا
اور نہ وہ اوسپر راضی رہتا تھا اور نہ جانتا تھا کہ میری اہل مجھپر نوحہ کرینگی تو اوسپر عذاب
نکیا جاویگا **مسئلہ** سنت یہہ ہی کہ مصیبت مین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہی اور صبر
کری اور میت کی گھر والون کی لیی مصیبت کی دن کھانا بھیجنا سنت ہی

فصل بیچ ذکر

قبرون کی زیارت کی بیان مین قبرون کی زیارت کرنی مردون کو درست ہی نہ عورتونکو
اور سنت یہہ ہی کہ قبرستان مین جا کر کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ
الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ
لَاحِقُوْنَ یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ اَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ
الْعَافِیَةَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَیَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ سلام ہی تمہاری رہنی والی قبرونکی
مسلمانون اور مومنون مین سی تم ہمسی پہلی پہنچی اور ہم تمہاری پیچھی پہنچتی ہین اور تحقیق ہم اگر
چاہی اللہ تمہاری ساتھ ملینی کی رحم کری اللہ اگلون پر ہم مین سی اور پچھلون پر یعنی مردون
اور زندون پر مانگتی ہین ہم اللہ تعالی سی اپنی لیی اور تمہاری لیی عافیت بخشی اللہ تمکو اور ہمکو
اور رحم کری اللہ ہمپر اور تمپر امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی روایت کی ہی کہ جو کوئی قبرستان مین گذری اور قل ہو اللہ گیارہ بار پڑہکی مردون
کو بخشی تو وہان کی مردی کی گنتی کی برابر اوسکو ثواب دیا جاویگا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
رسول علیہ السلام سی روایت کرتی ہین کہ جو کوئی الحمد اور قل ہو اللہ اور سورہ تکاثر پڑہکر
ثواب ان سورتون کا مردون پر بخشیگا تو مردی اوسکی لیی شفاعت کرنی والی ہووینگی
اور انس رضی اللہ عنہ رسول علیہ السلام سی روایت کرتی ہین کہ جو کوئی سورہ یس
قبرستان مین پڑہتا ہی حق تعالی مردون سی عذاب تخفیف کرتا ہی اور پڑہنی والی کو
بہی مردون کی گنتی کی برابر ثواب ملتا ہی **ف** اکثر علمای محققین اس قول پر ہین کہ اگر
کوئی مردی کو ثواب نماز یا روزی یا صدقی یا دوسری عبادت مالی یا بدنی کا بخشدیوی
تو پہنچتا ہی **مسئلہ** انبیا اور اولیا کی قبرون کو سجدہ اور طواف کرنا اور مراد اون

مانگنی اور رنڈراون کی یعنی قبول کرنی حرام ہی بلکہ ان چیزون مین سی بہت چیزین ایسی
ہین کہ کفر تک پہنچاتی ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی ان فعلون کی کرنی والون پہ لعنت
کی ہی اور ان امرون سی منع فرمایا اور کہا کہ میری قبر کو بت مت کرو ف یعنی
جسطرح کفار بتون کو سجدہ کرتی ہین اسی طرح میری قبر کو سجدہ نکیا کرو

کتاب الزکوٰة

اسلام کی رکنون مین دوسرا رکن زکوٰة ہی جب عرب کی بعضی قوم نی رسول علیہ السلام
کی وفات کی بعد چاہا کہ زکوٰة نہ دیوین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نی اونسی قصد جہاد کا
فرمایا اور اس فعل پر اجماع متفق ہوا کہ جو شخص زکوٰة دینا واجب نہین جانتا ہی وہ کافر ہی
اور ترک کرنیوالا فاسق ف یعنی جو شخص اعتقاد رکہتا ہی کہ زکوٰة دینا مالدار پر واجب
نہین پس وہ شخص کافر ہی بالاتفاق اور جو شخص جانتا ہی کہ زکوٰة دینا مالدار پر واجب ہی
لاکن باوجود واجب جاننی کی زکوٰة دیتا نہین پس وہ شخص بڑا گناہ گار ہی نہ کافر
مسئلہ زکوٰة واجب ہوتی ہی مسلمان آزاد عاقل بالغ پر جب وہ مالک نصاب کا ہووے
اور وہ نصاب ضروری کاروبار اور قرض سی بچی ہوی ہوا اور وہ نصاب قابل
بڑہنی کی ہووی اور اوسپر ایک برس پورا گذرا ہوا اور نصاب کی مالک ہونیکی پہ سال
تمام ہونیکی قبل اگر ایک سال یا کئی سال کی زکوٰة پہلیسی ادا کریگا تو بہی ادا ہوگی اور ایک
نصاب کی مالک نی اگر پہلی سی کئی نصاب کی زکوٰة ادا کی اور زکوٰة ادا کرنیکی بعد ان
نصابونکا مالک ہوا تو بہی ادا کرنا جایز ہوگا پس نابالغ اور دیوانی کی مال مین زکوٰة
واجب نہوگی نزدیک ابی حنیفہ کی اور نزدیک امام مالک اور شافعی اور احمد کی واجب
ہوگی کہ لڑکی اور دیوانیکی طرف سی اوسکا ولی ادا کری مسئلہ مال ضمار مین یعنی
جو مال کہ گم ہوگیا یا دریا مین گر پڑا یا کسینی غصب کیا اور اوسپر گواہ نہون یا جنگل مین دفن
کیا اور مکان اوسکا بہول گیا یا کسی پر قرض ہی لیکن وہ قرضدار انکار کرتا ہی اور اوسپر
گواہ نہون یا بادشاہ یا کسی ظالم نی کہ جسکی فریاد دوسری کی پاس نہین لیجا سکتی ہین ایسی
شخص کی ظلم سی لی لیا پس اس طرح کی مال مین زکوٰة واجب نہین لیکن اگر یہہ مال پہر

ہاتہہ مین آویگا تو بہی پچہلی برسون کی زکوۃ واجب ہوگی اور اگر اقرار کرنیوالی قرض ہوری
اگرچہ وہ اقرار کرنیوالا مفلس ہی یا جس قرض کا قرضدار انکار کرتا ہی اوسپر گواہ ہون یا
قاضی جانتا ہو یا گہر مین مال دفن کیا ہی اور مکان اوسکا بہول گیا پس اسطرحکا مال جب
ہاتہہ مین آویگا تب زکوۃ اوسکی واجب ہوگی بابت پچہلی برسون کی **مسئلہ** قرض
جسوقت وصول ہوگا تو اوسوقت زکوۃ اوسکی دینی ہوگی تفصیل اس اجمال کی یون ہی
کہ اگر قرض بدل تجارت کا ہی تو جسوقت وہ قرض ہاتہہ مین آویگا اوسوقت چالیس درم مین سی
ایک درم زکوۃ دینی ہوئے **ف** مثلاً ایک گہوڑا تجارت کا بیچا پس جسوقت قیمت گہوڑی کی ہاتہہ
مین آویگی اوسوقت چالیس درم مین سی ایک درم زکوۃ دینی واجب ہوگی اس مین
سال گذرنی کی شرط نہین اور اگر قرض بابت تجارت کی نہین ہی بلکہ بدل مالکی ہی
مانند قرض یا تاوان مغصوب کی تو اسصورت مین بہی نصاب قبض کرنیکی بعد زکوۃ دینی
واجب ہوگی **ف** مثلاً کسی نی ایک گہوڑا کسیکا غصب کیا اور وہ گہوڑا اوس
غاصب کی ہاتہہ مین ہلاک ہوا بعد اوسکی اوس گہوڑی کی قیمت غاصب سے گہوڑی کی مالک
کی ہاتہہ لگی پس جسوقت وہ قیمت اوسکی ہاتہہ مین آئی اوسوقت چالیس درم مین سی ایک
درم زکوۃ دینی واجب ہوگی اس مین بہی سال گذرنی کی شرط نہین اور اگر قرض تجارت کا
بدل نہین ہی اور نہ مال کا بدل بلکہ وہ قرض بدل ہی مہر اور خلع اور اوسکی مانند کا تو اوسکی
نصاب قبض کرنیکی بعد جب سال اوسپر تمام ہوگا تب زکوۃ دی جائیگی نزدیک امام اعظم
کی **ف** مثلاً کسی عورت کو مال مہر کا ملا یا کسی مردنی مال لیکر عورت کو طلاق دی وہ مال
اوسکی ہاتہہ آیا پس یہہ مال اگر بقدر نصاب کی ہی تو بمجرد قبض کرنیکی زکوۃ اوسپر واجب
نہوگی جب تک اوس مال پر سال نگذریگا نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک صاحبین کی
اسصورت مین بہی بمجرد قبض کرنی نصاب کی زکوۃ واجب ہوگی سال تمام ہونیکی شرط
نہین ہان مگر جو قرض بدل دیت اور بدل ارش جنایت اور بدل کتابت کا ہی تو اوس
قرض مین بمجرد قبض کرنی نصاب کی زکوۃ دینی واجب نہوگی نزدیک صاحبین کی ہی
بلکہ نصاب قبض کرنیکی بعد جب سال اوسپر گذریگا تب زکوۃ دینی ہوگی **مسئلہ** زکوۃ

ادا کرنیکی لیتی نیت شرط ہی خواہ ادا کرتی وقت نیت ادا کی کری خواہ زکوۃ کی قدر اول
مال سی جدا کرتی وقت نیت کری **مسئلہ** اگر سارا مال تصدق دیا اور نیت زکوۃ کی
نکی تو بہی زکوۃ ساقط ہو جاتی کی اور اگر بعض مال صدقہ کیا تو نزدیک ابی یوسف کی کچھہ
ساقط نہوگی اور نزدیک محمد کی جسقدر صدقہ کیا اوسقدر کی زکوۃ ساقط ہوگی **مسئلہ** اگر
شروع سال اور اخیر سال مین نصاب کامل تہی اور درمیان سال مین کم ہو گئی تہی تو
بہی زکوۃ تمام سالکی واجب ہوگی سال کی درمیان کا نقصان معتبر نہین **مسئلہ** مال بڑہنے
والا کہ جس مین زکوۃ واجب ہوتی ہی وہ مال تین قسم ہی ایک قسم نقدی یعنی سونا اور
چاندی خواہ روپیا اشرفی ہو یا پتر یا زیور یا برتن سونی اور چاندی کی اور نصاب
سونیکی بیس مثقال ہی کہ ساڑہی سات تولی ہوتی ہین اور نصاب چاندی کی دوسو
درہم ہین دہلی کی سکی سی چہتپن روپی بہر وزن اونکا ہوتا ہی اور سونیکی نصاب مین
سی زکوۃ کی فرض کی مقدار چالیسوان حصہ ہی اور اسیطرح چاندی کی نصاب مین
سی ہی اور اگر سونا نصاب سی کم ہوا اور اسی طرح چاندی بہی نصاب سی کم ہو تو
نزدیک امام ابو حنیفہ کی یہہ ہی کہ دونونکو باعتبار قیمت کی ایک جنس کرکی نصاب پوری
کی جاوی اور قیمت کرنی مین فایدہ فقیرون کا نگاہ رکہا جاوی **ف** یعنی جس ایام میز
سونیکی قیمت مین فایدہ فقیر کا ہووی تو اوس ایام مین چاندی کو سونیکی قیمت لگاوین
اور جس ایام مین چاندی کی قیمت مین فایدہ فقیر کا ہو تو اوس ایام مین سونیکو چاندی
کی قیمت لگاوین اور نزدیک صاحبین کی یہہ ہی کہ ساتہہ اعتبار اجزا کی نصاب پوری
کی جاوی نہ باعتبار قیمت کی **ف** یعنی سونا اور چاندی دونون کی جزو اگر برابر ہین تو
دونون کو ملاکر نصاب پوری کی جائیگی اور اگر جزو دونون کی برابر نہین ہین تو نصاب
اعتبار قیمت کی پوری نہ کی جائیگی پس اگر سونا سو مثقال ہی تو نزدیک تینون کی زکوۃ
واجب ہوگی اور اگر سو درم چاندی اور پانچ مثقال سونا ہی اور قیمت پانچ مثقال سونیکی
برابر سو درم چاندی کی ہی تو زکوۃ نزدیک امام اعظم کی واجب ہوگی نہ نزدیک صاحبین
کی جو سونا اور چاندی کہوٹا ہو اگر کہوٹا پن اوسکا کم ہی تو حکم اوس سونی اور چاندی کا حکم

خالص کا ہی اور اگر کہوٹا پن اوسکا غالب ہی تو حکم اوسکا حکم اسباب کا ہی قسم دوسری مال
نامی مین سی مال تجارت کا ہی جو مال کہ تجارت کی نیت سی مول لیا ہی اوس مین زکوٰۃ واجب
ہوتی ہی اور اگر کسینے کسیکو مال بخشا یا اوسکی لیے وصیت کی یا عورت کو مہر مین مال ہاتہہ
آیا یا خلع یا قصاص کے صلح مین مال ہاتہہ آیا اور اوس مال کی مالک ہوتی وقت نیت تجارت
کی کی تو نزدیک ابی یوسف کی اوس مال مین زکوٰۃ واجب ہوگی نہ نزدیک محمد کی اور
اگر میراث مین مال ہاتہہ آیا اگرچہ مورث نی مرتی وقت نیت تجارت کی کی تہی تو بہی وہ مال
تجارت کا نہوگا اور زکوٰۃ اوس مین واجب نہوگی **مسئلہ** اگر ایک غلام تجارت کی لیے مول لیا
بعد اوسکی اوسکو خادم کیا پس وہ غلام مال تجارت کا نہ رہا اور جو لونڈی غلام واسطے
خدمت کی مول لیے گئی اور بعد اوسکی اون مین نیت تجارت کی گئی تو وہ لونڈی غلام مال
تجارت کی نہون گی جب تک وہ بیچی نجائین گی **مسئلہ** مال تجارت کا سونی اور
چاندی کی ساتہہ یعنی ان دونون مین سی جس مین فایدہ فقیرون کا ہووی اوسکی ساتہہ
قیمت کری پس جب دونون قسم مین سی جس کی نصاب کی برابر وہ مال پہنچی تو چالیسوان
حصہ اوس مال مین سی زکوٰۃ ادا کری قسم تیسری مال نامی مین سی چرنیوالی چارپائی ہین
یعنی اونٹ اور گائین اور بکریان نر و مادہ ملی ہوی اور اسی طرح گلّی گہوڑی کی کہ
آدہی برس سی زیادہ میدان مین چرا کرتی ہین اون مین زکوٰۃ واجب ہی اور میدان
کی چرنیوالی جانورون کی نصاب کی تفصیل اور جسقدر مین زکوٰۃ اون مین واجب ہوتی
ہی اوسکی تفصیل بہت طول رکہتی ہی اور ان ملکون مین یہہ سب مال زکوٰۃ واجب ہونیکی
مقدار مین نہین پہنچتی ہین اسواسطی ان چیزون کی زکوٰۃ کی مسئلی ذکر نہین کیی گئی اور اسی
طرح مسئلی احکام عشری زمین کی ذکر نہین کیی گئی اس سبب سی کہ ان ملکون مین زمین
عشری نہین ہی اور مسئلی عشر لینی والون کی ہی جو بادشاہ راہون پر بیٹہتی ہین بیان نہین کیے گئی
ف مسائل سوائم کی اگرچہ مصنف رحمہ اللہ نی بالکل ذکر نہین کیی لیکن یہہ عاجز بطور
اختصار کی ذکر کرتا ہی تا کہ لوگ مسائل سی آگاہ ہوین **مسئلہ** جان تو کہ جسکی پاس
پانچ اونٹ حاجت اصلی سی زیادہ ہون اور وہ اونٹ اکثر سال جنگل مین چرتی ہون اور

برس اون پر گذری تو ان پانچ اونٹ مین ایک بکری زکوۃ دیوی پس اسی طرح ہر
پانچ مین ایک بکری دیا کری جب پچیس کو پہنچی پینتیس تک پس اون مین ایک بوتی مادہ برس
روز کی دیوی پہر جسوقت چہتیس کو پہونچی پینتالیس تک پس اون مین ایک بوتی مادہ دو برس
کی دیوی اور جسوقت چہیالیس کو پہونچی ساٹہہ تک پس اون مین حقہ یعنی تین برس سے
اونٹنی کہ قابل جست کری اونٹ کی ہو دیوی پہر جسوقت اکسٹہہ کو پہونچی پچہتر تک پس اون
مین جذعہ یعنی چار برس کی ہوتی کہ پانچوین برس مین لگی ہو دیوی اور جسوقت چہتر
کو پہونچی نوی تک پس اون مین دو بوتیان دو برس کی دیوی اور جسوقت اکیانوی کو پہونچی
ایک سو بیس تک پس اون مین تین تین برس کے دو اونٹنیان کہ قابل جست کری اونٹ
کی ہو وین دیوی اور جسوقت زیادہ ہون ایک سو بیس سی تو حساب سر نوسی شروع کیا جاوے
یعنی جب ایک سو بیس پر پانچ اونٹ زیادہ ہون تو ایک سو بیس کی تین تین برس کے
دو اونٹنیان اور پانچ کی ایک بکری دیوی اسیطرح ہر پانچ مین ایک بکری دیا کری جب پچیس پر
پوری ہو دین پینتیس تک پس اون مین ایک بوتی مادہ برس روز کی دیوی پس موجب
ترتیب پہلی کی حساب کرنا جاوی مسئلہ اور تیس گائی بیلون سی کم مین زکوۃ نہین
جب تیس پوری ہون اور برس اون پر گذری تو ایک تبیعا یعنی بڑا یا پڑوا برس
سی زیادہ دو برس سی کم کی دیوی اور جب چالیس ہون تو ایک مسنا یعنی دو برس سی
زیادہ تین برس سی کم کا بچہ نر ہو یا مادہ دیوی جب ساٹہہ ہون تو دو تبیعی دیوی اور جب
ستر ہون تو ایک مسنا اور ایک تبیعا دیوی اور جب اسی ہون تو دو مسنا دیوی اور جب نوے
ہون تو تین تبیعی دیوی اور جب سو ہون تو دو تبیعی اور ایک مسنا دیوی اسی طور سے
ہر ایک تیس مین تبیعا اور ہر چالیس مین مسنا دیا کری گائی بہینس کی زکوۃ ایک حکم رکہتی
اور اون مین نر اور مادہ دونون دینا درست ہی اور اونٹ مین سوا مادہ کی نر دینا نہین آیا
مسئلہ چالیس بکری سی کم مین زکوۃ نہین جب چالیس پوری ہون اور برس اون پر گذری
تو ایک بکری زکوۃ دیوی ایک سو بیس تک جب ایک سو اکیس ہون تو دو بکری زکوۃ دیوے
دو سو تک جب دو سو سی ایک زیادہ ہو تو چار بکری دیوی پہر ہر سیکڑی مین ایک بکری

دیا کری بھیڑ بکری کی زکوٰۃ تو ایک طور سی زکوٰۃ مین چاہی بکری دی چاہی بکرا اور یہ حرف
بڑی سب جانورون کی زکوٰۃ دیوی **مسئلہ** جو گھوڑی اور گھوڑیان اکثر سال جنگل مین
چرتی ہون اور وہ تجارت کی لیئی نہون پس اون مین زکوٰۃ نہین ہی امام شافعی رحمۃ اللہ
اور غیرہم کی نزدیک اور امام اعظم کی نزدیک اگر گھوڑی اور گھوڑیان ملی جلی ہون تو زکوٰۃ
دینی چاہیئی فی راس ایک دینار دیوی یا اوسکی قیمت شمار کر کی دو سو درہمون مین سی
پانچ درہم دیوی لیکن فتاوی مین لکھا ہی کہ فتوی صاحبین کی قول پر ہی **مسئلہ**
اگر کسی مسلمان یا کسی ذمی کی گھر مین سونا یا چاندی یا تانبا یا آنکی مانند جنگل مین پایا تو پانچوان
حصہ اوسکا حاکم لیوی اور چار حصے اوس پانیوالی کو دیوی اگر وہ زمین کسیکی ملک نہو اور اگر وہ کسیکی ملک
مین ہی تو ایک حصہ حاکم لیوی اور چار حصے زمین والی کو جو اول کرنیوالی کو بخشا گیا اور اگر
اپنی گھر مین پایا تو نزدیک امام اعظم کی اوس مین پانچوان حصہ حاکم کو دینا واجب نہین ہی
اور نزدیک صاحبین کی واجب ہی اور اگر اپنی کھیتی کی زمین مین پایا اوس مین دو روایت
مین ایک روایت مین ہی کہ پانچوان حصہ حاکم کو دی اور ایک مین ہی کہ نہ دیوی **مسئلہ**
اگر مال گاڑا ہوا پایا اگر اوسمین نشان اسلام کا ہی مانند سکہ اسلام کی تو اوسکا حکم گری
ہوئی مال کا ہی اوسکی مالک کو تلاش کر کی پہنچانا چاہیئی اور اگر اوسمین نشان کفر
کا ہی پانچوان حصہ حاکم مسلمان لیوی اور باقی پانیوالی کو دیوی **فصل پہلی زکوٰۃ**
خرچ کرنیکی جگہہ کی بیان مین زکوٰۃ خرچ کرنیکی جگہہ وہ فقیر ہی کہ نصاب سی کم مال کا مالک
ہوا اور وہ مسکین ہی کہ مالک کسی چیز کا نہو اور مکاتب ہی کہ مال کتابت کی ادا کرنی مین
محتاج ہی اور قرضدار ہی کہ وہ مالک نصاب کی مالک ہی لاکن نصاب اوسکی قرض سی کم
ہی اور غازی ہی کہ اسباب غزا کا نہین رکھتا اور وہ مسافر ہی کہ مال وطن مین رکھتا اور وہ سفر مین ہی وطن
سی دور اور مال ساتھ نہین رکھتا پس اگر چاہی ان جماعتون مین سی ایک جماعت کو دیوی یا چاہی ان سبکو
دیوی **ف** یعنی مثلاً اگر چاہی فقط فقیرون کی جماعت کو حصہ کر دیوی یا چاہی سبھی فرقون کو
تقسیم کر دیوی دونون وجہہ درست ہی لیکن زکوٰۃ دینی والا مال زکوٰۃ کا اپنی ماں باپ بیٹی
اولاد کو اور عورت اپنی شوہر کو اور شوہر اپنی جورو کو اور اپنی غلام اور مدبر اور مکاتب

اور ام ولد کو نه دیوی اور اوس غلام کو نه دیوی که جسکا بعض آزاد ہوا ہو اور کافر کو نه دیوے
اور سید اور سید کی غلام کو نه دیوی مگر صدقه نفل کا مضایقه نہین که ادب سی اونکی خدمت
کرنی اور مسجد کے بنانی مین اور مردے کے کفن مین اور مردے کے قرض ادا کرنی مین خرچ نکرے اور دولتمند غلام اور دولتمند
کی چہوٹی لڑکیکو نه دیوی **مسئله** اگر زکوة خرچ کرنیکی جگهه گمان کرکی زکوة دی بعد اوسکی ظاہر ہوا
که زکوة لینی والا دولتمند تہا یا سید یا کافر یا ماں باپ یا شوہر یا جورو تو زکوة دینی والی کو پہر زکوة
دینی لازم نہین نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک ابی یوسف کی پہر دینی لازم ہی **مسئله**
مستحب ہے که ایک فقیر کو اسقدر دیوی که اسدن محتاج سوال کا نہو **مسئله** نصاب کی
اندازیا نصاب سی زیاده ایک فقیر غیر قرضدار کو دینا یا ایک شہر سی دوسرے مین مال زکوة کا
بہیجنا مکروه ہی مگر جسوقت یگانه اوسکا دوسری شہر مین ہو یا وہانکی لوگ بڑی محتاج ہون تو
درست ہی **مسئله** جس شخص کو ایکدن کا کہانا میسر ہو اوسکو سوال کرنا نه چاہیے **فصل**
دوسری صدقه فطر کی بیانمین صدقه فطر واجب ہے ہر آزاد مسلمان پر مالک نصاب کا
ہو اور زیاده ہو قرض اور ضروری حاجتون سی اور نامی ہونا نصاب کا اسمین شرط نہین
پس جو شخص اسطرح کی نصابکا مالک ہوگا اوسپر صدقه لینا حرام ہی صدقه فطر کا اپنی طرف سے
اور اپنی چہوٹی اولاد کی طرف سی دیوی اگر وه اولاد مالک نصاب کی نہووی اور اگر
مالک نصاب کی ہووی تو اونکی مال سی دیوی اور اپنی خدمتی غلامون کیطرف سی دیوے
اگرچه غلام مدبر ہو اور تجارتی غلامونکیطرف سی نه دیوی اور ام ولد کیطرف سی دیوے
نه اپنی جورو اور اپنی اولاد بالغ اور اپنی غلام مکاتب کیطرف سی اور نه بہاگی ہوئی غلام
کیطرف سی مگر پہر آنیکی بعد اوسکی طرف سی دیوی اور ایک غلام یا کئی غلام کئی آدمی کی
شرکت مین ہووین تو نزدیک امام اعظم کی صدقه فطر اون غلامونکا کسی پر واجب
نہوگا **مسئله** صدقه فطر کا واجب ہوتا ہی عید کی دنکی فجر طلوع ہونیکی ساتهه پس جو آدمی عید سے
صبح سی آگی مرگیا یا صبح کی بعد پیدا ہوا یا اسلام لایا صدقه فطر کا اوسپر واجب نہوگا
اور عید سی آگی بہی صدقه فطر کا ادا کرنا جایز ہی لیکن سنت یہه ہی که عیدگاه کی طرف نکلنی
کی آگی ادا کری اگر عید کی دن صدقه فطر کا ادا نکیا بعد اوسکی جب چاہی قضا کرے

مسئلہ مقدار صدقہ فطر کا گیہون یا گیہون کی آٹی یا گیہون کی ستو سے آدہا صاع ہی اور خرمی یا جو سے
ایک صاع اور کشمش مین آدہا صاع ہی گیہون کی مانند نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک
صاحبین کی ایک صاع ہی مانند جو کی اور صاع ایک ظرف ہی کہ آٹہہ رطل ماش یا جو
غلہ مانند اوسکی ہی اوسمین سماتا ہو اور نزدیک ابی یوسف کی صاع وہ ظرف ہی کہ جسمین
پانچ اور تہائی رطل سماوی اور رطل مین بیس استار کا ہوتا ہی ہر استار ساڑہی چار مثقال
کا ہی پس وزن ایک رطل کا دہلی کی سکے سی چہتیس روپی کی برابر ہوتا ہی اور
صدقہ فطر مین غلکی عوض اوسکی قیمت دینی بہی جایز ہی **فصل تیسری** صدقہ نفل
کی بیان مین صدقہ نفل ماباپ اور اقربا اور یتیمون اور ہمسایہ اور سوال کرنیوالون اور
اونکی غیر ونکو دیوی کسواسطی کہ حق تعالی کی کلام سی انکو دینا ثابت ہوا چنانچہ اللہ تعالے
نی فرمایا يَسْئَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ
وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ
فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ پوچہتی ہین تجسی کیا چیز خرچ کرین تو کہہ جو چیز خرچ کرو فایدہ کی سو
ماباپ کو اور نزدیک والونکو اور یتیمونکو اور محتاجونکو اور راہ کی مسافرونکو دو اور جو کروگی
بہلائی سو وہ اللہ کو معلوم ہی ف لوگون نی پوچہا تہا کہ مالون مین سی کس مال کا
خرچ کرنا بہت ثواب ہی فرمایا کہ مال کوئی ہو لیکن جسقدر ٹہکانی پر خرچ ہو تو ثواب
زیادہ ہی لایق بہتر یہہ ہی کہ جو مال اصلی حاجتون اور قرض اور نفقون اور روا جبی
حقوق سی زیادہ ہووے دیوی اور گناہ کی کام مین خرچ نکری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
خیبر کی فتح کی بعد ایک برس کا خرچ ازواج مطہرات کو دیتی تہی اور اپنی ذات پاک
کی لیی کچہہ جمع نہین کرتی تہی جو کچہہ میسر ہوتا خدا کی راہ مین دی دیتی تہی اور فرماتی
تہی اَنْفِقْ يَا بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلَالًا یعنی خرچ کر یا بلال
جو کچہہ رکہی تو اور عرش کی مالک سی اندیشہ فقر کا مت رکہہ اور مال کو بیہودہ خرچ
نکری کہ بیہودہ خرچ کرنیوالی کو حق تعالی جل شانہ نی شیطان کا بہائی فرمایا اور خرچ بیہودہ
وہ ہی کہ اوسمین نہ ثواب ہو اور نہ فایدہ دنیا کا اور نفس کی خوشی نفس کی حق سی زیادہ کرنی

منع ہی **مسئلہ** صدقہ نفل مین سی اہل بنی ہاشم کو دیوی اسواسطی کہ زکوۃ اونکو لینی حرام ہی اور
رسول علیہ السلام کی قرابت پر نظر کر کی ان کی خدمتون مین تواضع اور تعظیم
کی ساتہہ گذرانی **مسئلہ** صدقہ نفل ذمی کو دینا درست ہی نہ حربی کو
مسئلہ ضیافت مہمان کی تین دن تک سنت موکدہ ہی بعد اوسکی مستحب

کتاب الصوم

روزیکی بیانمین اسلام کی ارکانمین سی تیسرا رکن روزہ رمضان مبارک کی مہینی کا
ہی اور روزہ فرض قطعی ہی ہر مسلمان مکلف پر جو فرض بجانی اوسکو سو کافر ہی اور جو بغیر
عذر کی اوسکو ترک کری تو بڑا گناہگار ہے اور بخاری اور مسلم مین ہی کہ ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ نی رسول علیہ السلام سی روایت کئے کہ ہر نیک عمل بنی آدم کا زیادہ دیا جاتا ہی ثواب
اوسکا دس سی سات سو چند تک حق تعالی نی فرمایا مگر روزہ کہ بیشک روزہ میری لئی
ہی اور مین آپ روزیکی جزا ہون **مسئلہ** روزہ ادا ہونیکی شرط نیت ہی یعنی بدون نیت
کی روزہ ادا نہوگا اور حیض اور نفاس سی پاک ہونا بہی شرط ہی کہ حیض اور نفاسکی ساتہہ
بہی روزہ صحیح نہوگا **مسئلہ** روزہ چہہ قسم پر ہی ایک تو روزہ رمضان دوسرا روزہ
قضا تیسرا روزہ نذر معین چوتہا روزہ نذر غیر معین کا پانچوان روزہ کفارہ چہٹوان روزہ
نفل پس نزدیک امام اعظم کی رمضان کا روزہ مطلق نیت کی ساتہہ اور ساتہہ نیت فرض
وقت اور ساتہہ نیت نفل کی ادا ہوتا ہی **ف** مطلق نیت کیصورت یون ہے کہ جیسین کہی کہ
مین نی نیت روزیکی کی اور نیت فرض وقت کیصورت یون ہی کہ جیسین کہی کہ مین نی اس
رمضان مبارک کی فرض روزیکی نیت کی اور صورت نیت نفل کی اسطرح ہی کہ دل مین
کہی کہ مین نی نیت نفل کیکی اور اگر نیت قضا یا کفاریکی کی پس وہ نیت کرنیوالا اگر مقیم
اور صحیح سالم ہی تو فرض وقت کا ادا ہوگا نہ قضا اور کفارہ اور اگر وہ بیمار یا مسافر ہی اور
اونی قضا یا کفاریکی نیت کی تو قضا اور کفارہ ادا ہوگا نہ فرض وقت کا اور نزدیک صاحبین
کی اگر مریض یا مسافر ہی تو بہی فرض وقت کا ادا ہوگا نہ قضا اور کفارہ اور نزدیک مالک
اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ کی روزہ رمضان کی لئی بہی تعین کرنی نیت فرض وقت سکے

روزہ نفل اور نذر معین نزدیک امام اعظم کے جسطرح ساتھ نیت نذر کی ادا ہوتا ہی اسیطرح
مطلق نیت کی ساتھ اور ساتھ نیت نفل کی بہی ادا ہوتا ہی اور اگر دن نذر معین مین
دوسری واجب کی نیت کی تو وہ دوسرا واجب ادا ہوگا نہ وہ نذر معین اور نزدیک اکثر
امامون کی نذر معین بغیر تعین کرنی نیت کی نذر ادا نہین ہوتا اور نفل جسطرح نفل کے
نیت سی ادا ہوتا ہی اسیطرح مطلق نیت کی ساتھ بہی ادا ہوتا ہی بالاتفاق
اور نذر غیر معین اور قضا اور کفارہ مین نیت تعین کرنی شرط ہی بالاتفاق مسئلہ روزہ کی نیت کا
وقت بعد سورج ڈوبنی کی صبح کی ہونی تک ہی اور صبح ہونیکی پیچہی جایز نہین مگر نفل روزی مین دوپہر
کی قبل تک درست ہے نزدیک شافعی اور احمد کی اور نزدیک مالک کی صبح کی بعد نفل کی نیت
بہی درست نہین اور نزدیک امام اعظم کی روزی رمضان اور نذر معین اور نفل کی نیت دوپہر
کی قبل تک درست ہی اور قضا اور کفارہ اور نذر غیر معین کی نیت صبح ہونیکی بعد بالاتفاق درست
نہین اور نزدیک تینون امامون کی رمضانکی تیسون روزیکی لیی ہر رات الگ الگ نیت کرنی
شرط ہی اور امام مالک کی نزدیک ساری رمضانکی واسطی پہلی رات ایک نیت کفایت کرتی ہے
اگر رمضان کی مہینی کی اول رات مین تیس روزیکی نیت کسی نی کی اور درمیان رمضانکی اوسی
جنون ہوا اور کئی دن اوسی جنون مین گذر گئی اور کوئی چیز روزہ توڑنی والی اوس سے
ظاہر مین نہ آئی تو نزدیک امام مالک کی روزی اوسکی صحیح ہوئی اور نزدیک تینون امامونکی جنون کی
دنونکی روزی قضا کری اسواسطی کہ اوسمین نیت فوت ہوئی اور اگر ساری مہینی رمضانکی
باولا رہا تو روزی ساقط ہوئی قضا واجب نہوگی اور اگر رمضان مین ایک ساعت بہی بالکل
افاقہ ہوا تو پہلی دنونکی روزی قضا کری خواہ وہ بالغ ہونیکی وقت دیوانہ ہوا یا بعد
بلوغت کی ہوا مسئلہ رمضانکی مہینی مین چاند دیکھنی سی یا شعبان کی تیس دن تمام
ہونی سی روزہ رکھنا واجب ہوتا ہی اور اگر آسمان مین مثلاً ابر یا غبار ہو تو رمضانکی چاند کو
لیی ایک مرد یا ایک عورت عادل کی گواہی کفایت ہی خواہ وہ آزاد ہو خواہ غلام یا باندی
اور اسیطرح شوال کی چاند کی لیی دو مرد آزاد عادل یا ایک مرد اور دو عورت آزاد
عادل کی گواہی لفظ شہادت کی ساتھ شرط ہی اور اگر مطلع صاف ہو تو رمضان

اور شوال کی چاند کی گواہی کو ایک بڑی جماعت چاہیے **مسئلہ** اگر رمضان کا چاند ایک آدمی
کی گواہی سے ثابت ہوا تھا پھر تیسوین کو چاند دیکھا نگیا تو افطار کرنا جایز نہوگا اور اگر دو آدمی کی
گواہی سے ثابت ہوا تھا اور تیس دن گذر گئے تو افطار جایز ہوگا اگرچہ چاند دیکھا نجاوی **مسئلہ**
اگر کسی نے چاند رمضان یا شوال کا اپنی آنکھہ سے دیکھا اور قاضی نے گواہی اوسکی قبول نکی تو
دونون صورتون مین واجب ہے کہ وہ شخص روزہ رکھے اور اگر افطار کریگا تو قضا واجب ہوگی نہ
کفارہ **مسئلہ** شک کی دن یعنی تیسوین شعبانکو جب چاند دیکھا نجاوی اور مطلع صاف نہو تو روزہ
نرکھی مگر نفل کی نیت سے مضایقہ نہین اگر وہ دن معتادی نفل روزی کی موافق پڑجاوی **ف**
یعنی ایک شخص کی عادت ہی کہ ہر پیر یا جمعہ رات کو روزہ نفل رکہتا ہی اتفاقا وہ تاریخ شک کی اوسیدن
واقع ہوئی تو اوسکو اوسدن روزہ رکہنا منع نہین اور اگر ایسا نہو تو خواص روزہ رکہین **ف**
جو لوگ شک کی دن کی نیت جانتی ہون وہ رکہین اور نیت اوسدن کی کیا ہی کہ نیت نفل
کی کری نہ غیر اوسکی اور عوام دوپہر کی بعد افطار کرین نزدیک امام اعظم کی اور اوسدن
رمضان کی نیت یا دوسری واجب کی نیت سے روزہ رکہنا مکروہ ہی اور اسیطرح تردد نیت کے
ساتھہ روزہ رکہنا مکروہ ہی اور تردد کی صورت یون ہے کہ جی مین کہے کہ آج اگر دن رمضان کا ہی تو یہہ روزہ رمضان کا ہے
اور اگر دن رمضان کا نہین ہے تو یہہ روزہ دوسرے واجب کا ہی یا نفل کا لاکن ہر تقدیر جس نیت کے ساتھہ روزہ
رکہیگا جب رمضان ثابت ہوگا تو وہ روزہ رمضان کا ہوگا نزدیک امام اعظم کی **فصل**
پہلی قضا اور کفارہ واجب کرنیوالی چیزون کی بیان مین اگر کسی نی رمضان کی روزہ مین
جماع کیا یا جماع کیا گیا قصدا قبل یا دبر مین یا کہایا پیا قصدا خواہ غذا خواہ دوا روزہ
اوسکا فاسد ہوا اور سپر قضا اور کفارہ واجب ہوگا بردی آزاد کری اور اگر میسر نہو تو لگاتار
دو مہینی روزہ رکہی کہ اونمین رمضان اور عیدین اور ایام تشریق نہون اور اگر اوسدو مہینی
کی بیچمین کوئی روزہ فوت ہوجاوی خواہ عذر خواہ بغیر عذر سے تو روزہ پہر سے شروع
کری مگر حیض اور نفاس کی ضرورت مین افطار کرنا مضایقہ نہین اور اگر مثلا بسبب پیری کے
طاقت روزی کی نرکہتا ہو تو ساٹھہ مسکین کو دو وقت پیٹ بہر کہانا کہلاوی لاکن جن ساٹھہ
آدمیونکو صبح کو کہلاوی اونہین کو پہر شام کو کہلاوی یا ہر ایک کو غلہ صدقہ فطر کی قدر دیوے

اور نزدیک شافعی کی اور احمد کی بدون وطی کی کفارہ واجب نہین ہوتا ہی اور قضا یا کفارہ مانند
روزہ توڑنی سی کفارہ واجب نہین ہوتا ہی بالاتفاق اور جس وجہ سی کفارہ واجب ہوتا ہی اگر
اوسی وجہ سی ایک رمضان مین دو یا کئی روزی توڑی تو استحسان یہ ہی کہ اگر اول کی کفارہ دینی کی بعد
دوسرا توڑا تو دوسری کی لیی کفارہ علیحدہ دیوی اور اسی طرح قیاس کری تیسری اور چوتھی مین اور بعد
اوسکی اور اگر کسی کا کفارہ نہین دیا یہان تک کہ رمضان آخر ہو گیا تو سب کی واسطی ایک کفارہ
کفایت ہی اور امام مالک اور شافعی کی نزدیک دونون تقدیرین ہر روزی کی لیی الگ الگ کفارہ
چاہیی اور اگر دو رمضان مین دو روزی فاسد کیی اور اول روزی کا کفارہ نہین دیا تو استحسان مین
بالاتفاق کفارہ الگ الگ واجب ہوگا اور اگر خطا سی افطار کیا **ف** مثلاً کلی کرنی مین بدون
قصد کی حلق مین پانی اتر گیا یا بسبب زبردستی کی افطار کیا خواہ جماع خواہ اور کسی چیز کی
ساتھ یا حقنہ کیا یا کان یا ناک مین دوا ڈالی گئی یا پیٹ یا سر کی زخم مین دوا ڈالی سی
پس وہ دوا اوسکی دماغ یا پیٹ مین پہنچی یا کنکر یا لوہا یا وہ چیز کہ دوا اور غذا کی قسم سی نہین
نگل گیا یا قصداً منہ بھر قی کی یا رات جانکر کہانا سحری کا کہایا اور پیچھی معلوم ہوا کہ صبح تھی یا سورج
ڈوبنی کی خیال سی افطار کیا اور روزہ دو باقی تہا یا بھول کر کہانا کہایا اور خیال کیا کہ روزہ میرا
فاسد ہوا بعد اوسکی پہر قصداً کہایا یا سوتی اوسکی حلق مین کسی نی پانی ڈالا یا عورت سوتی مین
یا دیوانگی یا بیہوشی کی حال مین وطی کی گئی ان صورتون مین قضا کا روزہ واجب ہوگا نہ کفارہ
اور اگر کسی نی رمضان مین نہ روزی کی نیت کی اور نہ نیت افطار کی اور روزہ توڑنی والی کوئی چیز
اوس سی ظاہر عمل مین نائی تو استحسان یہ ہی قضا واجب ہی نہ کفارہ اور اگر رمضان مین نیت
روزی کی کی اور کہانا کہایا تو نزدیک امام اعظم کی کفارہ واجب نہوگا اور نزدیک صاحبین
کی واجب ہوگا اور اگر روزہ بھول گیا اور اوس حال مین کہانا کہایا یا پانی پیا یا جماع کیا تو
روزہ فاسد ہوگا اور نہ قضا واجب ہوگی اور احتلام ہونا اور دیکھنی کی ساتھ شہوت ہو کر انزال
ہونا اور بدن پر تیل ملنا اور آنکھ مین سرمہ لگانا اور غیبت کرلی اور سینگی لگانا اور بغیر
قصد کی قی کرنی اگرچہ بہت ہو اور قصد سی تہوڑی قی کرنی اور کان مین پانی ڈالنا یہ چیزین
بھی روزہ فاسد نہین کرتی ہین اور اگر ذکر کی اندر تیل یا دوسری کوئی چیز ڈالی تو نزدیک

امام اعظم کی روزہ فاسد نہوگا اور نزدیک ابی یوسف کی فاسد ہوگا اور اگر مردہ عورت یا چارپائی
کی ساتھہ یا قبل اور دبر کی سوا اور کسی اعضا مین وطی کی یا عورت سی بوسہ لیا یا شہوت سی
مساس کیا ان صورتون مین اگر انزال ہوا تو روزہ فاسد ہوگا اور اگر انزال نہوا تو فاسد نہوگا
اور اگر کہانی مین سی کچھہ دانت مین باقی رہا اوسکو ہاتہہ سی نکال کر کہایا تو روزہ ٹوٹ جائیگا
پر کفارہ واجب نہوگا اور اگر زبان کی نوک سی نکال کر کہایا پس اگر وہ چنی کی برابر ہی تو قضا واجب
ہوگا اور اگر چنی سی بہت کم ہی تو نہ ٹوٹیگا اور اگر دانہ تل کا سا بوت نگل گیا تو روزہ فاسد ہوگا
اور اگر منہ مین رکھہ کر چبایا تو فاسد نہوگا اور قی منہ بہر اگر منہ مین آئی پہر اوسکو قصدا نگل گیا تو روزہ
فاسد ہوگا اور اگر تہوڑی قی منہ مین آئی اور بغیر قصد کی اندر گئی روزہ فاسد نہوگا اور اگر منہ بہر بدون
قصد کی اندر گئی تو نزدیک ابو یوسف کی فاسد ہوگا نہ نزدیک محمد کی اور اگر تہوڑی قی قصدا نگل
جاوی تو نزدیک محمد کی فاسد ہوگا نہ نزدیک ابی یوسف کی اور مکروہ ہی روزہ مین چکہنا یا
چبانا کسی چیز کا بغیر عذر کی اور لڑکی کی لئی کہانا چبا کر دینا ضرورتکی صورت مین جائز ہی اور
کلی کرنی اور ناک مین پانی ڈالنا بی ضرورت اور غسل کرنا اور تر کپڑی بدن پر لپیٹنا دفع
گرمی کیواسطی مکروہ تنزیہی ہی نزدیک امام اعظم کی اسواسطی کہ یہہ امور بی صبری پر دلالت
کرتی ہین اور نزدیک ابی یوسف کی مکروہ تحریمی ہی **مسئلہ** روزہ دار اگر ناپاک ہوا اور
اوس حالت ناپاکی مین صبح کی روزہ اوسکا نہ ٹوٹیگا لیکن مستحب یہہ ہی کہ صبح نکلنی کی آگی
غسل کری **مسئلہ** علما متفق ہین اس بات پر کہ روزہ مین جہوٹہہ کہنی یا غیبت کسیکی کرنی
یا کسیکو برا کہنی سی روزہ فاسد نہین ہوتا پر سخت مکروہ ہی اور نزدیک اوزاعی رحمہ اللہ کی روزہ
اوسکا فاسد ہوتا ہی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ جسنی ترک نکیا جہوٹہہ بولنا
اور گناہ کا کام پس حق تعالی محتاج اوسکی روزیکا نہین یعنی روزہ اوسکا مقبول نہین **مسئلہ**
اگر کوئی شخص کہانا کہاتا تہا یا وطی کر رہا تہا اوسوقت فجر ہوگئی پس فجر ہوتی ہی اوسنی کہانا
منہ سی ڈال دیا اور ذکر جماع کرنی سی کہینچ لیا اس صورت مین نزدیک جمہور کی روزہ اوسکا صحیح ہوگا
اور نزدیک مالک کی باطل ہوگا **مسئلہ** جس مریض کو روزہ رکہنی مین مرض بڑہنی کا ڈر ہو
اوسکو افطار کرنا جائز ہی اور مسافر کہ جنکی تفسیر اوپر گذر چکی انکو بہی جائز پس اگر مسافر کو

روزہ شروع کرنیوالا نہ ہو تو اوسکو بہتر ہی کہ روزہ رکہے اور اگر مسافر جہاد مین ہو یا روزہ اوسکو ضرر
ہو تو اوسکو افطار کرنا بہتر ہی اور اگر روزہ قریب ہلاکت پہنچاوے تو اوس حال مین افطار کرنا واجب
ہی اگر اوس حال مین روزہ رکہیگا تو گنہگار ہوگا اور جن بیمار اور مسافرون نے افطار کیے تہی اگر
اوس مرض اور سفر کی حال مین وہ مر گئے تو قضا اونپر واجب نہین اور اگر بیمار اچہی ہو گئی اور
مسافر مقیم ہوئے اسکی بعد مر گئے تو جتنی دن مرض سی اچہی ہوئی اور سفر سی مقیم ہوئی تہی
اوتنی دنونکی روزی اونپر واجب ہو جاوینگی اور جب وی بیدون ادائی قضا کی مر گئے تو اونکی ولی پر واجب
ہی کہ اونکی تہائی مال سی ہر روزہ کی عوض ایک مسکین کا کہانا صدقہ فطر کی اندازی پر دیوی
لیکن یہ صدقہ دینا ولی پر اوسوقت واجب ہوگا کہ مریض اور مسافر مرنی کی وقت صدقہ دینی
کو کہکر مری ہون اور بیدون کہنی کی ولی پر واجب نہوگا ہان اگر ولی اپنی طرف سی احسان
کری تو درست ہے مسئلہ قضا رمضانکا اگر چاہی یکلخت ادا کری اور اگر چاہی متفرق
رکہی اگر سال بہر مین قضا نکیا اور دوسرا رمضان آگیا تو پہلی اوس دوسری رمضانکی روزی
ادا کری بعد اوسکے پہلے رمضانکی روزی قضا کری اور اسصورت مین صدقہ وغیرہ واجب نہوگا مسئلہ جو نہایت ضعیف
روزہ رکہنی سی عاجز ہی وہ افطار کری اور ہر روزہ کی عوض صدقہ فطر کی برابر کہانا دیوی پہر اگر
طاقت روزہ کی آجاوی قضا اوسپر واجب ہوگا مسئلہ حاملہ یا دودہ پلانیوالی عورت اگر
اپنی جان یا اپنی بچی کی جان پر خوف کری تو افطار کرلی پہر قضا کری اسپر صدقہ واجب نہوگا

فصل دوسری نفل روزونکی بیان مین نفل روزہ شروع کرنی سی واجب ہو جاتا ہے
مگر جن دنونمین روزہ رکہنا منع ہی اون دنونمین شروع کرنی سی بہی واجب نہین ہوتا ہے
ف یعنی عید الفطر اور عید الاضحی اور ذی الحجہ کی گیارہوین بارہوین تیرہوین کو منع
ہی اور نفل روزہ بغیر عذر کی توڑنا درست نہین اور عذر کی ساتہ درست ہی اور ضیافت بہی
عذر ہی اور جسمین افطار کیوی بعد اوسکی قضا کری مسئلہ اگر رمضانکی دنونمین سی کسی
دنمین لڑکا بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا یا مسافر مقیم ہوا یا حیض والی پاک ہوئی یا بیمار کا عذر
جاتا رہا ان سب پر واجب ہی کہ جسقدر دن باقی ہی اوسمین کہانا پینا موقوف کرین اسیکی
اور روزہ مسلم نے کہانا پینا موقوف کیا یا کیا دونون صورتونمین اون دونون پر قضا واجب

ہوگا مگر مسافر اور حائض اور بیمار پر واجب ہوگا مسئلہ عید الفطر اور عید اضحی کی دو دن اور ایام
تشریق کی دنون مین روزہ رکہنا حرام ہی اور ان دنون مین روزہ شروع کرنی سی قضا بہی واجب نہین ہوتا
لاکن اگر کسی نی نذر کیا کہ مین ان دنون مین روزہ رکہونگا یا نذر کیا تمام سال روزہ رکہنی کا تو دونون
صورتمین ان دنونمین افطار کری اور اگر روزہ رکہیگا تو گناہگار ہوگا لاکن نذر اوسکی ذمی سی
ساقط ہوجائگی اور قضا اوسپر نہ اویگی ف حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص رمضان کی بعد شوال مین
چہہ روزی رکہیگا گویا کہ اوسنی تمام سال روزہ رکہا بعض علمانی کہا کہ شوال مین چہہ روزی عید الفطر
ملاکر نہ رکہی ف یعنی یون نکری کہ عید کی صبح کو شروع کرکی عید کی ساتوین کو تمام کری بلکہ
متفرق رکہی اس لیی کہ مشابہ نصارا کی ساتہ ہووی اور اسی مشابہت کی سبب علمانی ملانی
کو مکروہ رکہا ہی اور فتوی یہہ ہی کہ مکروہ نہین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم شعبان مین اکثر روزہ
رکہتی تہی اور بعض حدیثونمین آیا ہی شعبان کی بعد روزہ رکہنا منع آیا ہی اس سبب سی کہ ایسا
ہو کہ ناطاقتی رمضان کی روزونکو مانع ہوجاوی مسئلہ ہر چاند مین تین روزہ رکہنا سنت ہی پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم روزی ایام بیض کی کبہی تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو رکہتی تہی
اور کبہی شروع چاند مین اکٹہی تین روزی رکہتی تہی اور کبہی آخر چاند مین اور کبہی ہر دسوین
کو ایک ایک روزہ اور کبہی جمعرات اور پیر اور جمعہ آتا اور کبہی پیر اور جمعرات اور پیر کو رکہتی تہی اور کبہی
ایک چاند مین ہفتی اور اتوار اور پیر کو اور دوسری چاند مین منگل اور بدہ اور جمعرات کو رکہتی تہی
عرفی کی دن جو شخص روزہ رکہتا ہی اوسکی اگلی اور پچہلی دو برسکی گناہ بخشی جاتی ہین اور اگر
عاشورہ کی دن روزہ رکہیگا تو پچہلی ایک سالکی گناہ بخشی جاینگی اور مستحب یہہ ہی کہ عاشورہ کی
ساتہہ ایک دن اور ملاوی خواہ اوسکی اول دن خواہ آخر کو اور صرف جمعہ کی دن روزہ رکہنا
نزدیک بعض عالمونکی مکروہ ہی اور نزدیک ابو حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کی مکروہ نہین مسئلہ روزہ
وصال کا یعنی کئی دن پی در پی روزی رکہنا بغیر افطار کی اور روزہ رکہنا تمام سالکا مکروہ
ہی اور سب سی بہتر طریق روزہ رکہنی مین طریق داؤد علیہ السلام کا ہی کہ ایک دن روزہ رکہی اور
ایک دن افطار کری لاکن اس طور پر رکہنا بہی اس شرط پر ہی کہ ہمیشہ رکہا کری کیونکہ عبادت ہمیشہ
کی بہتر ہوتی ہی **مسئلہ** عورتونکو بغیر اذن خاوند کی اور غلام کو بدون حکم مالک کی روزہ

نفل نہ چاہی رکھنا **فصل تیسری اعتکاف کی بیان مین** اعتکاف کرنا کسی مسجد مین عبادت کے
لائق جامع مسجد مین بہتر ہی اور اعتکاف واجب ہو جاتا ہی نذر کرنی سی ف جسنی زبان سی
کہا کہ مین نی اپنی پر تین دنونکا اعتکاف لازم کیا یا یون کہا کہ جسوقت یہہ کام میرا ہوویگا تب
مین تین دن اعتکاف کرونگا دونون صورتمین اعتکاف واجب ہو جائیگا لیکن پہلی صورتمین
فی الحال ہوگا اور دوسری مین متعلق اور مسجد مین ٹہرنا اعتکاف کی نیت سے اسی کو شرع مین
اعتکاف کہتی ہین اور اعتکاف کی مدتمین اختلاف ہے اقل مدت اسکی ایک دن ہی نزدیک امام اعظم
اور آدہی دنسی زیادہ ہی نزدیک ابی یوسف کی اور ایک ساعت ہے نزدیک محمد کی اور رمضانکی آخیر
دہائیمین اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ ہی اور جو اعتکاف واجب ہے اسمین روزہ رکہنا شرط ہی اور
اسیطرح نفل اعتکاف مین بہی شرط ہی ایک روایت مین اور عورتکو چاہیی کہ گہر کی مسجد مین
اعتکاف کری **مسئلہ** معتکف کو چاہیی کہ مسجد سی باہر نہ نکلی مگر پیشاب یا پاخانی یا جمعی
کی نماز کی واسطی اور جمعی کی لیی اوسوقت جاوی کہ جسمین جمعہ اور اوسکی سنتین ادا ہو سکین اور
جمعہ مسجد مین نماز کی قدر ٹہری زیادہ اوسی دیر نکری اگر دیر کی تو اعتکاف فاسد نہوگا **مسئلہ**
اگر معتکف بدون عذر کی ایک ساعت مسجد سی نکلیگا اعتکاف اوسکا ٹوٹ جائیگا اور نزدیک
صاحبین کی جب تک آدہی دنسی زیادہ مسجد کی باہر نہ ٹہریگا فاسد نہ ہوگا اور کہانا اور پینا اور
سونا اور بیچنا اور خریدنا مسجد مین بغیر حاضر کرنی اسباب کی معتکف کو جائز ہی اور غیر معتکف کو نہین
مسئلہ معتکف کو وطی اور جو چیز خواہش دلاوی طرف وطی کی مثلاً بوسہ وغیرہ سب حرام ہے
اور وطی سی اعتکاف فاسد ہوتا ہی خواہ وطی رات کو کری خواہ بہول کر اور مساس اور بوسہ سے
اعتکاف فاسد ہوتا ہی اگر انزال ہووی اور بدون انزال کی نہین ہوتا ہی **مسئلہ** اعتکاف
مین بالکل چپ رہنا مکروہ ہی اور بیہودہ کلام کرنا اوس سی زیادہ مکروہ نیک کلام کیا کری مثلاً کلام اللہ
یا حدیث یا درود پڑہا کری **مسئلہ** اگر کسی نی کئی دنکی اعتکاف کا نذر کیا تو ان دنونکی راتونکو بہی اعتکاف کرنا
لازم ہوگا اور اسیطرح اگر دو دنکی نذر کیا تو دو راتکا بہی اعتکاف لازم ہوگا اور نزدیک ابی یوسف کی
صرف درمیان ایک رات کا لازم ہوگا جو دونون دن کی درمیان ہی اور اگر نذر کیا ایک مہینی
کی اعتکاف کا تو ایک تخت ایک مہینی کا اعتکاف لازم ہوگا اگرچہ یک تخت کا ذکر زبان سی نکیا ہو

مسئلہ اعتکاف شروع کرنے سے لازم ہوجاتا ہے مگر نزدیک امام محمد کے نہیں ہوتا ہے

کتاب الحج

اسلام کی رکنوں میں سے ایک رکن حج ہے اور وہ فرض عین ہو جاتا ہے جس وقت اوسکی شرطیں پائی جائیں اور جس نے حج کو فرض نجانا وہ کافر ہے اور جو اوسکی شرطیں موجود ہونے پر جس نے ترک کیا وہ فاسق ہے لیکن چونکہ ان ملکوں میں اکثر شرطیں حج کی موجود نہیں اس لئے اوسکے مسائل اس رسالہ مختصر میں مذکور نہوئے اور دوسری وجہ یہہ ہے کہ ساری عمر میں حج ایک مرتبہ واجب ہوتا ہے نہ بار بار پس حاجت کیوقت اوسکے مسائل سیکھنا ہو سکتا ہے واللہ اعلم ف مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اگرچہ مسائل حج کی ذکر نہیں کئے پر یہہ عاجز بطور اختصار کے کچھہ بیان کرتا ہے مسئلہ شرطیں حج کی یہہ ہیں کہ حج کرنیوالا آزاد اور عاقل اور بالغ اور مسلمان ہو اور بیمار اور اندہا اور اپاہج ایسا نہو اور سواری اور راہ کے خرچ پر قادر ہو اور اہل و عیال کی نفقہ پہر آنے تک کے دے سکتا ہو اور راہ میں امن بیشتر ہو یعنی اکثر لوگ اوس راہ سے حج کر آتے ہوں گو بعض وقت بعض لوگ اتفاقاً ہلاک ہوں اوسکا اعتبار نہیں اور عورت کے لئے اوسکا شوہر یا محرم عاقل نیک بخت ساتھہ ہو مسئلہ فرض حج کے تین ہیں ایک تو احرام باندہنا دوسرا عرفات میں کہڑا ہونا اور تیسرا طواف الزیارۃ کرنا کہ اوسکو طواف الافاضہ اور طواف الرکن بہی کہتے ہیں مسئلہ واجب حج کے پانچ ہیں ایک مزدلفہ میں رات کو ٹہرنا دوسرا جمروں پر کنکریاں مارنا تیسرا صفا مروہ میں دوڑنا چوتہا بال منڈانا یا کترانا پانچواں طواف الصدر کرنا یعنی پہرتے وقت طواف رخصت کا کرنا کہ اوسکو طواف الوداع بہی کہتے ہیں پس انکے سوا سنتیں اور مستحبات ہیں مسئلہ جانو کہ احرام باندہنے کے بعد حرام ہے وطی کرنا و جہگڑا اور لڑائی کرنا اور جہوٹہہ بولنا اور غیبت اور تہمت اور برائی کرنا اور گالی دینا اور فحش بکنا اور شکار دریا اور خشکی کا کرنا اور سر اور بدن کے بال منڈانا اور سر اور ڈاڑہی کے خطمی سے دہونا اور ناخن اور مونچہیں کترنا اور موزہ پہننا اور پگڑی باندہنا اور سیا ہوا کپڑا پہننا اور خوشبو لگانا پس زیادہ تفصیل بڑی کتابوں میں دیکہہ لے جسکو حاجت ہو

کتاب التقوی

اسلام کی ارکان کے بعد یعنی نماز روزہ حج و زکوۃ کے مسائل جاننے کے بعد حرام اور مکروہ اور شبہہ کی چیزوں کو دریافت کرنے اور اون سے بچنا یہہ بہی اسلام میں ضروری ہے ف کیونکہ بدون جاننے

اونکی اجتہاد کرنا اونپر مشکل ہی پس اگر مسلمان اونکو سمجہائیگا اور اونسی پوچہیگا تو اوسکی مسلمانی مین
مشکل نقصان آویگا پس اسی واسطی اس کتاب التقوی کی پانچ فصلونمین وہ چیزین بیانکی گئین فصل
پہلی کہانیکی بیانمین مردار یعنی جو جانور کہ آپ سی مرا ہوا اور ذبح مین الا اللہ اور سوا اور وہ جانور کہ
بلندی سی گرکر مرا ہوا اور وہ جانور کہ گلا گہوٹ کی یا کسی صدمہ سی مرا ہوا اور جو جانور کہ اوسکو کسی کافر
غیر کتابی نی ذبح کیا اونکا کہانا حرام ہی اور اسیطرح جو جانور کہ اوسکو کسی مسلمان یا کتابی نی ذبح
کیا اور قصدا بسم اللہ ترک کیا وہ بہی حرام ہی اور اگر بہول کی ترک کیا تو نزدیک امام مالک کی حرام
ہی اور نزدیک امام اعظم کی حلال مسئلہ جنگل سی پکڑنیوالی جانور اور پہاڑ کہانی والے
چارپائی اگرچہ اکثر اور مری ہون اور پانی اور رکہی اور چیل اور زمین مین رہنی والی جانور
مانند چوہی اور نیول اور سوا اونکی جو حشرات زمین کی ہین جیسی کیچوی وغیرہ اور جو جانور کہ اکثر نجاست
کہاتا ہی کہانا اون سب کا حرام ہی اور جو کوا کہ دانہ اور نجاست دونون کہاتا ہی وہ مکروہ ہی اور
گہوڑا حلال ہی اور نزدیک امام اعظم کی مکروہ ہی اور کوی کہیتی کی کہ وہ فقط دانہ کہاتا ہی حلال
ہی اور خرگوش اور دوسری حیوانات جنگلی کہ درندون مین سی نہین وہ حلال ہین اور دریائی جانور
سی نزدیک امام اعظم کی سوای مچہلی کی کوئی قسم کی جانور حلال نہین اور مچہلی اگر دریا وغیرہ مین ہون
آفت کی مرکر پانی پر چت ہوکر بہی تو وہ حرام ہی نزدیک امام اعظم کی اور مچہلی اور ٹڈی مین ذبح شرط نہین ہی
اسیواسطی کافر کی شکار کیے ہوی مچہلی بہی حلال ہی مسئلہ طعام اسقدر کہانا فرض ہی کہ جسمین زندگی
باقی رہی اور اسقدر کہانا کہ جسمین نماز کہڑا ہوکر پڑہ سکی اور روزہ رکہنی کی طاقت حاصل ہو واجب ہے
اور آدہی پیٹ تک کہانا سنت ہی اور پیٹ بہر کہانا مباح ہی اور اگر جہاد مین طاقت ہونیکی نیت
اور دینی علوم مین محنت کرنیکی نیت سی پیٹ بہر کہاوی تو بہی مستحب ہے اور پیٹ بہر سی
زیادہ کہانا حرام ہی مگر روزہ رکہنی کی قصد یا مہمان کی خاطر سی جائز ہی مسئلہ لاچاری کی
حال مین یعنی بہوک سی جب مرنیکا اندیشہ ہوا اور اوسوقت غذا حلال نہ ملی تو مردار حلال
ہوتا ہی اور جو چیز حرام ہی وہ بہی حلال ہوتی ہی بلکہ اوسوقت فرض ہوتا ہی کہانا مردار وغیرہ
کا نزدیک امام اعظم کی اور اگر نہ کہایا اور مر گیا تو گناہگار ہوگا لیکن پیٹ بہر نہ کہاوی جان
بچانیکی اندازہ کہاوی نزدیک ابی حنیفہ کی اور امام شافعی اور احمد کی ایک قول مین بہی یہی ہے

حکم ہی اور نزدیک امام مالک کی بیت بہر کی کہاوی اور ایسی حالت مین اگر غیر کی مال جان کہنی
قدر کہاوی اور اوسکی قیمت ادا کرنیکی نیت ہووے تو جایز ہی لیکن اگر اتنی احتیاط کیا غیر کی مال سی
نکہایا اور مرگیا تو ثواب پایا اور گناہگار نہوگا مسئلہ مرض مین دوا کہانی جایز ہی نہ جسے
اگر دوا نہ کہائی اور مرگیا گناہگار نہوگا مسئلہ قسم قسم کی میوی اور طرح طرح کی غذا لطیف کہانا جایز
ہی لیکن اوسمین خرچ حد سی زیادہ کرنا اسراف ہی اور منع مسئلہ سونی اور چاندی کی برتن مین کہانا
اور پینا مرد اور عورت دونو کو حرام ہی مسئلہ شراب انگوری نجاست غلیظہ اور حرام قطعی ہی جو شخص
اوسکو حرام نجانی وہ کافر ہی اور اوسکو یون بناتی ہین کہ پانی انگور کا بدون جوش دینیکی رکہہ چہوڑتی
ہین یہان تک کہ وہ نشا لانی والا ہو اور کف اوسمین آ جاوی اور دوسری شراب یہ کہ خرما یا کشمش سی بناتی ہین
اور وہ طلاء انگوری ہی کہ انگور کی پانیکو جوش دیکر دو تہائی سی کم خشک کرکی رکہہ چہوڑتی ہین سکر ہووی
اور کف لانی تک یہہ تینون قسمین نجس ہین لیکن نجاست انکی خفیفہ ہی نہ غلیظہ اور دوسری شرابین
کہ خرما یا کشمش کی پانی جو شراب بناتی ہین یا شہد یا انجیر یا گیہون یا جو یا جوار وغیرہ سی تیار کرتی ہین
اور مثلث انگوری کہ انگور کی پانی کو جوش دینی کی بعد ایک تہائی باقی رہتی ہین یہہ سب شرابین
ہی اون تینون کی مانند نجس ہین اور حرام نزدیک محمد کی اگرچہ ایک قطرہ ہی ہو دلیل اونکی
یہہ ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو چیز نشا لاوی زیادتی سی اوسکی حرام ہی ایک قطرہ
اوسکا اور جو چیز نشا لانی والی ہی وہ شراب ہی یعنی مانند شراب کی ہی حرمت اور نجاست
مین اور نزدیک امام اعظم کی جو چار شرابین پہلی کہی ہین اونکی سوا یعنی شراب انگوری اور شراب خرمائی
اور شراب کشمش اور طلا انگوری کی سوا اور جو پچہلی شرابین ہین یہہ سب نہ تو نجس ہین نہ حرام ہان
جو شخص لہو و لعب کی ارادی سی پیوی تو حرام ہی اور اگر طاقت کی قصد سی پیوی تو جایز ہی لیکن
یہہ قول امام اعظم کا متروک ہی اور فتوی امام محمد کی قول پر ہی مسئلہ شراب سی کسیطرح کا فایدہ
اوٹہانا درست نہین یہانتک چاہیی کہ اس سی علاج چارپائی کی بہی نکی جاوی اور نہ اسکو [illegible] دی جاوی
اور نہ زخم کی مرہم مین ڈالی جاوی مسئلہ کہانا کہانی اور پانی پینیکی وقت سنت وہ ہی کہ
اول بسم اللہ کہی اور آخر اوسکی الحمد للہ اور کہانیکی قبل اور کہا کر ہاتہہ دہوی اور پانی تین گہونٹ
کرکی پیوی ہر بار اول مین بسم اللہ اور آخر مین الحمد للہ کہی مسئلہ گہوڑیکا دودہ نشا کی سبب حرام ہے

اور پیشاب ماکول اللحم کا بھی حرام ہی مسئلہ گوشت اگر مسلمان یا کسی کتابی سی لی لیوی ذبح کی ہوئی تو حلال ہے
اور اگر کسی بت پرست سی لیوی تو حرام مسئلہ ہدیہ قبول کرنیکی لیی غلام اور لونڈی اور لڑکی کا قول
بھی معتبر ہی فائدہ مثلاً کسی غلام نی کہا کہ یہہ ہدیہ تمہاری فلانی دوست نی بھیجا ہے پس اوسکا کہنا
کفایت کرتا ہی مسئلہ اگر کسی عادل نی کہا کہ یہہ پانی پاک ہی یا کہا ناپاک ہی تو نفس تیمم میں اوسکا قبول
کیا جائیگا اگر کسی فاسق نی یا جسکا حال معلوم نہیں اوسنی خبر دی پانی کی نجاست کی پس جو یقین
دل میں سوچے جسطرف دل کی رائی غالب ہووی اوسی پر عمل کری پس اگر گمان غالب ہو کہ یہہ خبر دینی
والا سچا ہی پانیکو گرا دیوی اور تیمم کر لیوی اور اگر گمان غالب ہو کہ جھوٹا ہی تو وضو کر لیوی اور لیکن بہتر
یہہ ہی کہ وضو کر لیوی اور پھر تیمم کر لیوی مسئلہ سوداگر کی غلام کی ضیافت قبول کرنی درست ہی
اور کپڑا یا نقدی یا غلہ اوس سی لینا درست نہیں اوسکی مولی کی اجازت بغیر مسئلہ ضیافت قبول
کرنی ظالم امیروں اور ناچنی والی اور گانی والی اور چلا چلا کر رونیوالی عورتونکی اور قبول کرنا
ہدیہ اونکا منع ہی اگر اکثر مال اونکا حرام کا ہووی اور اگر جان لیوی کہ اکثر مال حلال کا ہی درست ہے

فصل دوسری

لباس اور اوسکی مانند کی بیان میں کپڑا اسقدر پہننی کی کہ ستر اور گرمی اور سردی سے
جو ایذا کی پہنچانیوالی ہیں اونکی دفع کرنیکی قدر پہننا فرض ہی اور اوس سی زیادہ پہننا خدا کی نعمت ظاہر
کرنی اور شکر ادا کرنا اور زینت کی لیی مستحب ہے اور سنت وہ ہی کہ لباس انگشت نما نہ ہووی اور
دامن اور ازار آدھی پنڈلی تک پہنی اور ٹخنی تک بھی جایز ہی اور اوس سی زیادہ نیچی لٹکانا حرام ہی اور سنت
کی نیت سے شملہ بالشت بھر چھوڑنا مستحب ہی اور اسراف اور تفاخر دکھانیکی نیت سی زیادہ تکلف کرنا
پوشاک میں مکروہ ہی یا حرام اور اگر یہہ نیت نہو تو مباح ہی اور زرد اور زعفرانی رنگ کی کپڑی
مردوں کو حرام ہی عورتونکو نہیں اور ایک روایت میں ہی کہ مطلق سرخ رنگ مردونکو مکروہ ہی مگر خشکار
درست ہے مانند سبز کے اور جو کپڑا تانا اور بانا اوسکا دونوں ریشم ہوں وہ عورتونکو درست ہی
نہ مردونکو مگر چار انگلی کی برابر مانند سنجاب کی اونکو بھی درست ہے اور جو کپڑا کہ بانا اوسکا ریشمی اور
تانا سوت یا اون کا ہو اوسکو فقط لڑائی میں پہننا درست ہی اور جس کپڑیکا بانا سوت اور تانا ریشمی ہے
وہ مشروع ہی ہر حال میں وہ درست ہی اور فرش ریشمی کپڑیکا بچھونا اور تکیہ بنانا درست ہے نزدیک
امام اعظم کی اور نزدیک صاحبین کی منع ہی مسئلہ چاندی اور سونیکی زیور عورتونکو پہننا جایز ہی

اور مردونکو حرام ہی مگر انگوٹھی چاندیکی بنی ہوئی اور سونا اوسکی نگینی کی چارون طرف لگا ہوا
درست ہی مسئلہ اور ٹوٹا ہوا دانت چاندیکی تارسی باندہنا جایز ہی نہ سونیکی تارسی اور امام محمد کے
نزدیک سونیکی تارسی بہی جایز ہی اور انگوٹھی لوہی اور پیتل وغیرہ کی جایز نہین مسئلہ بادشاہ اور قاضی
کو انگوٹھی مہر کیلئی رکہنی سنت ہے اور ونکو نہ رکہنی بہتر ہی مسئلہ جس تن مین چاندی کی میخ وغیرہ
اور جس مین کہانا پینا اور چاندیکی میخین لگی ہوی کرسی پر بیٹہنا جایز ہی بشرطیکہ چاندیکی جگہہ سے
منہ لگانی اور بیٹہنی مین احتیاط کری اور نزدیک ابی یوسف کی مکروہ ہی اور امام محمد کی دو روایت
ایک مین تو جایز ہی اور دوسری مین منع مسئلہ لڑکیکو ریشمی کپڑا اور سونا پہنانا حرام ہی

فصل وطی اور جو چیز خواہش دلانی والی وطیکی ہی اوسکی بیانمین اپنی جورو یا لونڈیکو پیچہی کی راہ سی یا حیض
ونفاس مین وطی کرنی حرام ہی اور لواطت حرام قطعی ہی جو اوسکو حرام نجانی وہ کافر ہی اور اجنبی
عورت اور مرد کو شہوت سے دیکہنا حرام ہی اور اسیطرح اجنبی عورت پر شہوت سے ہاتہہ ڈالنا اور حرام
کاریکی کوشش مین چلنا پہرنا بہی حرام ہی حدیث مین آیا ہی کہ انکہہ کا زنا دیکہنا اور ہاتہہ کا زنا پکڑنا
اور پاؤنکا زنا راہ چلنا اور زبانکا زنا بدبات کہنا ہی اور فرج ان سبکو تصدیق کرتی ہی اور جہٹلاتی
ہی مسئلہ غیرکی سترکیطرف دیکہنا حرام ہی مگر طبیب یا ختنہ کرنیوالی یا دائی یا حقنہ کرنیوالی وغیرہم
کو جایز ہی کہ ضرورت مین ضرورتکی قدر نظر کرین نہ زیادہ اور ایک مردکو دوسری مرد کا بدن دیکہنا
درست ہی ستر عورتکی سوا یعنی ناف سی زانو تک نہ دیکہی اور ایک عورتکو دوسری عورتکی ناف سے
زانو تک ہی دیکہنا درست نہین اور باقی بدن دیکہنا جایز ہی اور اسیطرح عورتکو غیر مرد کی ستر
سوا باقی بدن کا دیکہنا درست ہی بدون شہوتکی اور شہوتکی حال مین ہرگز نہین درست اور
مردکو اجنبی عورتکا بدن دیکہنا بالکل درست نہین مگر جو عورت ضروریکاموںکی واسطی باہر نکلتی ہی اوسکا
منہ اور دونون ہاتہہ دیکہنا درست ہے اگر شہوت نہو اور اگر شہوت ہو تو درست نہین قران مجید مین
حق تعالی نی فرمایا کہہ ای محمد مسلمان مردونکو کہ عورتونسی آنکہین بند کرین اور شرمگاہ نگاہ رکہین
اور کہو مسلمان عورتونکو کہ مردونسی آنکہین چہپاوین اور شرمگاہ نگاہ رکہین اور حدیث مین آیا ہے
کہ جسنی اجنبی عورتکی طرف شہوت سی نظر کی قیامت کی دن پگہلا ہوا شیشہ اوسکی آنکہونمین ڈالا
جایگا اور اپنی عورت اور لونڈیکا سارا بدن دیکہنا درست ہی لیکن مستحب وہ ہی کہ شرمگاہ نہ

دیکھنی وزانو تک اور پیٹ اور پیٹھ اور سوا انکی جتنی عورتین محرمات مین سی ہین انکی اور غیر کی لونڈی کی
سر اور منہ اور پنڈلی اور بازو دیکھنا اور رانونکو ہاتھہ لگانا درست ہے اگر شہوت سی امن ہو اور پیٹ
اور پیٹھ اور ران دیکھنا درست نہین اور غلام اپنی مالک کی حق مین مانند اجنبی کی ہی پس اوسکو منہ
اور دونون ہاتھہ کی سوا باقی اعضا مالکہ کا دیکھنا درست نہین اور اجنبی عورتکی طرف نکاح کی ارادی
یا مول لینی کیوقت شہوتکی ساتھہ بھی دیکھنا جایز ہی اور اسیطرح گواہ کو بھی گواہ ہونی یا گواہی دینی
کیوقت اور حاکم کو بھی انصاف کی وقت دیکھنا درست ہے **مسئلہ** خوجی اور اختی کا حکم مرد کا ہی
ف یعنی جسطرح عورتکو غیر مرد سی پردہ کرنا فرض ہی اسیطرح انہون سی بھی خوجہ کہتی ہین ذکر کتا
ہونی کو اور اختہ کہتی ہین جسکی خصیی نکالی گئی ہون **مسئلہ** حمل رہنی کی خوف سی عزل کرنا یعنی
وطی کرنی مین انزال کیوقت منی باہر ڈالنی منع ہی منکوحہ سی بغیر اذن اوسکی اگر وہ حرہ ہی اور اگر وہ
غیر کی لونڈی ہی تو اوسکی مالک کی حکم بدون نہین جایز اور اپنی لونڈی سی درست ہے بغیر اذن
اوسکی **مسئلہ** اگر کسی نی باندی مول لی یا کسی نے اوسکو ہبہ کیا یا میراث یا کسی اور سبب سے ہاتھہ
لگی پس نہ وطی اوسکی درست ہی اور نہ بوسہ نہ مساس جب تک اوسکی ملک مین آنی کی بعد ایک
حیض پورا ہو لیوی اور اگر باندی نابالغ ہی یا بڑہیا کہ حیض موقوف ہوگیا تو بعد ایک مہینی کی
وطی جایز ہوگی **مسئلہ** اگر کسیکی ملک مین دو لونڈی ایسی ہون کہ نکاح دونونکا ایک ساتھہ کرنا
شرع مین منع ہو مثلاً دونون آپس مین بہن ہون پس اس صورت مین اگر ان دونون مین سی ایک کی
ساتھہ اوسنی وطی کی تو دوسری اوسپر حرام ہو گئی جب تک اوس موطی کی ہونی کو اپنی
ملک سی الگ نہ کریگا یا کسی اور سی نکاح نہ کر دیگا **فصل چہٹی کسب اور تجارت کی بیان مین**
حدیث مین آیا ہی کہ تلاش کرنا حلال روزی کا فرض ہی بعد فرضون کی **ف** یعنی جو فرض
کہ مقرر ہین مانند نماز روزہ وغیرہ اور سوا اونکی اول مرتبہ اونکا ہی بعد اونکی طلب کرنا کمائی حلال کا
فرض ہی اور سب کسبون سی بہتر کسب اپنی ہاتھہ کا ہی اور داود علیہ السلام زرہ اپنی ہاتھہ سی بناتی
تھی اور کہاتی تھی اور بہتر کسب کیا ہی بیع مبرور ہی یعنی وہ بیع کہ فساد اور کراہت سی پاک ہو
ف فقہ مین تفصیل اوسکی لکہی ہی کہ افضل کسب جہاد ہی پہر تجارت پہر زراعت پہر ہاتھہ کی
کمائی **مسئلہ** مبیع اگر مال نہو مانند مردار یا لہو یا حر کی بیع اوسکی باطل ہی اور اگر مبیع مال ہو

لیکن قابل قیمت کی نہو مانند اوس جانور کی کہ ہوا مین اڑتا ہی یا وہ مچھلی کہ پانی کی اندر ہی اوسکی
بیع بھی باطل ہی **ف** ہان اگر جانور کو پھر آنیکی عادت ہو جیسے کبوتر یا مچھلی ایسی چھوٹی حوض مین
کہ ہاتھ سی پکڑ سکتی ہون اسصورت مین بیع اوسکی جائز ہوگی اور مانند شراب اور سور کی کہ یہ دونون اگرچہ
کفار کی نزدیک قیمت دار مال ہین پر شارع کی نزدیک انکی کچھ قیمت نہین پس یہ دونون اگر نقد کی
عوض بیچی جاوین اونکی بیع بھی باطل ہوگی اور اگر مثلاً کپڑی یا کسی اور اسباب کی عوض بیچی جاوین تو
اسصورت مین بھی اونکی بیع باطل ہوگی اور اسباب کی بیع فاسد **ف** بیع کی چار قسمین ہین نافذ موقوف
فاسد باطل جسمین مبیع اور ثمن دونون مال ہون اور بیچنی والا اور لینی والا دونون عاقل بالغ ہون اور
وہ دونون اپنی واسطی خرید فروخت کرتی ہون یا کسی اور کی وکیل یا ولی ہون اوسکو بیع نافذ کہتی ہین
اور اگر کسی نے غیر کی مال بدون اجازت اوسکی بیچا تو یہ اوسکا ولی ہی اور نہ وکیل اسکو بیع موقوف
کہتی ہین پس یہ بیع صحیح نہوگی جب تک مال کا مالک اذن نہ دیوی اور اگر باعتبار اصل کی بیع درست
ہوا اور باعتبار عارض کی نادرست تو اوسکو بیع فاسد کہتی ہین مثلاً ایک کپڑا بیچا شراب کی عوض
پس کپڑی کی بیع اصل مین تو درست ہی لاکن شراب کی عوض مین فاسد ہی کیونکہ شراب شرع
مین مال متقوم نہین ہی اور کپڑا مال متقوم ہی پس مالکو غیر مال کی ساتھ عوض کرنا درست نہین اور
اگر کسی وجہ سی درست نہوا اوسکو بیع باطل کہتی ہین مانند بیع مردار یا شراب کی بیع باطل مین خریدار
مبیع کی مالک نہین ہوتا ہی کسواسطی کہ وہ مال نہین اور فاسد مین مبیع قبض کرنیکی بعد مالک ہوتا ہی
لیکن بیعکو فسخ کرنا واجب **ف** اور اگر فسخ نکیا تو واجب ہوگا اسپر قیمت اوسکی دینی نقدین سی مثلاً
کسی نی شراب دیکر کپڑا لیا پس کپڑا لینی والی پر واجب ہی کہ کپڑی کی قیمت نقدین سی دیوی **مسئلہ**
دودہ بغیر دوہنیکی جانور کی تہنون مین بیچ ڈالنا درست نہین یہ بیع باطل ہی کیونکہ اوسمین دودہ
ہونی مین شک ہی احتمال ہی کہ ہوا ہو وہ نہو **مسئلہ** جس بیع بیچنی والی اور مول لینی والی مین
جھگڑا ڈالنی والی ہو وہ فاسد ہی مانند بیع پشم کی بھیڑ بکری کی پیٹ پر یا بیع کسی کڑی کی چہت مین
یا بیع ایک گز کپڑی کی تہان مین سی یا بیع کرنی مدت مجہول کی ساتھہ مثلاً خریدار نی کہا کہ جسدن مینہ
برسیگا یا ہوا زور کی چلیگی اوسدن قیمت دونگا **ف** ان صورتون مین جھگڑا ہونیکی وجہ یہ ہی کہ مثلاً
خریدار چاہتا ہی کہ مال بھیڑ بکری کی پیٹ سی ملا کی کاٹ لیوی یا کڑی اچہی سی اچہی چہانٹکر نکال لیوی

یا اگر یہہ کپڑا اوسکی پسند ہوا اور پھاڑ لیوی یا سینہ پر سے اور سینہ ہوا پہلی کی دن قیمت مال کی پوری دے
بایع اس سبب سے راضی نہیں ہوتا ہی اور اوسکا راضی ہونا بھی ضرور ہی صورت ایسی کی نزاع کی ہی پس مشتری کو
لازم ہی کہ اسطرح کی بیع فاسد کو فسخ کر ڈالے اور اگر مشتری نے فسخ نکیا تو بایع فسخ کری جہت سے کہ مال وہی تھا
اور اگر یہہ کپڑا تہان سی پھاڑ دیا یا مشتری نے مدت مجہول کو موقوف کیا بیع صحیح اور لازم ہو جاویگی
مسئلہ شرط فاسد سی بیع فاسد ہوتی ہی اور شرط فاسد وہ ہی کہ مقتضا ہی عقد کا نہو یعنی جن شرطون
کو عقد چاہتا ہی وہ اون میں سی نہو اور اوس میں نفع ہو بایع کو یا مشتری کو یا مبیع کو اگر مبیع مستحق نفع کا ہی
ف یعنی مبیع نفع کو نفع سمجھتا ہو اور اوسی اپنا فایدہ حاصل کرنی کی عقل و شعور رکھتا ہو اور اگر
مبیع کو یہہ لیاقت نہیں ہی تو اوسکا نفع معتبر نہوگا مسئلہ کسی نے مثلاً مکان لیا اس شرط پر کہ
بایع اوسپر اوسکا قبضہ کر دیوی پس یہہ شرط صحیح ہی فاسد نہیں اس لیے کہ یہہ شرط مقتضا ہی عقد کا ہی
اور اگر بایع نے کپڑا بیچا اس شرط پر کہ مشتری اوسکو کسی اور کی ہاتھ نہ بیچے پس یہہ شرط اگرچہ مقتضا
عقد کا نہیں ہی لیکن فاسد بھی نہیں اس لیے کہ اسمیں کسیکا نفع نہیں اور اگر بایع نے گہوڑا بیچا اس شرط
کہ خریدار اوسکو فربہ کری اسمیں گہوڑیکو نفع ہی لیکن گہوڑا انسان نہیں ہی کہ نفع کو سمجھی اور مشتری اگر
فربہ ہونیکی غذا طلب کری پس یہہ شرط بھی فاسد نہیں اسطرح کی شرط کرنی لغو ہی اور بیع صحیح اور اگر
کسی نے مکان بیچا اس شرط پر کہ بیچنی کی بعد ایک مہینی تک اوسمیں رہا کری پس یہہ شرط فاسد ہے
کیونکہ اوسمیں بایع کو نفع ہی اور اگر کسی نے کپڑا اس شرط پر مول لیا کہ بایع اوسکو پیراہن سی دیوی پر
یہہ شرط فاسد ہی کیونکہ اسمیں لینی والیکو نفع ہی اور اگر غلام بیچا اس شرط پر کہ لینی والا اوسکو
لیکر آزاد کر دی پس یہہ شرط فاسد ہی اس سبب کہ اسمیں غلام کو منفعت ہی پس ایسی طرح کی بیع و شرا سی
بچنا واجب ہے کیونکہ ایسی شرطون سی بیع فاسد ہوتی ہی اور بیع باطل اور بیع فاسد کی مسائل اگر
زیادہ تفصیل منظور ہو تو کتابونمیں موجود ہی مسئلہ سود لینا حرام ہی بیع اور قرض دونون میں
اور گناہ کبیرہ ہی جو شخص اوسکی حرمت کا منکر ہی وہ کافر ہی مسئلہ جان تو بیاج دو قسم ہی
ایک بیاج نسیہ دوسرا بیاج فضل بیاج نسیہ وہ ہی کہ نقد مال کو وعدہ پر بیچی اور بیاج فضل وہ ہی کہ تھوڑی
مال کو بہت کی عوض بیچی پہر اگر دو چیزین پائی جائین ایک اتحاد جنس دوسرا اتحاد قدر تو نزدیک
امام اعظم کی دونون قسمین ربوا کی حرام ہوتی ہین یعنی ربوا نسیہ بھی اور ربوا فضل بھی اور قدر سی

مراد ہے کیل یا وزن اور اگر ان دونوں چیزوں سے ایک پائی جاوے یعنی صرف اتحاد جنس پایا جاوے
یا اتحاد قدر تو ربوا ادھار کا حرام ہوگا نہ ربوا زیادتی کا پس اگر گیہوں عوض گیہوں کے یا جو عوض جو کے
یا چنے عوض چنے کے یا سونا عوض سونے کے یا چاندی عوض چاندی کے یا لوہا عوض لوہے کے بیچا جاوے تو
فضل اور نسیہ دونوں اس میں حرام ہیں کیونکہ اتحاد جنس اور اتحاد قدر دونوں چیزیں یہاں موجود
ہیں اور اگر گیہوں عوض چنے کے یا سونا عوض چاندی کے یا لوہا عوض تانبے کے بیچا جاوے تو فضل حلال
ہے اور نسیہ حرام کس واسطے کہ گیہوں اور چنے دونوں ایک طرح کی کیل سے بیچے جاتے ہیں اور لوہا اور
تانبا دونوں ایک صورت کی ترازو اور بٹوں سے اور سونا اور چاندی ایک طرح کی ترازو اور بٹوں سے بیچے
جاتے ہیں پس اون میں قدر متحد ہے اور جنس مختلف اس لیے فضل حلال ہوا اور نسیہ حرام اور اگر ایک کپڑا دو کپڑے کے
عوض اور گھوڑا گھوڑے کے عوض بیچا جاوے تو بھی فضل حلال ہے اور نسیہ حرام کیونکہ یہاں
اتحاد جنس موجود ہے اور قدر نہیں اور اگر اتحاد جنس اور اتحاد قدر دونوں نہ پائیں جاویں تو فضل بھی
حلال ہے اور نسیہ بھی مثلاً گیہوں سونے یا لوہے کے عوض بیچے تو فضل اور نسیہ دونوں جائز ہیں اس لیے
کہ یہاں نہ اتحاد جنس ہے نہ اتحاد قدر کیونکہ گیہوں کیلی ہیں اور سونا اور لوہا وزنی اور اگر سونا لوہے کے
بدل یا لوہا سونے کے بدل بیچے اس میں بھی فضل اور نسیہ دونوں جائز ہیں کیونکہ یہاں نہ اتحاد جنس ہے
اور نہ اتحاد قدر کس واسطے کہ ترازو اور بٹے سونے کے اور ہیں اور ترازو اور بٹے لوہے کے اور اور اسیطرح اگر
گیہوں جو کے عوض بیچے اس میں بھی فضل اور نسیہ دونوں درست ہیں اس لیے کہ گیہوں کی کیل اور ہے
اور جو کی کیل اور اور نزدیک شافعی کے کھانے کی چیزوں میں اور سونے چاندی میں ربوا جاری ہوگا
اگر انکی جنس متحد ہوگی صورتوں میں اور لوہے اور تانبے اور پیتل اور چونے اور انکی مانند میں ربوا جاری نہوگا اور
امام مالک کے نزدیک کھانے کی چیزیں اگر ایسی ذخیرے کی ہونگی تو اس میں ربوا جاری ہوگا اور
اگر ایسی نہونگی تو نہ ہوگا پس تازی میوہ اور ترکاری وغیرہ میں انکے نزدیک ربوا نہیں ف تفصیل
اس اجمال کی یوں ہے کہ حدیث شریف میں حکم ہے کہ سونا اور چاندی گیہوں جو کھجور نمک
انکی جنس کو جنس کے عوض یعنی سونا عوض سونے کے اور چاندی عوض چاندی کے اور گیہوں عوض
گیہوں کے اور جو عوض جو کے اور کھجور عوض کھجور کے اور نمک عوض نمک کے برابر بیچیں اور اوسی مجلس میں
ہاتھوں ہاتھ لین دین کریں کہ فضل اور نسیہ دونوں میں ربوا ہیں اتحاد جنس میں پس جب جنس

مین ان چیزون کا ربوا ذکر ہوا علماء نی اور چیزون کو انپر قیاس کیا لیکن انہون نی علت ربوا کی کیا ٹہرائی ہی
اسمین اختلاف ہی امام ابو حنیفہ کی نزدیک اونمین قدر ساتہہ جنس کی علت ربوا کی ہی اور قدر سی
مراد وزن یا کیل ہی پس سونا چاندی شرع مین دونون وزنی ہین اور اینمین وزن علت ہی ربوا کی
اور انہون کی سوا جو چیزین وزنی ہین مانند تانبی پیتل لوہی اور غیر اونکی اونمین بہی علت ربوا کی وزن
ہی اور باقی گیہون جو خرما نمک یہہ چارون شرع مین کیلی ہین گو عرف مین نہون پس اونمین کیل
ربوا کی علت ہی اور جو چیزین کیلی ہین مانند چونہ وغیرہ کی اونمین بہی علت ربوا کی کیل ہی پس خلاصہ
قول امام اعظم کا یہہ ہی کہ چیزین خواہ وزنی ہون خواہ کیلی اونکی جنس کو جنس کی بدل تفاضل اور نسیہ
کی ساتہہ بیچنا حرام ہی اور اگر جنس مخالف ہو اور قدر ایک ہو مانند گیہون اور جو کی تو تفاضل حلال
ہی اور نسیہ حرام اور اگر جنس ایک ہو اور قدر نہ پایا جائی تو اسمین بہی تفاضل حلال ہی اور نسیہ حرام جیسا
اگر ایک تہان گزی دیکر دو تہان گزی لیوی تو درست ہی اور امام شافعی کی نزدیک اون
چیزون مین علت ربوا کی ثمنیت اور قوت ہی پس سونی چاندی مین تو ثمنیت ہی اور باقی چارونمین قوت
پس اونکی نزدیک سونا سونی کی عوض اور چاندی چاندی کی عوض برابر بیچنا اور اوسی مجلس مین ہاتہون
ہاتہہ لینا دینا درست ہی تفاضل اور نسیہ اونمین نہین درست اور گیہون جو خرما نمک ان چارونکا بہی
یہی حکم ہی اور انکی سوا جن چیزون مین قوت ہی مانند میوی ترکاری اور دوا کی انکا بہی یہ
حکم یعنی جنس کو جنس کی عوض برابر بیچنا اور اوسی مجلس مین ہاتہون ہاتہہ دینا لینا درست ہی تفاضل اور
نسیہ اونمین نہین درست پس لوہی اور تانبی اور پیتل اور چونا اور اونکی مانند مین تفاضل اور نسیہ دونون
جایز ہین کیونکہ اونمین نہ تو ثمنیت ہی اور نہ قوت اور امام مالک کی نزدیک بہی سونی چاندی
مین علت ربوا کی ثمنیت ہی اور باقی چارونمین قوت مدخر یعنی یہہ چارون لایق جمع کر رکہنی کی
ہین پس اونکی نزدیک ان چارونکا اور انکی سوا جنمین قوت مدخر ہی اونکو اتحاد جنس مین تفاضل اور
نسیہ کی ساتہہ بیچنا حرام ہی پس ترکاری اور جو میوہ کہ لایق ذخیرہ کی نہین ہی اونکی جنس کو
جنس کی عوض تفاضل اور نسیہ کی ساتہہ بیچنا اونکی نزدیک حرام نہین مسئلہ گیہون کا آٹا گیہون کی
عوض برابر کیل اور تازہ خرما چہوہری کی عوض برابر کیل اور انگور کشمش کی عوض برابر کیل بیچنا جایز
امام اعظم کی نزدیک اور اونکی نزدیک نہین جایز اگر تازہ خرما اور انگور خشک ہو کر کم ہو وین مسئلہ

مال ربوا مین یعنی جن مالونمین ربوا کا بیان ہو چکا اونمین اچہی اور بریکو برابر بیچنا چاہیے اور اگر اچہا مال
کم ہو اور برا اوس سی زیادہ تو اچہی کی ساتھہ کوئی اور جنس ملا دیوی مثلاً جو شخص سیر بہر اچہی گیہون دیکر
دو سیر بری لینی چاہی تو اچہی کی ساتھہ سیر بہر چنی وغیرہ ملا دی تا کہ بیع صحیح ہو جاوی اور حدیث
مین آیا ہے کہ جس قرض کی سبب سی قرض دینی والیکو قرض لینی والیکی طرف سی نفع پہنچی وہ قرض
حکم ربوا کا رکہتا ہی پس قرض دینی والیکو چاہیے کہ قرضدار کی ضیافت اور ہدیہ قبول نکری ہان جسکو
دونو کی درمیان کہانی اور دینی لینی کی رسم سابق سی چلی آتی ہو تو مضایقہ نہین اور قرضدار
کی دیوار کی سایہ مین بیٹہنا بہی مکروہ ہی اور راہ کی خوف سی روپیہ کی ہنڈوی کرنی مکروہ ہے
جسصورتمین ہنڈاون نہ دینا ہو اور اگر ہنڈاون دیا جاوی اوسصورتمین تو حرام ہی اور بیاج
مسئلہ جسطرح بیع فاسد اور بیاج سی پرہیز کرنا واجب ہے اسیطرح اجارہ فاسد سی بہی پرہیز کرنا
واجب ہے پس جس چیز پر اجارہ کیا جاتا ہی اگر وہ چیز مجہول ہے تو اوسکی جہالت آپس مین نزاع ڈالنی والی
ہی اور اجارہ کو فاسد کرتی ہی مثلاً اگر کسی نی اجارہ کیا اسطور پر کہ آج کی دن گیہون کی دس سیر آٹی کی
روٹی ایک درہم سی پکا دونگا یہہ اجارہ فاسد ہوگا **ف** سبب فساد کا یہہ ہی کہ روٹیونکی پکانیکی
عوض ایک درہم مقرر ہوا لیکن وہ روٹیان کتنی ہین یہہ معلوم نہین پس اگر اوسنی سب پکا دوی
تو البتہ پکوانیوالا اوسکی عوض ایک درہم حوالہ کریگا اور اگر مثلاً چوتہائی باقی رہی تو تہائی درم دیگا
یا کچہہ ہی نہ دیگا جب تک کام اوسکا پورا نکریگا اور یہہ طلب کریگا پورا درم اس لیئی کہ اسنی دن بہر
مزدوری کی پس یہہ جہالت معقود علیہ کی ڈالنی کی دونونمین نزاع اور فاسد کریگی اونکا
اجارہ اور شرط فاسد سی بہی اجارہ فاسد ہوتا ہی جسطرح اوس سی بیع فاسد ہوتی ہی **مسئلہ** اجرت
لینی والی کی ہاتہہ سی جو چیز تیار کی جاوی اوسمین سی بعض اوسکی اجرت مقرر کرنی سی اجارہ
فاسد ہوتا ہی مثلاً کسی نی ایک من گیہون پیسنی والی کو دیا اس شرط پر کہ اوس آٹی مین سی جو تہائی
اوسکی پسوائی مین دیوی اور تیس سیر آٹا آپ لیوی یا کتا ہوا سوت جولاہی کو دیا اس شرط پر کہ
تہائی کپڑا اوسکی بنوائی مین لیوی یا ایک من گیہون گدہی پر لدوا یا دلی لیجانیکو اس شرط پر
کہ اوسمین سی جو تہائی غلہ دلی مین لدوانی کا دیوی اسطرحکا اجارہ فاسد ہی پس اسمین مزدور
جس طور پر ٹہہری تہی وہ نہ ملیگی بلکہ مزدوری موافق دستور کی واجب ہوگی لیکن جو مقرر کیا ہے

اور نہ زیادہ دینی جاوے مسئلہ بیچنے والے کو حرام ہے کم کرنا بیچ کا وزن میں اور لینے والے کو حرام ہے
کم کرنا قیمت کا وزن میں حق تعالیٰ نے ویل للمطففین فرمایا اور بیچ کی قیمت
ادا کرنے میں اور جو قرض جلد دینے کا ہے اوسکی ادا کرنے میں اور مزدور کی مزدوری ادا کرنے میں بلا عذر
تاخیر کرنی حرام ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مالدار ہو کر حق ادا کرنے میں دیر کرنی ظلم ہے اور
مزدور کو مزدوری اسکی دیوے اوسکے پسینا خشک ہونے کے قبل اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب قرض ادا
کرتے تھے جس قدر آپ نے دینا واجب ہوتا تھا اوس سے زیادہ دیتے تھے مثلاً آدھے وسق کی جگہہ
ایک وسق اور ایک وسق کی جگہہ میں دو وسق دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس قدر تیرا حق ہے اور اس قدر
زیادتی ہماری طرف سے ہے پس جان تو کہ بدون شرط کرنے کے اوس سے زیادہ دینا جائز ہے یہہ سود نہیں
بلکہ مستحب ہے اور دہوکہ دینے کا اور فریب دینا ہر چند یہہ تہوڑا ہو حلال کسب کو حرام کر دیتے ہیں اور پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار میں ڈہیر گیہونکا دیکہا جب ہاتھہ مبارک اوسکے اندر گیا تو دیکہا نیچے
کے گیہوں گیلے پائے پس فرمایا کہ یہہ کیا ہے بائع نے کہا کہ پانی مینہہ کا اوسمین پہنچا تھا آپنے فرمایا کہ
گیہوں کو ڈہیر کے اوپر کیوں نہیں کیا تونے جو کوئی فریب دیوے مسلمانونکو وہ ہمارے میں سے نہیں
مسئلہ جوان مردی کرنے یعنی اپنے حق سے درگذر کرنا بیچنے اور خریدنے اور قرض ادا کرنے اور
قرض طلب کرنے میں مستحب ہے اور اگر لینے والا پشیمان ہووے اور بیچ پھیر دینا چاہے تو اوسکی خاطر سے
بیچ فسخ کرے حق تعالیٰ بیچنے والے کے گناہوں کو بخش دیتا ہے مسئلہ بیع مرابحہ اور بیع تولیہ میں
بدون فروخت کی پہلی قیمت کہہ دینی واجب ہے بیع مرابحہ وہ ہے کہ پہلی خرید سے مثلاً چار آنے اضافے
کے ساتھہ بیچے اور تولیہ وہ ہے کہ سابق قیمت کے ساتھہ بیچے اور اگر بیچ پر قیمت کے سوا کچھہ
مزدوری لدوائی اور دہلوائی کی خرچ ہوا ہو اوسکو بہی قیمت کے ساتھہ ملاوے اور کہے کہ اس قدر
روپئے میرے اس اسباب میں خرچ ہوئے اور یوں نہ کہے کہ اتنے روپئے سے میں نے خرید کیا ہے کہ جہوٹ
ہووے جاوے مسئلہ اگر ایک شخص نے مثلاً ایک چیز دس درم سے بیچا اور مول لینے والے نے ایک
روپیہ ابہی نہیں دیا پہر اوس بائع نے اوسی کپڑے کو مشتری سے پانچ درم سے مول لیا اور اس کپڑے کو
ایک اور کپڑے کے ساتھہ دس درم سے خرید کیا یہہ بیع صحیح ہوئی کسواسطے کہ یہہ حکم میں ہووے ہے مسئلہ
منقول کا بیچنا قبل قبض کرنے کے درست نہیں ف مثلاً دس من گیہوں خرید کئے اور ابہی تک

اور پھر قبض نہیں کیا پھر اوسکو کسی اور کے ہاتھ بیچ ڈالنا درست نہیں مسئلہ اگر مال کیلی خرید کیا کیل
سے تول لینے کی شرط پر پھر مشتری نے بائع سے موافق شرط کے کیل سے لے لیا بعد اوسکے دوسرے کے
ہاتھ بیچا کیل سے دینے کی شرط پر تو پہلے خریدار کو اون تول لیے ہوئے غلے میں سے کہانا یا کسی اور
کے ہاتھ بیچنا درست نہوگا جب تک دوبارہ کیل نکریگا پہلے خریدار کے کیل نکرنا کفایت نکریگا کیونکہ
شاید دوبارہ کیل کرنے میں کچھ زیادہ نکل آوے پس وہ مال بائع کا ہے نہ اسکا مسئلہ نجش حرام ہے
اور نجش اسے کہتے ہیں کہ کوئی شخص بلا رغبت سے لینے خرید نا منظور رہنا اور اپنے تئیں خریدار ظاہر کرکے مبیع
کی قیمت بڑھا دیوے تاکہ دوسرا خریدار فریب کہا جاوے مسئلہ اگر ایک مسلمان کوئی چیز خرید کرنے کے
اور نرخ اوسکا معین کر رہا ہے کسی عورت کو نکاح کا پیغام دیا پس اوس چیز کے لینے پر یا اوس
عورت کے نکاح پر دوسرے کو مکروہ ہے پیغام دینا جب تک پہلے والے کا معاملہ درست ہووے یا موقوف
رہے مسئلہ شہر سے نکل کے اگر کوئی شخص غلہ کے سوداگروں سے ملاقات کرے اور تمام غلہ اون کا
مول لیوے اوسکو تلقی جلب کہتے ہیں پس اس طور پر خریدنے میں اگر شہر والے پر ضرر ہووے تو منع
ہے اور اگر اونکو ضرر نہیں ہے تو درست ہے مگر جس صورت میں شہر کا نرخ سوداگروں سے چھپا دیگا تو
فریب ہوگا اور مکروہ ہے مسئلہ شہر کے لوگ سوداگروں سے غلہ وغیرہ لیکر اگر شہر میں قیمت گران
کرکے بیچیں تو مکروہ ہے جس حال میں شہر کے اندر ہووے قحط اور تنگی مسئلہ جمعہ کے اول اذان کے
وقت سے خرید و فروخت کرنا مکروہ ہے مسئلہ اگر دو بردے چھوٹے ہوں اور آپس میں محرمیت کے قرابت
رکھتے ہوں اونکو الگ الگ بیچنا مکروہ ہے اور منع اور اگر ایک ان دونوں میں سے چھوٹا ہووے اور دوسرا بڑا
اس صورت میں بھی منع ہے بلکہ نزدیک بعض کے یہ بیع جائز نہیں مسئلہ مردار کی چربی بیچنی نہیں درست
اور نجس روغن کا بیچنا درست ہے نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک اور اماموں کے نہیں درست اور
آدمی کا گوہ اگر مٹی وغیرہ کے ساتھ ملا ہوا نہووے تو بیچنا اوسکا مکروہ ہے نزدیک امام اعظم
کے اور اگر ملا ہوا ہے تو جائز ہے اور گوبر کا بیچنا بھی درست ہے امام اعظم کے نزدیک اور اکثر اماموں کے
نزدیک اون چیزوں میں سے کسی چیز کی بیع درست نہیں اور جس چیز کا بیچنا درست نہیں وسے فایدہ
اوٹھانا بھی درست نہیں مسئلہ احتکار یعنی بند کر رکھنا اور نہ بیچنا قوت آدمی اور جانوروں کا مکروہ
ہے جب شہر میں شہر کے لوگوں کو اوس سے ضرر پہونچے اور نزدیک امام ابی یوسف کے جس جنس کو بند

لگوتی ہی عوام کے نزدیک موجود ہی اوسکا منع کرنا ہی عالم کو چاہیئی کہ منع کری اگر چہ عالم کری کہ اپنی
حاجت ہی ہیا وہ جی لیں اگر وہ نہ چھپی تو عالم نہ چھپی مسئلہ اگر اوتی کا غلہ نہ رکھا یا وہ بیہ
شہر ہی مین اگر غلہ نہ رکہنا تو یہہ احتکار مین شامل نہین مسئلہ بادشاہ اور حاکم کو نرخ دینا
کرنا مگر جس وقت غلہ بیچنی والی بی علی کی گرانی کرین یا دنی کرین تو اہل شعور سے مشورہ کر کی
ساتہہ نرخ معین کرین فصل پانچوین متفرق مسئلونکی بیان مین تیر اندازی یا گہوڑی یا اونٹ
یا قدم یا گہوڑ دوڑ مین بازی بد کر شرط باندہنا درست ہی اور اگر ایک شخص مال لگاوی
ہی صرف ایک کی طرف سی یہہ شرط کیا جاوی یہہ بہی درست ہی اور اگر دونون طرف سی ایک شرط
مقرر کرین تو حرام ہی مگر جس صورت مین ایک شخص تیسرا درمیان ہو اور یہہ کہا جاوی کہ اگر ایک
آدمی پر سبقت کریگا تو ہم اوسکو دینگی اور اگر وہ شخص آگی نکل جاوی تو یہہ اوسکا مستحق نہین
شرط ہی یہہ کیا جاویگا اور اوسکو کچھ نہ ملیگا اور جو شخص آگی نکل جاوی گا وہ مستحق ہوگا
ہی اور مشہور ہی کہ وہ طالب علم کسی مسئلی مین اختلاف کرین اور چاہین کہ اوسکا دی پر و ر
کرین جنین کا حکم انصاف کی ساتھ ہو تو یہہ درست ہی مسئلہ ولیمہ کا کہانا سنت ہی
اور جو شخص ولیمہ مین بلایا جاوی اوسکو چاہیئی کہ قبول کری اور بغیر عذر کی قبول نہ کیا تو گناہ گار
ہوگا ف ولیمہ نام ہی اوس کہانا کا کہ بعد نکاح کی جو یار و دوستون کی ضیافت کیجاوی مسئلہ
دعوت کی کہانا مین اگر کچھ ملاہی و رسائل لہو ہی نہ ہوی تو جانا چاہیئی اور اگر جانی
کی بعد معلوم ہوا کہ وہان کچھ لہو ہی تو جانا ضرور نہین اور دعوت قبول نہ کری اور اگر بعد جانی
معلوم ہو پس اگر منع کی طاقت رکہتا ہی تو منع کری اور اگر طاقت نہین رکہتا تو دستور نہین
اگر لوگ ناچ یا سرود ہی یا کہانی کی مجلس مین لہو ہی تو ہی نہ بیٹہی اور اگر کسی کا پیشوا ہی ورنہ لوگ
مجلس مین ہی تو بیٹھ جاوی امام اعظم رحمہ اللہ نی فرمایا کہ ایسی جگہہ گرفتار ہوا تہا مین قبل پیشوا
ہونی کی تہین صبر کیا مین نی مسئلہ راگ حرام ہی کسواسطی کہ وہ دل کو شہوت کی طرف لیجاتی ہی اور جو لوگ
ذکر کرتی ہین بلکہ اپنی طرف اور حسن اور ہی کو راگ سی جو عشق کیطرف لیجاتا ہی جیسی مثلاً بلکہ
صاحب فن الملنہ کا ہی خدا کی محبت اور عشق سنوا اور مہیل ورغبت اوس کی سرمین ہو
پہر یہہ دونون ... قابل تعریف ہی مین ہی اوسکی زبان سی کوئی کلام موزون آواز سی

سا ہنسنی ور وہ کلام اونکو یاد الہی سی مانع نہو بلکہ خواہش لاوی خدا کی محبت کی پس اوسکی حمین
انکار کرنا بیجا ہی خواجہ عالیشان بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ کہ کمال تابعداری سنت کی رکہتی
ہتی اونی فرمایا کہ نہین یہہ کام کرتا ہون نہ سنتا ہون کہ یہہ سنت نہین ہی اور نہ انکار کرتا ہون اور
ملاہی اور مزامیر اور طنبورا اور ڈہول اور نقارہ اور دف اور غیرہ اونکی سب حرام ہی بالاتفاق
مگر طبل یعنی نقارہ غازیونکا یا دف بجانا نکاح کی خبر کی لیی جائز ہی مسئلہ شعر کلام موزون ہی
پس جو شعر کی مضامین خدا کی حمد اور رسول کی نعت اور مسائل دینیہ اور جو نیک باتین ہین
اونہی شامل ہون پس ویسی شعر کہنی درست ہین اور جو شعر کی مضامین بری ہین اوسکا کہنا اور پڑہنا
دونون برا ہی لیکن جو شعر نیک ہی اوسمین بہی اکثر اوقات ضایع کرنا مکروہ ہی مسئلہ ریا اور
سمعہ یہہ دونون عبادت کی ثوابکو باطل کرتی ہین یعنی جو شخص عبادت کرتا ہی لوگونکو دکہانی
یا سنانی کی لیی خدا کی نزدیک ثواب اوسکا نہوگا مسئلہ غیبت یعنی پیٹہ پیچہی کسیکی برائی کہنی گو وہ
برائی اوسمین ہی حرام ہی خواہ اوسکی دین کی برائی کہی خواہ اوسکی صورتکی خواہ اوسکی حسب نسب
کی یا اونکی سوا اور جن باتین اوسکو برا معلوم ہو اوسکی برائی کہی مگر ظالم کی غیبت کرنی حرام
نہین ہی اور غیبت جب ہوگی کہ ایک شخص کو معین کرکی کہی اور اگر ایک شہر کی ساری لوگونکی
غیبت کریگا تو غیبت نہوگی مسئلہ چغلی کہانی یعنی ایک کی بات دوسریکو پہنچانی کہ جسمین اونکی
درمیان سبب ناخوشی کی ہووی یہہ بہی حرام ہی مسئلہ گالی دینا دوسریکو زبان سی یا قلم سی لکہہ
یا ہاتہہ وغیرہ کی اشارہ سی یا ہنسنا دوسری پر اسطور سی کہ جسمین اوسکی بی عزتی ہو حرام ہی
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مسلمانکی مال اور آبرو کی حرمت اسکی خونکی حرمت کی مانند ہی
اور کعبہ شریف کو فرمایا کہ حق تعالی نی تجکو بہت حرمت دی ہی لیکن مسلمانکی خون اور مال اور آبرو
کی حرمت تجہسی زیادہ ہی مسئلہ جہوٹہہ بولنا حرام ہی مگر دو آدمی کی درمیان صلح کروانی یا
اپنی بی بی کو خوش کرنی یا ظالم کی ظلم دفع کرنیکی واسطی ایسی مقامونمین جہوٹہہ بولنا بہتر ہی
اگر حاجت ہو اور بیدون حاجت کی مکروہ ہی مسئلہ سب جہوٹہہ سی بڑا زیادہ جہوٹہہ گواہی
دینی اور جہوٹہہ قسم کہانی کہ جسمین مسلمانکا مال ناحق ہلاک کری حق تعالی نی جہوٹہہ گواہی کو شرک
کی برابر شمار کیا اور فرمایا کہ پرہیز کرو تم بت پرستی سی اور پرہیز کرو تم جہوٹہہ بات سی جب

میں بسبب راہ چلتی والی مسلمان محترم ہو شریک کرنیوالی مسئلہ رشوت لینیوالا اور رشوت کہانیوالا
دونوں دوزخ میں ہوینگی ظالم کی ظلم دفع کرنیکی واسطی رشوت دینی جائز ہی مسئلہ جو لوگ
قرآن کی خلاف حکم کرتی ہیں حق تعالی نی انکو کافر کہا اور تلاش کرنا مال مسلمانونکا اور کو
برائی بیان کرنیکی لیی حرام ہی مسئلہ جس جگہ فتنہ فساد ہو رہی تو واجب ہی کہ شرع کیطرف
رجوع کریں اور شرع جسطور پر حکم کری اگرچہ طبیعت کی خلاف ہو تو بہی واجب ہی کہ اوس حکم
کو خوشی سی قبول کریں کیونکہ شرع کی حکم کو برا جاننا کفر ہی اور اوسمیں انکار شرع کا لازم آتا ہی
مسئلہ غرور اور تکبر کرنا یعنی اپنی نفس کو اوروں سی بہتر گننا اور غیر کو حقیر جاننا حرام ہی حق تعالی
فرماتا ہی کہ اپنی جانونکو پاکی کی ساتھ نسبت مت کرو بلکہ خدا جسکو چاہتا ہی اوسکو پاک کرتا ہی اور
اعتبار خاتمہ کا ہی اور خاتمہ معلوم نہیں کہ کیا ہوگا حدیث میں آیا ہی حق تعالی نی بعض لوگونکو
بہشتی لکہا ہی وہ تمام عمر کام دوزخ کا کرتی ہیں اور آخر میں تائب ہوتی ہیں اور کام بہشت کا کرتی ہیں
اور بہشتی ہوتی ہیں اور بعض لوگونکو دوزخی لکہا ہی وہ ساری عمر کام بہشت کا کرتی ہیں آخر میں ازلی لکہا غالب
آتا ہی اور عمل دوزخ کا کرتی ہیں دوزخی ہوتی ہیں شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ نی فرمایا
بیت مرا پیر دانای مرشد شہاب ٭ دو اندرز فرمود بر روی آب ٭ یکی آنکہ بر خویش خودبین
مباش ٭ دوم آنکہ بر غیر بدبین مباش مسئلہ ایک دوسری پر نسبت کا فخر کرنا اور مال اور
مرتبی کی زیادتی پر بڑائی کرنی حرام ہی کیونکہ عزت والا خدا کی نزدیک وہ شخص ہی جو بڑا متقی
ہی مسئلہ شطرنج یا تختہ نرد یا چوسر یا گنجفہ وغیرہ کی ساتھ کہیلنا حرام ہی اور اگر اوسمیں ہار جیت
پر مال دینی لینی کی شرط ہو تو وہ جوا اور حرام قطعی اور گناہ کبیرہ ہی اور اوسکی حرمت کی انکار
کرنیوالا کافر ہی اور کبوتر بازی کرنا اور مرغ وغیرہ لڑانا بہی حرام ہی مسئلہ خوجونسی خدمت لینی
مکروہ ہی مسئلہ بالونکو پیوند لگا کر لمبا کرنا حرام ہی حضور صلعم جو پیوند لگاتا اوسکی بالونسی پر لعنت دی ہی
مسئلہ اذان کہنی پر اور امامت اور تعلیم قرآن اور فقہ اور انکی سوا اور عبادات پر مزدوری
لینی جائز نہیں نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک دوسری اماموں کی جائز ہی اور اس زمانہ میں فتوی
اس بات پر ہی کہ تعلیم قرآن وغیرہ پر اجرت لینی درست ہی مسئلہ نوحہ کرنی اور گانی پر اور انکی
سوا گناہونکی اور کاموں پر اجرت لینی اور نر جانورکو مادہ کی ساتھ جفت کروانیکی اجرت لینی

حرام ہی مسئلہ قاضیون اور مفتیون اور عالمون اور غازیونکو بیت المال سی روزینہ دینا چاہیے
موافق حاجت کی بدون شرط کی مسئلہ آزاد عورتکو بغیر محرم یا بغیر شوہر کی سفر کرنا درست
نہین اور باندی اور ام ولدکو درست ہے اور خالی مکان مین غیر عورتکی ساتھ بیٹہنا خواہ وہ عورت
آزاد ہو خواہ لونڈی حرام ہی مسئلہ غلام اور لونڈی کو عذاب کرنا یا طوق اونکی گردن مین ڈالنا
حرام ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی وفات کیوقت اخیر کلام مین نماز کی لیی اور غلام لونڈیکی ساتھ
نیکی کرنیکی لیی وصیت فرمائی پس چاہیی کہ اپنی غلام لونڈیکو جو آپ کہاوی سو کہلاوی اور
جو آپ پہنی سو پہناوی اور اونکی طاقت سی زیادہ کام مین حکم نکری اور اگر کسی سخت کام
مین حکم کری تو چاہیی کہ آپ بہی اوسکی شریک ہووی مسئلہ جس غلام کا بہاگنی کا اندیشہ ہو تو
اوسکی پاؤن مین بیڑی ڈالنی جایز ہی مسئلہ غلام کو مولی کی خدمت سی بہاگنا حرام ہی مسئلہ
داڑہی کتروا کر ایک مشت سی کم کرنی حرام ہی اور داڑہی وغیرہ سی سفید بالونکو اوکہاڑنا مکروہ
ہی اور داڑہی چہوڑنی اور مونچہ اور ناخن کتروانا اور بغل اور زیر ناف کی بال منڈانا سنت ہے
مسئلہ مرد اور عورتونکو ایک حمام مین داخل ہونا درست ہی اگر پردہ ہو اور ازار پہنی ہون
مسئلہ نیک کام مین حکم کرنا اور بریکامونسی منع کرنا واجب ہی پس اگر مقدور رکہتا ہو تو
ہاتہہ سی منع کری اور اگر ہاتہہ سی نہوسکی تو زبان سی اور اگر زبان سی نہوسکی یا زبان سی ہوسکتا ہے
لیکن اثر نہین کرتا ہی تو دل سی برا مانی اور صحبت اونکی ترک کری اور اگر اسقدر بہی نکیا تو اونکی
وبال مین شریک ہوگا دنیا اور آخرت مین مسئلہ دوست رکہنا خدا کی تابعدارونکو خدا کیواسطی
اور بغض رکہنا خدا کی دشمنونکو خدا کیواسطی فرض ہی مسئلہ جسپر کسی نی احسان کیا پس احسان
کرنیوالی کا احسان ماننا اور اوسکی احسانکا بدلا دینا مستحب ہی یا واجب اور چہپانا اوسکا انکار کرنا اور
ناشکری کرنی برا گناہ ہی پیغمبر علیہ السلام نی فرمایا کہ جسنی بندیکا شکر نکیا اوسنی خدا کا شکر نکیا
مسئلہ علما اور صلحا کی مجلس مین بیٹہنا بہتر ہی اگر میسر ہو اور اگر میسر نہو تو گوشہ اختیار کرنا بہتر ہے
مسئلہ پیغمبر علیہ السلام پر درود پڑہنا بڑی کثرت سی مستحب ہی اور خدا کی ذکر اور پیغمبر کی درود
سی مجلس خالی رکہنی مکروہ ہی مسئلہ مردونکو صورت بنانی عورتونکی اور عورتونکو صورت بنانی
مردونکی اور خواہ مرد ہون خواہ عورت اونکو صورت بنانی کافرون اور فاسقونکی حرام ہی مسئلہ

مار ڈالنا جانور کو بغیر غرض کے یا اسکی قتل کرنا حرام ہی اور موذی جانور کو قتل کرنا درست ہی مسئلہ
مسلمان کا حق مسلمان پر چہ چیزین ہین بیمار کی عیادت کرنا جنازہ مین جانا دعوت قبول کرنا سلام
علیک کرنا یعنی الیکا جواب دینا جب کہ چھینک آئی اور الحمد للہ کہی تب یرحمک اللہ کہنا حاضر اور غائب دونون
حال مین خیر خواہی کرنا مسئلہ چاہیی ہر ایک مسلمانون کیواسطی جس چیز کو پسند کرتا ہی اپنی
نفس کیواسطی ویسا پسند کری اونکی حق مین جس چیز کو ناپسند رکھتا ہی اپنی حق مین مسئلہ
سلام کا جواب دینا واجب ہی مسئلہ جاننا تو کہ بارہ مین تین طور پر ہین ایک تو کفر کرنا دوسرا
کبیرہ تیسری صغیرہ ہی اور اونکی قریب کے گناہ مین عقاید باطلہ جیسی کہ عقاید روافض غیرہم کی اور
حقوق بندونکا ہلاک کرنا یعنی ظلم کرنا مسلمانونکی مال پر اور خون کرنا اور بی عزت کرنا حق تعالی
حقوق اپنا بخشیگا اور حقوق بندونکا نہ بخشیگا امام بغوی نی انس رضی اللہ عنہ سی روایت کی کہ
رسول علیہ السلام نی فرمایا کہ قیامت کی دن عرش کی جانب سی پکارنیوالا پکاریگا کہ ای
امت محمد کی حق تعالی نی تم ساری مومن مردون اور مومن عورتونکو بخشدیا تم بھی بسبب [illegible]
حقوق ایک دوسریکا بخشو اور بہشت مین داخل ہو حافظ نی فرمایا بیت مباش در پی آزار
ہرچہ خواہی کن کہ در شریعت ما غیر ازین گناہی نیست یعنی کوئی گناہ برابر اس گناہ
کی نہین بسیار قصور کرنا خاص خدا کی حقوق مین یعنی اوسکی بندگی بجا نلانی مین جتنی کبائر حدیثون
مین آئی ہین او ونکو ایک ایک کرکی شمار کرتا ہون شرک کرنا ماں باپ کی نافرمانی کرنا کسی کو
ناحق مار ڈالنا جہوٹہہ قسم کہانا جہوٹہہ گواہی دینا اور پارسا اور بیاہی والی عورتونکو زنا کی تہمت کرنا اور یتیم
کا مال کہانا اور سود کہانا اور جہاد کافرون کی لڑائی سی بہاگنا اور جادو کرنا اور اپنی اولاد کو
قتل کرنا جسطرح کفار لڑکیونکو قتل کرتی تھی اور زنا کرنا خصوصاً ہمسایونکی عورتون سی حدیث
مین آیا ہی کہ دس غیر عورتون کی ساتھ زنا کرنا کمتر ہی یعنی گناہ اوسکا بہت کم ہی بہ نسبت اسکی کہ
زنا کری ہمسایونکی عورتونکی ساتھہ اور چوری کرنا اور راہ لوٹنا کہ یہہ لڑائی کرنی ہی خدا اور
رسول کی ساتھہ اور امام عادل سی بغاوت کرنا اور حدیث مین آیا ہی کہ بڑا گناہ کبیرہ ہی وہ
کہ کوئی شخص اپنی ماں باپ کو گالی دیوی عرض کیا صحابہ نی کہ ماں باپ کو کوئی کیونکر گالی دیگا
فرمایا کہ جب دوسری کی ماں باپکو گالی دیگا تو وہ اسکی ماں باپ کو گالی دیگا مسئلہ فاسق کی تعریف

کرنی حرام ہی حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی اوسپر غضبناک ہوتا ہی تو عرش اوسکی سبب سے کانپتا ہے
مسئلہ اگر کسی پر لعنت کیجیے ایسی چیز پر لعنت کیجیے اگر وہ لایق لعنت کے نہین ہی تو وہ لعنت اوس
لعنت کرنیوالی پر پھر آتی ہی **ف** حدیث مین آیا کہ منافق کی علامتین چار ہین جہوٹھ بولنا اور
وعدہ خلاف کرنا اور امانت مین خیانت کرنا اور قول و پکر بد عہدی کرنا اور جہگڑے کی وقت گالی دینا
مسئلہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شریک مت کر اللہ کی ساتھ اگرچہ قتل کیا جاوی تو
اور جلایا جاوی تو اور نافرمانی ماں باپ کی مت کر اگرچہ حکم کرین تجکو کہ چھوڑ دے اپنی جورو اور
اولاد اور مال کو **مسئلہ** خاوند کا حق عورت پر اسقدر ہی کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر
خدا کی سوا اور کسیواسطے سجدہ کرنا جایز ہوتا تو عورتونکو مین حکم کرتا کہ شوہر کو سجدہ کری اگر شوہر عورت
کو حکم کری زرد پہاڑ کی پتہر سیاہ پہاڑ مین اور سیاہ پہاڑ کی پتہر سفید پہاڑ مین
پہنچا اس عورتکو چاہیے کہ اوسیطرح کری **مسئلہ** حدیث مین آیا کہ تم مین سب سے بہتر وہ آدمی ہی جو بہتر
کرتا ہی اپنی بیبی کی ساتھ خوب بہتر ہوتی ہی اور مین اپنی بیبیونکی حق مین بہتر ہون تم مین اور عورت
بائین پسلی سی پیدا کی گئی ہی راست ہونا ممکن نہین پس اوسکی کجی پر صبر کرنا چاہیے اور ویسی ہی چاہیے
کرنی اور چاہیے کہ عورتکو دشمن نہ رکہی اگر راضی نہو تو طلاق دیوی **مسئلہ** گناہ صغیرہ کو ہمیشہ
جانکر ہمیشہ کرنی سی گناہ کبیرہ ہوتا ہی اور جو قطعی صغیرہ گناہ ہی اوسکو حلال جاننا کفر ہی
بخاری نے انس رضی اللہ عنہ سی روایت کی کہ فرمایا انس نے کہ بیشک کاموں کو تم سبب
کرتے ہو اور اونکو بال سی باریک اور سہل زیادہ جانتے ہو اور ہم سب اونکاموں کو رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین ہلاک کرنیوالی چیزومین سی جانتی تہی **ف** شرع مین باتین
بہت ہین بڑی بڑی کتابین اون باتون سی پر ہین کفایت اسقدر اون ورقومین لکہی
گئی زیادہ اس سی اگر حاجت پڑی تو عالمون کی طرف رجوع کرنا ہو سکتا ہی

کتاب الاحسان والتصوف

جاننا چاہیے کہ بیشک تجکو اللہ تعالی نیک بندہ کری مسایل جو بندہ کو ضروری ایمان اور اسلام
اور شریعت کی بیچ ہین یعنی شرع کی ظاہری احکام ہین اور شریعت کی حقیقت اور
مغز اور رستونکی تلاش کرنی چاہیے اور یہان لکہنا چاہیے کہ حقیقت شریعت سے

خلاف ہی سے بات جاہلوں کی ہی اور اس طور پر کہنا کفر ہی بلکہ یہی شریعت ہی اولیاء اللہ کے
خدمت میں اور رنگ پیدا کرتی ہی یعنی اول جب علاقہ جسمی اور علاقہ قلبی اور اللہ کی سوا
جتنی علاقی ہیں سب سی پاک ہو جاتی اور نفس کی برائیاں دور ہو کر نفس مطمئنہ ہو جاتا
اور خدا کی بندگی میں خاص پیدا ہو جاتا ہی پس یہی شریعت اسکی حق میں مغز ہو جاتی
ہی اور اوسکی نماز خدا کی نزدیک اور علاقہ ہم پہنچاتی ہی یعنی دو رکعت اسکی اوروں کی
لاکھ رکعت سی بہتر ہوتی تھی اور یہی حال اوسکی صوم صدقی وغیرہ کا بھی ہوتا ہی رسول
علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم سب احد کی پہاڑ کی مانند سونا خدا کی راہ میں خرچ کرو تو
ایک سیر یا آدھ سیر جو کی برابر ہوگا جو صحابہ نے خدا کی راہ میں دی ہیں یہ بھی اونکی
قوت ایمان اور اخلاص کی سبب سی تھی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی باطنی نور کو دور و نزدیک
سینی سی جانی کو تند مبنا اور اوسی نور سی اپنی سینی کو جانی روشن کرنا یا نزدیک اور
بالکل فراست سے دریافت ہو جاوی قرآن شریف میں اسی کو فرمایا اور حدیث میں فرمایا
کہ علامت اولیاء اللہ کی وہ ہی کہ اونکی صحبت سی خدا یاد آوی یعنی اونکی صحبت سے
محبت دنیا کی کم ہو جاوی اور محبت خدا کی زیادہ ہووے لیکن جو آدمی ایسی نہیں ہو جاتی
ولی نہیں ہو جاتا مولانا روم نے فرمایا ہے بیت ای بسا ابلیس آدم روی ہست پس بہر دستی نباید داد
دست رباعی با ہر کہ نشستی و نشد جمع دلت وز تو نرمید صحبت آب و گلت زنہار ز صحبتش گریزان
میباش ورنہ نکند روح عزیزان بحلت الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

خاتمہ

کلمات کفر اور بدعت کی بیان میں دستور القضاۃ میں خلاصہ سی نقل کیا کہ اگر مسئلی میں اگر
کئی وجہ کفر کی ہوں اور ایک وجہ کفر کی نہو تو مفتی کفر پر نہ جاوی اور شاہ شیخین کو یعنی ابوبکر
اور عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہنی سی کافر ہوتا ہی اور علی کرم اللہ وجہہ کو ان دونوں پر فضیلت دینے
سی کافر نہو گا بدعتی ہوگا اور بچے خدا کی حمد سی انکار کری سی کافر ہوتا ہی اور یون کہنا
کہ خدا کی جسم ہی اور یا اوس میں ہی اگر کفر کی کلمہ جانتا ہی کہ کلمہ کفر ہی نہیں
جانتا ہی کہ یہ کلمہ کفر کا ہی کافر ہوگا نزدیک اکثر علماء کی اور نہ جانتی کا عذر مقبول نہوگا اگر

کچھ کلمہ کفر بدون قصد کی زبان سی نکل آوی تو کافر نہوگا اگر ارادہ کیا کہ کافر ہوویگا ایک مدت دراز
کی بعد بہین بالفعل کافر ہو جاویگا اگر قطعی حرام کو حلال یا قطعی حلال کو حرام کہیگا یا فرض کو فرض
نہ جانیگا تو کافر ہوگا اگر گوشت مردار کا پوچھتا ہی اور کہی کہ یہہ گوشت مردار کا نہین حلال
گوشت ہی تو کافر نہوگا مگر کاذب ہوگا اگر ایک مرد نی دوسری سی کہا کہ تو خدا سی نہین ڈرتا ہی
اگر وہ کہی کہ نہین تو کافر ہوگا لیکن محمد بن فضل کی نزدیک یہہ ہی کہ اگر قطعی گناہ مین
انکار کریگا تو کافر ہوگا نہین تو نہین اگر کہی کہ وہ شخص اگر خدا ہوگا تو بہی مین اپنا حق اوس سے لے
لونگا کافر ہوگا اگر کہی کہ خدا تیری مقابلہ مین کفایت نہین کرتا ہی مین تیری ساتہہ کیونکر
کفایت کرسکونگا تو کافر ہوگا اگر یون کہی کہ آسمان پر میرا خدا ہی اور زمین پر تو ہی کافر ہوگا
اگر کسیکا لڑکا مرجاوی اور وہ کہی کہ خدا اسکا محتاج تہا کافر ہوگا اور اگر دوسرا کوئی کہی کہ خدا نے
تجہہ پر ظلم کیا پس یہہ شخص کافر ہوگا اگر کوئی کسی پر ظلم کری اور مظلوم کہی کہ ای خدا تو اوسی مت
قبول کر اگر تو قبول کریگا تو مین نہ قبول کرونگا کافر ہوگا اگر کوئی کہی کہ مین عذاب اور ثواب
سی بیزار ہون کافر ہوگا اگر کوئی بدون گواہ کی نکاح کری اور کہی کہ خدا اور رسول کو گواہ
کیا مینی یا کہی کہ فرشتونکو گواہ کیا مینی کافر ہوگا اور جمیع النوازل مین لکہا کہ اگر کہا کہ داہنی
بائین فرشتونکو گواہ کیا مینی تو کافر ہوگا اگر کسی جانور کی آواز کی پس کہا کہ مریض مریگا یا کہا
کہ غلہ مہنگا ہوگا یا کسی جانور کی آواز کی پس سفر سی پہر آیا کہ گہر سی نکلا تہا سفر کی قصد سی
جانا موقوف کیا اس شخص کی کفر مین اختلاف ہی اگر کہی کہ خدا جانتا ہی کہ مین ہمیشہ تجکو یاد کرتا
ہون اسمین بعضی نی کہا کہ کافر ہوگا اگر کہی کہ خدا جانتا ہی کہ تیری خوشی اور غمی مین ایسا
ہون کہ جسطرح اپنی خوشی و غمی مین ہون اس صورتمین بہی بعضی نی کہا کہ کافر ہوگا اور
بعضی نی کہا کہ اگر اوس آدمیکی نیکی و بدی مین اپنی جان و مال سی اسطرح حاضر رہتا ہی کہ
جسطرح اپنی نیکی و بدی مین مستعد رہتا ہی تو کافر نہوگا اگر کہی کہ قسم خدا اور تیری یاد کی کافر ہوگا
اگر کہی کہ روزی خدا کی طرف سی ہی لیکن بندی سی ڈہونڈ لینا چاہیی تو کافر ہوگا اگر کہی کہ فلانا
اگر نبی ہوگا اوسپر ایمان نہین لاونگا یا کہی کہ اگر خدا مجکو نماز کا حکم کریگا مین تو بہی نماز نہ پڑہونگا
یا کہی کہ اگر قبلہ اوسطرف ہوگا تو نماز نہ پڑہونگا کافر ہوگا اگر کسی پیغمبر کی اہانت کی تو کافر ہوگا

اگر کوئی کہی کہ آدم علیہ السلام کپڑا بنتی تہی دوسرا کوئی کہی پس ہم ساری جولاہے ہین کافر ہوگا
اگر کوئی کہی کہ آدم علیہ السلام اگر گیہون نکہاتی تو ہم سب بدبخت نہوتی کافر ہوگا اگر کسی نی
کہا کہ پیغمبر علیہ السلام ایسا کرتی تہی دوسرا کہی کہ یہہ بی ادبی ہی کافر ہوگا اگر کسی نی کہا کہ ناخن
ترشنا سنت ہی دوسرا کہی اگرچہ سنت ہے مگر مین نترا شونگا کافر ہوگا اور اگر کہی کہ سنت کیا
کام آویگی کافر ہوگا اگر کوئی امر معروف کرتا ہی دوسرا اوسکی قول رد کرنیکی واسطی کہی کہ یہہ کیا
شور و غل مچایا کافر ہوگا فتاوی سراجیہ مین لکہا ہی کہ قرض مانگنی والا اگر کہی کہ اگر وہ
جہانکا خدا ہی تو بہی اوس سی مین اپنا قرض لی آونگا کافر ہوگا اور اگر یون کہی کہ اگر وہ پیغمبر ہی
تو بہی لی آونگا کافر ہوگا اگر کسی نی کہا کہ حکم خدا کا اسطرح ہی دوسرا کہی کہ مین خدا کی حکم کو
کیا جانتا ہون کافر ہوگا اگر کوئی شخص فتوی دیکہہ کر کہی کہ یہہ کتاب ایک تکرا نامہ تو کوئی
فتوی لایا اگر شریعت کو بک بک جانکر کہا تو کافر ہوگا اگر کسی نی کہا کہ حکم شرع کا ایسا ہے
دوسرے نی اوسکو رد کیا اور کہا کہ تو دیکہتا رہو شریعت کو کافر ہوگا اگر کسی نی کہا کہ فلانی آدمی
کی ساتہہ صلح کر اوسنی کہا کہ بت کو سجدہ کرونگا لیکن اوسی صلح نکرونگا کافر ہوگا کیونکہ منظور
اوسکا یہہ ہی کہ بت کو سجدہ کرنی سی بہی زیادہ بد ہی اوسکی ساتہہ صلح کرنی اگر کوئی شخص
فاسق متشرعونسی کہی کہ آؤ مسلمانونکی سیر کرو اور اشارہ کری مسلمانونکی مجلسکی طرف تو کافر
ہوگا اگر کسی شراب خور نی کہا کہ خوش رہی وہ آدمی کہ خوش رہتا ہی ہماری خوشی پر اور بکہر خاطر
نی کہا کہ وہ کافر ہوا اگر کوئی عورت کہی کہ لعنت ہے دانشمند شوہر پر تو کافر ہوگی اگر کسی نی
کہا کہ جب تک حرام مجکو ملی حلال کی گرد کیون پہرون مین کافر ہوگا اگر کوئی بیماری کی حالت
مین کہی کہ اگر چاہی تو مجکو مسلمان مار چاہی تو کافر مار کافر ہوگا فتاوی سراجیہ مین لکہا کہ اگر کسی
نی کہا روزی مجہپر کشادہ کر یا کہا کہ مجہپر ظلم مت کر ابو الفضل نی توقف کیا اوسکی کفر مین ظاہر وہ
کہ کافر ہوگا کیسواسطی کہ خدا پر ظلم کا اعتقاد کرنا کفر ہی ایک نی اذان کہی اگر دوسرا کہی کہ تونی بہونکا
کہا کافر ہوگا اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا عیب کریگا اور موی مبارک کو حقارت سی موئک کہیگا
تو کافر ہوگا اگر کوئی ظالم پادشاہ کو عادل کہی امام ابو منصور ماتریدی نی کہا کہ کافر ہوگا اور
امام ابو القاسم نی کہا کہ کافر نہوگا اس لیئی کہ البتہ کبہی اوسنی عدل کیا ہوگا حمادیہ و رسالہ مین

لکہا کہ اگر کوئی تمنا کری کہ خراج وغیرہ جو بادشاہ کی خزانہ مین ہی سب بادشاہ کی ملک مین
تو کافر ہوگا اور سراجی مین لکہا کہ اگر کوئی کہی کہ تو علم غیب کہتا ہی وہ کہی کہ ہان تو کافر ہوگا اگر
کوئی کہی کہ اگر خدا پیغمبر ہی مجکو بہشت مین لیجاوی تو بہی بہشت منظور نہین اسکی کفر مین اختلاف ہی
صحیح یہہ ہی کہ کافر ہوگا اگر کسی نی کہا کہ مین مسلمان ہون دوسرا کہی کہ تجہہ پر اور تیری مسلمانی پر لعنت
کافر ہوگا اور جامع الفتاوی مین لکہا کہ اظہر یہ ہی کہ کافر ہوگا سراجیہ مین لکہا کہ اگر کسی نی کہا کہ
اگر فرشتی اور پیغمبر سب گواہی دیوین کہ تیری پاس چاندی نہین ہی تو بہی یقین نکرونگا کافر ہوگا
اگر ایک شخص نی دوسری سی کہا کہ اتنی کافر اور وہ کہی کہ اگر مین ایسا ہوتا تو تیری ساتہہ خلا ملا کرتا
بعضی نی کہا کہ کافر ہوگا اور بعضی نی کہا نہوگا اگر کہی کہ کافر ہونا بہتر ہی تیری ساتہہ رہنی سی کافر ہوگا
کسواسطی کہ مراد اوسکی کیا ہی دور رہنا اوسی اگر کوئی شخص کسی سی کہی کہ نماز پڑہ وہ کہی کہ اتنی مدت
تو نی نماز پڑہ لی کیا حاصل کیا یا یون کہی کہ اتنی مدت نماز پڑہی کیا حاصل کیا یعنی کافر ہوگا اگر کوئی کسی
سی کہی کہ کیا کافر ہوگیا تو وہ جواب دیوی کہ تو اپنی نزدیک ہمکو کافر جان لیا کر کافر ہوگا اگر کہی کہ
میری نزدیک یہہ عورت خدا سی زیادہ پیاری ہی کافر ہوگا لازم ہی توبہ کری پہر اوس عورت سی نکاح پڑہ
لیوی اگر کوئی کافر کسی مسلمان سی کہی کہ مجکو مسلمانی بتلا تا کہ تیری نزدیک مین مسلمان ہوجاون
اگر مسلمان کہی کہ توقف کر جبتک فلانا عالم یا فلانی قاضی کی پاس جاوین کہ وہ مجکو بتلاوین کہ پس
اوسوقت تو اوسکی نزدیک مسلمان ہونا اسکی کفر مین اختلاف ہی صحیح وہ ہی کہ کافر ہوگا اور اگر کوئی واعظ
کہی تو توقف کر کہ فلانی دن واعظ کی مجلس مین تو مسلمان ہونا اسمین فتوی یہہ ہی کہ واعظ کافر
ہوگا اگر کہی کہ مجکو خدا تعالی نماز روزہ سی جلدی چہڑاوی کافر ہوگا اگر کہی کہ کتنی دن نماز پڑہ
تا جلا تو سبکی نماز پڑہی تو دیکہی کافر ہوگا اگر کہی کہ کام عقلمند کریگا ہی وہ کرینگی اور کام کافر کریگا ہی وہ بہی تو کریگا
کام ایک ہی تو کافر ہوگا اور اگر اوسکام کا اشارہ کسی عالم معین کی طرف کریگا تو کافر نہوگا دعا مانگنی مین
یون کہنا کہ ای اللہ اپنی رحمت مجہسی دریغ مت رکہہ یہہ لفظ الفاظ کفر مین سی ہی اگر کوئی شخص کسی عورت سی
کہی کہ تو مرتد ہوجا تا کہ اپنی شوہر سی جدا ہوجاوی گی کہنی والا کافر ہوگا کفر پر راضی ہونا خواہ اپنی خواہ غیر کی لیے
کفر ہی صحیح وہ ہی کہ اگر کفر کو برا جانتا ہی لیکن چاہتا ہی کہ دشمن اپنا کافر ہوجاوی اس چاہنی پر
یہہ چاہنی والا کافر نہوگا اگر کوئی شخص شراب پینی کی مجلس مین بلند جگہہ پر واعظوں کی مانند بیٹہہ کر ہنسی کی

باتین کری اور ساتہ اہل مجلس ان باتون پر ہنسین اور خوش ہوین تو وہ سب کافر ہو جاوینگی اگر کوئی
شخص آپ ہی بہ کری اور کہی کہ اگر زنا یا ظلم یا قتل ناحق حلال ہوتا تو کیا خوب ہوتا کافر ہوگا اگر کوئی
کہی اور کہی کہ شراب حلال ہوتی یا روزہ رمضان کا فرض نہوتا کیا خوب ہوتا کافر ہوگا اگر کوئی
کہی کہ خدا جانتا ہی کہ یہہ کام مین نی نہین کیا اور حال یہہ کہ اوسنی کیا ہی پس اسکی کفر مین دو قول
ہین قول صحیح یہہ ہی کہ کافر ہوگا اور امام سرخسی سی منقول ہی کہ اگر قسم کہایا یا بولا اعتقاد رکہتا ہی کہ
اس کلام مین جہوٹ بولنا کفر ہی اور صحیح یہہ ہی کہ کافر ہوگا اور اگر اعتقاد نہین رکہتا ہی تو نہوگا
حسام الدین کا فتوی امام سرخسی کی قول پر ہی امام طحاوی نی کہا کہ مومن ایمان سی خارج نہو
مگر جب انکار کریگا اوس چیز کا کہ جسپر ایمان لانا واجب ہی امام ناصر الدین نی کہا کہ جس چیز کی اختیار
کرنی سی استخفاف شرع ہوجاتا اور جس چیز کی ظاہر ہونی سی حکم ردت کا کیا جاتا ہی اور جس چیز کی اختیار کرنی
سی مرتد ہونیمین شک ہووی اوس امر کی ظاہر ہونی سی مرتد کا حکم نہ چاہیی کرنا کیونکہ امر یقینی ازالہ
نہین ہوتا شک کے سبب سے اور حال یہہ ہی کہ اسلام غالب رہتا ہی مغلوب نہین ہوتا مسلمانکو کافر
کہنی کا فتوی جلدی نچاہیی دینا کیونکہ کفار کی اکراہ سی جسنی کلمہ کفر کا کہا علمانی اوسپر بہی حکم کفر کا
نہین فرمایا بلکہ فرمائی کہ ایمان اوسکا قایم ہی تاتارخانیہ مین تاریخ سی نقل کیا کہ ابو حنیفہ نی کہا کہ
جب تک کفر پر اعتقاد نکریگا کافر نہوگا محیط اور ذخیرہ مین لکہا ہی کہ مسلمان کافر نہین ہوتا مگر
جسوقت کفر کا قصد کریگا کافر ہوگا مضمرات مین نصاب الاحتساب اور رجاع غزنی سی نقل کیا کہ اگر کسی نی
کلمہ کفر کا قصد کیا لیکن اعتقاد کفر پر نہین رکہتا ہی علمانی کہا کہ کافر نہوگا کیونکہ کفر اعتقاد سی تعلق رکہتا
اور اوسکو کفر پر اعتقاد نہین اور بعضی نی کہا کہ کافر ہوگا اگر کوئی جاہل کفر کا کلمہ کہی اور جانتا نہین کہ یہہ کفر کا
ہی بعض علمانی کہا کہ کافر نہوگا نہ جانتی کی سبب سے اور بعضی نی کہا کہ کافر ہوگا کیونکہ جہل عذر نہین مستحق ہی کہ
کہ جورو خاوند دونون سی ایک کے مرتد ہونیکی ساتہہ فی الحال نکاح ٹوٹ جاتا ہی قاضی کی حکم پر موقوف رہتا
نہین اگر کسی نی اپنی سر پر مجوسیونکی مانند ٹوپی رکہی یا ہندوونکی مانند لباس پہنا بعضی علمانی کہا کہ کافر ہوگا اور بعضی
نی کہا نہوگا اور بعضی متاخرین نی کہا کہ ضرورت کی سبب سے کیا تو کافر نہوگا اگر زنار باندہا اوسمین فقیہ
ابو حفص کہتی ہین کہ اگر کفار کی ہاتہہ سی خلاصی پانیکی لیی باندہا ہوگا تو کافر نہوگا اور اگر تجارت کی فایدہ
کیواسطی باندہا ہوگا تو کافر ہوگا جب مجوس نوروز کیدن جمع ہوتی ہین یا ہنود دیوالی اور ہولی کیدن تو اگر

اوسوقت اگر کوئی مسلمان کہی کہ ان لوگون نی کیا اچہی رسم کی کافر ہوگا جامع الفتاوی مین ہی
کہ اگر کوئی سو گناہ کری جیسی حج اور عمرہ ہو خواہ کبیرہ ہون خواہ صغیرہ پہر شخص کہی کہ توبہ کر اور وہ کہی کہ کیا گناہ
کیا ہی جو توبہ کرون کافر ہوگا اگر حرام مال سی صدقہ کیا اور ثواب کی امید کہی تو کافر ہوگا صدقہ لینے والا اگر
جانتا ہی کہ صدقہ حرام مال کا ہی باوجود جاننی کی اگر دعا کری اور صدقہ دینی والا آمین کہی تو
دونون کافر ہونگی کوئی فاسق شراب پیتا تہا اوس حالت مین اوسکی اقربا آئی اور درم اور دینار
تصدق کئی یا سب نی اوسکو مبارک بادی دی ان دونو صورتون مین وہ سب کافر ہونگی اپنی عورت
سی لواطت حلال سمجہنی سی کافر ہوگا اجنبی عورت کی ساتہہ حلال جاننی سی کافر ہوگا حیض کی
حالت مین وطی حلال جاننا کفر ہی اور استبرائی حال مین حلال جاننا بدعت ہی خسروانی مین لکہا ہی
کہ ایک مرد اگر بلند جگہہ پر بیٹہہ جاوی اور لوگ ٹہٹہی کی راہ سی اوسی مسائل پوچہین اور وہ بطریق
ٹہٹہی کی جواب دیوی تو وہ کافر ہو جاویگا دینی علوم کی ساتہہ ہنسی کرنی کفر ہی ہنسی کرنیوالا جاہی
بلندی پر ہی جا پستی مین اگر کہی کہ مجلس علم کی مجلس سی کیا کام یا کہی کہ جن باتون کو علما کہتی ہیں
اونکو کون کر سکتا ہی یا کہی کہ مین عالمون کی حیلہ کا منکر ہون کافر ہوگا اگر کہی کہ زر چاہیئے علم کیا کام
آویگا کافر ہوگا اگر کہی کہ ان علمونکو کون سیکہی یہہ تو کہانیان ہین یا یون کہی کہ یہہ تو مکر و
فریب مین کافر ہوگا اگر ایک شخص کہی کہ چل شرع کی طرف دوسرا کہی کہ پیادہ لی جا کافر ہوگا
اور اگر کہی کہ چل قاضی کی پاس وہ کہی کہ پیادہ لی آ کافر ہوگا اگر کوئی کسی سی کہی کہ نماز جماعت
کی ساتہہ پڑہ وہ کہی کہ ان الصلوۃ تنہا کافر ہوگا کیونکہ آیت قرآن کی ہی کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ
تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ یعنی نماز بی حیائی کی کامون سی منع کرتی ہین اوسنی تنہی کی معنی مراد لیا اور ہنسی کرنی
قرآن کی آیت کی ساتہہ کفر ہی اگر کوئی قرآن کی آیت پیالی مین رکہہ کر پیالی کو پکڑ کی کہی
وَكَأْسًا دِهَاقًا کافر ہوگا دیگ مین جو کچہہ باقی رہ جاوی اوسی اگر کہی وَالْبَاقِيَاتُ
الصَّالِحَاتُ کافر ہوگا اگر کوئی مرد بسم اللہ کہہ کر شراب پیوی یا زنا کری تو کافر ہوگا اگر بسم اللہ کہہ کر حرام کہاوی
اوسصورت مین کافر ہوگا اگر رمضان آوی اور کہی کہ پہر آیا کافر ہوگا اگر کوئی کسی سی کہی کہ چل فلانی کو
امر معروف کرین پس اگر جواب دیوی کہ اوسنی میرا کیا کیا ہی کہ مین اوسکو امر معروف کرون کافر ہوگا کوئی مرد
اگر فرزند کی لئی کہی کہ میرا زر دنیا مین دیکہو نکہ آخرت مین نہ ہوگا اگر وہ جواب دیوی کہ دس آخرت دیکہی اخر

مجوسی لینا دین رنگا کافر ہوگا باوشاہ کو اگر سجدہ عبادت کا کریگا بالاتفاق کافر ہوگا اور اگر سجدہ سلام تحیۃ کا
کرتی ہین اسیطرح اگر سجدہ تحیۃ کا کریگا تو علما کو اوسمین اختلاف ہی تتمہ مین لکہا ہی کہ کافر ہوگا یہی کی شرح
نواب الدرایہ مین لکہا کہ سجدہ کرنا نہین جایز ہی بالاجماع لیکن خدمت کرنی دوسری طرح سی مثلا کہڑا رہنا
باوشاہ کی روبرو یا ہاتہہ چومنا یا منہہ جہوکانا جایز ہی جو کرنی ہونگی نام پر یا کسی جگہہ پر پادریا اور گرجا و بتخانہ وغیرہ
پر ذبح کریگا پس وہ ذبح کرنیوالا مشرک ہوگا اور اوسکی عورت اوسکی نکاح سی نکل جاتی ہی اور وہ جانور ذبح کیا ہوا
مردار ہوگا دستور القضاۃ مین امام زاہد ابو بکر سی نقل کیا کہ جو شخص کافرونکی عید کیدن جاتا ہی بیچ مجمع اونکی اور
مین اوسیطرح جو اونکی ہولی اور دیوالی اور دسہرہ مین جاوی اور کافرونکی ساتہہ بازی مین شریک ہووی
تو کافر ہوگا یا اسکا ایمان قبول نہین اور یا اسکی توبہ قبول ہوتی ہی یا نہین اسمین اختلاف ہی صحیح قول وہ
ہی کہ قبول ہوتی ہی شرح مقاصد مین لکہا ہی کہ جو شخص انکار کرتا ہی عالم کی حدوث کا یا انکار کرتا ہی
حشر جسمونکی ساتہہ ہونیکا یا کہتا ہی کہ حق تعالی کو علم جزئیات کا نہین اور انکی مانند جو ضروریات دین
کی ہین اونہین انکار کرتا ہی پس وہ شخص کافر ہی بالاتفاق جنکی عقیدی سنت و جماعت کی برخلاف
ہین مثل روافض اور خوارج اور معتزلہ اور غیر انکی جو فرقی باطلہ ہین کہ دعوی اسلام کی کرتی ہین
اونکی کفر مین اختلاف ہی منتقی مین ابو حنیفہ سی روایت ہی کہ کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتا ہون
اور ابو اسحاق اسفراینی نی کہا کہ جو کوئی اہل سنت کو کافر جانتا ہی مین بہی اوسکو کافر جانتا ہون
اور جو کوئی کافر نہین جانتا ہی مین بہی اوسکو کافر نہین جانتا ہون علامہ علم الہدی نی بحر المحیط مین
کہا کہ جو ملعون پیغمبر علیہ السلام کو گالی دیوی یا اہانت کری یا اونکی دین کی امور مین سی کسی
امر مین یا اونکی صورت مبارک مین یا اونکی اوصاف مین سی کسی صفت مین عیب کری اگرچہ وہ
کی امتی ہو خواہ وہ آدمی مسلمان ہو خواہ ذمی خواہ حربی وہ کافر ہی اوسکو قتل کرنا واجب ہی
توبہ اوسکی قبول نہین اجماع امت اسبات پر ہین کہ پیغمبرونمین سی کسی ایک
نبی ہو اونکی جناب مین بی ادبی کرنا اور اونکو خفیف جاننا کفر ہی بی ادبی کرنیوالا کافر ہوگا خواہ حلال
جانکی بی ادبی کی ہی یا حرام جانکی روافض جو کہتی ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی دشمنونکی
خوف سی خدا کی بعض احکام کو نہین پہنچایا یہہ کفر ہی

نقشہ سایہ اصلی

اس جدول میں احوال ہر ماہ کی سایہ اصلی کا اور اوقات نماز کا اور مقدار شفق اور صبح صادق کا لکھا گیا ہے اول اسکی اصطلاحات معلوم کرنا چاہیے کہ قدم سات حصہ دقیقہ کا ہوتا ہے اور ایک قدم ساٹھ دقیقہ کا اور گھڑی مقدار یہہ ہے کہ اوسمین گیارہ بار لفظ اللہ کا کہہ سکیں اور ایک گھڑی ساٹھ پل کی ہوتی ہے اور ایک پل ساٹھ ذرہ کا اور ذرہ بقدر دو حرف لینے کی ہوتا ہے جیسے کہیں اک ور ذرہ اسقدر ہوتا ہے کہ اوسمین ایک حرف کہہ سکیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ پل وہ ہے جسمیں چہار بار لفظ اللہ کا کہہ سکیں یہ جدول میرزا خیر اللہ منجم کی حسب افق دار الخلافہ دہلی لکھی ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی پسند ہے

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
حمل چیت ۳۱	۴ گھڑی ۲۶ پل	۳ قدم ۴۹ دقیقہ	گھڑی ۱۵	۱۲ قدم ۴۹ دقیقہ	۱۲ گھڑی ۲۳ پل	۱۷ قدم ۱۹ دقیقہ	۴ گھڑی ۶ پل
ثور بیساکھ ۳۱	۳ گھڑی ۴۶ پل	۲ قدم ۱۰ دقیقہ	۱۲ گھڑی ۴ پل	۹ قدم ۱۴ دقیقہ	۷ گھڑی ۹ پل	۱۶ قدم ۱۱ دقیقہ	۴ گھڑی ۴۹ پل
جوزا جیٹھ ۳۲	۳ گھڑی ۵۵ پل	۱ قدم ۲ دقیقہ	۱۶ گھڑی ۵۶ پل	۸ قدم ۲ دقیقہ	۸ گھڑی ۲ پل	۱۵ قدم ۲ دقیقہ	۴ گھڑی پل
سرطان اساڑھ ۳۱	۴ گھڑی پل	۳ دقیقہ	۱۷ گھڑی ۱۷ پل	۸ قدم ۳۸ دقیقہ	۸ گھڑی ۴۸ پل	۱۴ قدم ۳۸ دقیقہ	۵ گھڑی ۱۱ پل
اسد ساون ۳۲	۳ گھڑی ۵۵ پل	۱ قدم ۲ دقیقہ	۱۶ گھڑی ۱۵ پل	۸ قدم ۲ دقیقہ	۸ گھڑی ۲ پل	۱۵ قدم ۲ دقیقہ	۴ گھڑی ۷ پل
سنبلہ بھادوں ۳۲	۳ گھڑی ۴۶ پل	۲ قدم ۱۱ دقیقہ	۱۲ گھڑی ۴ پل	۹ قدم ۱ دقیقہ	۷ گھڑی ۹ پل	۱۶ قدم ۱۱ دقیقہ	۴ گھڑی ۹ پل
میزان اسوج ۳۰	۴ گھڑی ۲۶ پل	۳ قدم ۴۹ دقیقہ	۱۵ گھڑی	۱۲ قدم ۵۹ دقیقہ	۶ گھڑی ۲۳ پل	۱۷ قدم ۴۹ دقیقہ	۴ گھڑی ۶ پل
عقرب کاتک ۳۰	۳ گھڑی ۲۳ پل	۵ قدم ۴۵ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۴۹ پل	۱۲ قدم ۴۵ دقیقہ	۵ گھڑی ۴۵ پل	۱۹ قدم ۴۵ دقیقہ	۳ گھڑی ۴۵ پل
قوس مگھر ۲۹	۳ گھڑی ۴۶ پل	۸ قدم ۱ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۴ پل	۱۵ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑی ۴ پل	۲۲ قدم ۱ دقیقہ	۳ گھڑی ۵۱ پل
جدی پوہ ۲۹	۳ گھڑی ۴ پل	۹ قدم ۱ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۳ پل	۱۷ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑی ۴۳ پل	۲۳ قدم ۱ دقیقہ	۲ گھڑی ۵۱ پل
دلو ماہ ۳۰	۳ گھڑی ۴۶ پل	۵ قدم ۱ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۴ پل	۱۵ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑی ۴ پل	۲۰ قدم ۱ دقیقہ	۳ گھڑی ۱۰ پل
حوت پھاگن ۳۰	۳ گھڑی ۲۷ پل	۵ قدم ۴۵ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۵۷ پل	۱۲ قدم ۴۵ دقیقہ	۵ گھڑی ۴۵ پل	۱۹ قدم ۵۴ دقیقہ	۳ گھڑی ۴۵ پل

نظم نصیحت آمیز و اشعار عبرت انگیز بغفلت اہل دنیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اب صدق دل سی سنو اللہ کی باتین تم سنو ۔ انکو حاضر تم گنو مت ہو لوا اوسکو ایکدم

یا نو تم اوسکی امر کو باز آو اوسکی نہی سی ۔ جسنے کیا سب خلق کو ایک کن سی جو از عدم

جو امر حق لاوی بجا وہ نتا رہی حق سی سدا ۔ کرتا رہی وہ فرض او واجبت کی اوسکو ام

جو امر سی غافل رہی اور نہی سی شاغل رہی ۔ وہ دوزخ آتش کی ہی جاتا بسند ہر درد و الم

دنیا کو فانی جان لو مرنی کو بھی حق جان لو ۔ یہہ بات حق سی مان لو جانو اسی فرض اہم

یارو عزیز و دوستو دنیا مین ہرگز مت پہنسو ۔ دل اوسکی الفت مین نہ دو مت یارو تم یا جم

آدم کہان ہوا کہان مریم کہان عیسی کہان ۔ ہارون اور موسی کہان آسیا کہان ہی سکو ہم

چلنا یہان سی ایکدن آوی نہ کام اعمال بن ۔ جانی کا دن ویسی کہن و محمدی و عمر بار و دم

ایک روز ایسا ہوویگا جو قبر مین تو سوویگا ۔ تنہا کہ کنبہ سی رہیگا مولی رکہی وہان تر ہم

چلنا وہان ناچار ہی جس جا نہ کوئی یار ہی ۔ یا ماری یا مور ہی یا خاک ہی یا خون ہم

مت کر بہروسا زور کا مت عمل کو بہلا یاکہ ۔ کر یاد اندہیر گور کا جو ہی وہان ...

ڈر اوسگہڑی سی جا نکن ... آکر وہن ۔ اولٹی پہرن سب مرد و زن ...

منکر نکیر اونکی جب تجہسی پوچہی کون رب ۔ چارون طرف سی ... غضب پہر خاک ہو ...

روز قیامت آوی جب خلقت اوٹہی قبرون سی ۔ قاضی تو ہوا ... حاشی آکری ...

نیکی بدی تولین وہان تا ... تولین وہان ۔ جب مت بنا ... وہان جانا ... ہم

بہائی کو بہائی چہوڑدی ... چہوڑدی ۔ خاوند لگائی چہوڑدی ... ہل ہل ہم

بیٹا بہی ماں باپ کو جب دیکہی اوسکی ... ۔ جب یار ہون اپ اپ ... بنا

آدم سی تا عیسی نبی ... ۔ بولی وہان ... صاحب حشم

کوئی نکام آوی وہان ... ہو منا ۔ یا مصطفی ہو دین ... مولی از کرم

تمام شد

قصیدہ تصنیف شہید کی منظوم کا نعت میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

طلوع صبح رشتی جلیسی نشان ہو سحر ایکا
نہ تھا نام و نشان جب نہ زوال مرحبہ کا
عجم میں نہ از لہ نوشیروانکی قصر میں آیا
نہ تھا فخر عالم فخر تھا انبی یوحید کا
دلا سب عالم میں وہ بخشش تھا جو دستگیر کو
بیان اوس علم معنی کی ہو کیا جد اور کا
کشادہ عقدہ باطن میں کافی نام حق اسکو
وہ جسم پاک کو محسوس تہا روح مجرد کا
گرا نعی ننگی جا نکلی او دہر ابلیس اید ہا ہو
خواص اوس نرخ کبری ہین حرف مشدد کا
پہر وسا ہی کسی کو ایک حصار عاقبت کا ہو
تیری سجدہ سی شبنم تمامی ہین فرق فرقد کا
نبی کی جسکہ گہری عشق سے سامان جنت نرم
تماشا ہو محشر میں تیمن گی نیک و بد کا
نشانہ قادر انداز قدر کا دست بازو
محل باقی رہی اللہ کی [illegible] ہو کد کا
تری تعریف سے میری زبان میں لکھے آئی تر
ہوا عالم میں شہرہ میری شعار مجدد کا
کبھی گر دیکھ جاکر آستانہ رسول الکین
حسد ہو خضر عیسی کو مری عیش مخلد کا
کہاں ہی آرزو خون کی مری در روضہ کی جا بیٹی

ظہور حق کی محبت سے جہا نہیں نور احمد کا
چمن پایہ کی جانس جسکی بزم رنگین میں
عرب میں شہرہ او تہا جسو قت او سکی آمد کا
شب و روز اوسکی صاحب زادہ کا تو بر زد اجینا
گیا جنت میں جلد یا انکی سایہ اوس سی [illegible] کا
روان تسنیم و کوثر ایک قطرہ آب سی جسکو
کہلا کرتا ہی بن کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا
نہ کم قدر اوسکی سیرازہ کہہ جانی انہی کا نکی
ملا ہی منشور خضر و جلوہ اوسکی نرمی مرکز کا
گند وحدت سی کثرت میں ابتو متا ذات مطلق کو
رخ جی نام مبارک کا ہی ذوالقرنین کو سد کا
خدا بن انگی کیا کیا نعمتین دیتا ہی سائل کو
کہیں گا حال است ترا انعام ہی حکم
رہا کعبہ میں تیری عزو کی زیر نجا یار
تری حق ارشی کری تیر قضا کو حکم کر رد کا
ہوا تجہسا ہو سکتا ہی اسیر لکہی ایمان
صفاہان تک مسخر ہو گا اس تیغ مہند کا
ہوا عالی ہی ہمت عالی میری سر آیا [illegible]
کبھی گر دور سبعون ہین کرون انکا اشارہ گنبد کا
مدینہ کی زمین کی گرد لا ہو سرمہ الاشعہ
تفسن جسو قت نکلی جابر روح مقید کا
زبان پہ میری جسدم نام آتا ہی محمد کا

دبستان ازلی میں جو سبق عشق کل کا تہا
بہار آمیز عشق ایک پروانہ اوسکی مسند کا
شرف حاصل ہوا آدم و ابراہیم کو اوسکی
عجب نسبت یا تہا روح الامین کو حق سی [illegible]
شب معراج جبرئیل کو عرش حق و رمین [illegible] آیا
کرون کیا وصف اوس در یتیم بحر سرمد کا
وفات [illegible] ہر جان میں منظر وقت [illegible] آیا
نہ افزون ہے قرآن معجز سی مجلد کا
اور دہر [illegible] سی اصل او ہر مخلوق کا شامل
نہ ملتا صفر کو نقش احد بے میم احمد کا
تیری پابوس سی ہفتم فلک پر منزل کیوان
ترا دست عطا حاصل [illegible] عیسی کی [illegible] صد کا
لب پرفشان ہونگی جب [illegible] شفاعت کو
اسی ندرہ سی ہی رنگت تیر سنگ اسود کا
محمد کو حشر تک [illegible] ہو میری رسالت کا
سناؤں مسئلہ ہر گز کسی زندیق و مرتد کا
بہشتین گی مثل [illegible] ہزار [illegible]
[illegible] کاش مجکو تیری مرقد کا
فراغ دل کی وہان زندگی کا کوئی دم گذرے
کسی صحرا میں وہانکی طرح سے [illegible] عالم اور دد کا
خدا سو نہ [illegible] لیتا ہی شہید [illegible]

رسالہ محرمات نساء تصنیف شاعر بیدل میرزا محمدی بیگ متخلص فقیر

پیشتر حمد تو خدا کے کر
بیان بھی نبی کی حمد و نعت ضرور
ایک مسئلہ پڑھا ہے مرشد کے
لیکن صغیر و کبیر کی دو امام
کیون نہ ہو اور غوث الاعظم سے
تو سن لو تم کے تئین تو بیشتر
تو بتلا دون جو کہ میرے بین حرام
تیری عقد نکاح سے باہم
والدہ اور نہ ہن بھی اپنی تمام
ہو چکا سات عورتون کا بیان
تیری زوجہ کی خواہر و مادر
خالہ اور اوس زنکی اور پھوپی بھی جان
ساتوین بھی تری پسر کی زن
دونکی اوسمین بو سماہی بھی
جو دو بھی رضاعی کی جو ہے
ہو چکی قسم تیسری کے ابیات
بہر خاطر محمد اکبر کے
قطع اپنا کلام کرتا ہون

نعت بعد اوسکی مصطفیٰ کی کر
بیلعبہ سکی جو چاہی کر تو کلام
چاہتا ہون کرون مین تقسیم اوسی
اونکی برکت سے دفع ہو جاوی
رحمت حق نثار ہو اوسکے
تین قسم اونکی مین کر دن ہون اب
کرون اظہار ایک ایک کا نام
ابتدی ایک قسم ہی مذکور
دختر اپنی اور باپ کے ہمشیر
دوسری قسم کا کرون اظہار
دو لو عورت حرام ہین بتحقیق
کی وہ باعث سے ہی حرام تجھی
یہ بھی قسم ہو چکی برادر من
ایک وسمین رضاعی ہی مادر
پانچوین ہے بہانجی رضاعی بھی
فائدہ کلیہ حرم کا اب
ہی لکھا ہم نے من آگے اسکے
جو کوئی اسکو پڑھی ہو دلشاد

کیونکہ تو ہے محمدی مشہور
تاکہ مقبول ہو وی خاص و عام
اونکا حضرت امین الدین ہی نام
مشکل نطفہ حرام سب جابی
جز نہال حرم کی تو آگہی
ہو گئی سات سات جاہلی اب
ہین وہ اکیس عورتین ظاہر
اکہ بیان اول اوسکا ہی منظور
خالہ اور بہانجی بہتیجی جان
سبھی جان اور سکی بی تکرار
بہانجی اوسکی اور بھتیجی جان
چاہیئی احترام تام تجھی
تیسری قسم جو رضاعی ہی
دوسری جا [illegible] بھی جمع اہم
پہیچی خالہ اور پھوپی بھتیجی سات
اکہ دیا جسنا تہا یہی سب
ختم یہ ہم تمام کرتا ہون
کری مجکو دعا خیر سے یاد

صحت نامہ اغلاط کشف الحجاب مع ملحقات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۹	کیرن	کیونکر
۱۲	۱۳	کرلی	کرلی
۱۴	۱۲	[illegible]	[illegible]
۲۰	۷	ورثکی	ورثونکی
[illegible]	۱۰	[illegible]	[illegible]
۲۷	۲۲	دو باچہ	دولو باچہ
۳۰	۱۶	جب	جب نماز
۴۱	۱۱	نماز	نماز مین
۳۳	[illegible]	سو	سوا
۴۲	۳	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۱۰	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۱۰	او	اور
۸۱	۱۴	اند	اندر
۴۴	۹	جرا	جدا
[illegible]	۱۲	[illegible]	[illegible]